SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

Thursday, June 05, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لیسوا سوآء (ط) من اھل الکتٰب امۃ قآئمۃ یتلون اٰیٰت اللّٰہ اٰنآء الّیل وھم یسجدون۔ یؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرٰت (ط) واولٰئک من الصّٰلحین۔ ومایفعلوامن خیر فلن یکفروہ (ط) واللّٰہ علیم بالمتقین۔ انّ الّذین کفروا لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم من اللّٰہ شیأ (ط) واولٰئک اصحٰبُ النّار (ج) ھم فیھا خٰلدون۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

Thursday, June 05, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty eight minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذباللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

لیسوا سوآء (ط) من اهل الکتٰب امة قآئمة یتلون اٰیٰت اللّٰه اٰنآء الّیل وهم یسجدون- یؤ منون باللّٰه والیوم الاٰخر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویسا رعون فی الخیرٰت (ط) واولٰئک من الصٰلحین- ومایفعلوامن خیر فلن یکفروه (ط) واللّٰه علیم بالمتقین- انّ الّذین کفروا لن تغنی عنهم اموالهم ولا اولا دهم مّن اللّٰه شیأ (ط) واولٰئک اصحٰبُ النّار (ج) هم فیها خٰلدون-

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی

ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں، اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ صالح لوگ ہیں اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اس کی ناقدری نہ کی جائے گی، اللہ پرہیزگار لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا تو اللہ کے مقابلہ میں ان کو نہ ان کا مال کچھ کام نہ دے گا اور نہ اولاد، وہ تو آگ میں جانے والے لوگ ہیں اور آگ ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۳ تا ۱۱۶)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ Before we move on

سینیٹر احمد علی: جناب والا! بڑا اہم مسئلہ ہے۔ جناب والا! کل کراچی کے اندر ----

جناب چیئرمین: بعد میں کر لیں گے۔

سینیٹر احمد علی: پوری قوم کے لئے importance کی بات ہے۔یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

جناب چیئرمین: پھر کیا ہے؟

سینیٹر احمد علی: نہیں جناب! یہ پوری قوم کی بات ہے۔ کراچی شہر کے لوگ اس وقت دس گھنٹے لوڈشیڈنگ میں ہیں۔ لوگ شدید پریشان ہیں، طالب علم امتحان کی مشکلات میں پڑے ہوئے ہیں۔ لوگ سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں، صرف کراچی کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے سندھ کا اور پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر discussion ہو چکی ہے۔

سینیٹر احمد علی: نہیں جناب آپ میری بات سنیں۔ میں آپ کی توجہ دلا رہا ہوں کہ یہ مسئلہ بہت serious ہوگیا ہے۔ اب حکومت روز کہتی ہے کہ ہم یہ کریں گے، وہ کریں گے۔ حکومت کو اب پانچ، چھ مہینے، ہوچکے ہیں، انہیں اب چاہیے کہ کچھ کر کے دکھائیں۔ اب اس طرح

کام نہیں چلے گا۔ جناب! میں آپ کی attention چاہتا ہوں' یہ پوری nation کا مسئلہ ہوچکا ہے' ہر طرف لوگ شکایت کر رہے ہیں۔ یہ attention دلانے کے بعد میں پوری قوم کی favour میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: اس پر تو پوری discussion ہو چکی ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں کہ فاضل سینیٹر صاحب کا شاید حافظہ تھوڑا سا کمزور ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ چھ مہینے اس حکومت کو نہیں ہوئے، مشکل سے ابھی 65 or 66 days اس حکومت کو ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو یہ اتنا واویلا پاور کے اوپر مچا رہے ہیں۔ جنرل مشرف کو سپورٹ انہوں نے کیا۔ جنرل مشرف کا دور تھا جس میں ان کی حکومت بھی تھی اور ایک میگا واٹ بجلی انہوں نے اپنے دور میں نہیں لگائی۔ اگر ان کو عوام کا اتنا درد تھا' اتنا خیال تھا سوائے بزنس ہاؤسز کو protect کرنے کے انہوں نے اور کوئی کام نہیں کیا۔ پاکستانی عوام کی بھلائی کے کام انہوں نے سارے کے سارے پس پشت ڈالے۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شوکت عزیز کی حکومت نے پاکستان کی حکومت کو energy crises میں ڈالا تاکہ پاکستان معاشی طور پر cripple ہو جائے اور بین الاقوامی مالیاتی سامراج کی منڈی بنے۔ شوکت عزیز یہاں پر بین الاقوامی سامراج کے ایجنٹ کے طور پر آیا۔ پی ایم ایل (کیو) کی حکومت نے اس imported Prime Minister کو support کیا۔ جان بوجھ کر پاکستان کی economy کو cripple کیا گیا تاکہ یہ ویسٹرن مارکیٹ بن سکے۔ جناب چیئرمین! آج کے "ڈان" کی طرف میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ There is an interview of Shaukat Aziz and when he is asked what does he say? This interview has been given to Mr. Zia-ud-Din in London and while talking about so many other things and I will read another portion also جو آج یہ ان کو defend کرنے کی بات کرتے ہیں۔ What does he say about his own party? But before that, What has he said about the

crises وہ یہ ہے۔

When asked, how the new government would cope with the high world fuel and the food crises. He had no ready answers. "As usual he took callous credit." Look at the words being used, As usual he took callous credit for the power shortage claiming that shortages reflected the economic boom". This is what the former Primer Minister has to say about the shortage which he created deliberately and I say this on the floor of this House that shortage was created deliberately so that Pakistan becomes a market for the Western multi-nationals and Western capitals.

Mr. Chairman: I think, would you like to talk the members into confidence when they join us.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری : جناب والا! توانائی پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ کوئٹہ اور بلوچستان کے حوالے سے بھی کل بتایا گیا تھا اور وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے کہ کوئٹہ میں آٹھ گھنٹے اور پورے بلوچستان میں اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوگی۔ جناب والا! توانائی پورے ملک کا مسئلہ ہے اور جو بھی پوزیشن ہے سب کو پتا ہے۔ بہرحال ہم اپنے دوستوں کو منانے کے لیے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی لے کر آئیں۔ آجائیں تو میں نے ایک اور بات کہنی ہے on these timings.

شکریہ جناب چیئرمین! ابھی جو honourable Senators نے کراچی کے power break down اور load shedding کے بارے میں بات کی، پھر انہوں نے یہ فرمایا کہ اس حکومت کو چھ ماہ ہو گئے ہیں اور یہ مسئلہ اتنا گھمبیر ہو گیا ہے کہ ان کو آج walk out کرنا پڑا۔ میں نہایت ادب سے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ اسی Floor of the House پر اس معاملے میں بڑی سیر حاصل بحث ہوئی تھی اور بحث سمیٹتے ہوئے میں نے ان تمام عوامل کا احاطہ

پیش کیا تھا جن کی وجہ سے آج ملک میں load shedding ہے۔

میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ load shedding ایک حقیقت ہے اور یہ demand اور supply کا مسئلہ ہے ۱۲ مارچ کو کہ جس دن ہم حکومت میں آئے جناب چیئرمین! میں نے حلف لیا اور جس وقت میں briefing لینے کے لیے دفتر گیا اس وقت سسٹم میں چار ہزار میگاواٹ موجود نہیں تھے۔ چار ہزار میگاواٹ demand and supply میں فرق تھا۔ اب کوئی ایسا طریقہ اگر یہ فاضل سینیٹر صاحب بتا دیتے' کراچی کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت severe hit کراچی ہو رہا تھا اس کا بھی ایک background ہے۔ انہی کی حکومت میں کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کو privatise کیا گیا جس کی وجہ سے حکومت کا generation پر کنٹرول اس وقت بہت کم ہے لیکن اس generation کی demand and supply کے فرق کو meet کرنے کے لیے جہاں کراچی کو تین سو میگاواٹ National Grid سے دیے جاتے تھے وہاں پر ہم اب چھ سو میگاواٹ دے رہے ہیں۔ اس لیے کہ وہ ایک Cosmopolitan شہر ہے' بہت بڑا شہر ہے۔ وہاں پر industry ہے' وہاں پر continuous industrial growth ہے۔ اس کو ہمیں feed کرنا ہوتا ہے۔ میں اب بھی یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس وقت ملک میں توانائی کا بحران ہے اور اس کی بڑی وجہ پچھلی حکومت کی ' جناب سینیٹر حضرات جنہوں نے واک آؤٹ کیا' ان کی حکومت کی planning failure تھی۔ اتنی بڑی منصوبہ بندی کی ناکامی نہیں دیکھی گئی کہ آٹھ سال میں ایک میگاواٹ بجلی produce نہ کرنا اور میں یہ عرض کر رہا ہوں---

(مداخلت)

راجہ پرویز اشرف (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): اب یہ جو بھی کہیں لیکن اس وقت میں Floor of the House پر یہ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب ایک point دے رہے ہیں' جواب دے رہے ہیں۔ اس پر پہلے بھی discussion ہو چکی ہے' ایک تفصیلی discussion ہو چکی ہے پچھلے session میں۔ The Minister has the floor. Minister کو سن تو لیں I will request the

honourable members that the Minister has the floor.

راجہ پرویز اشرف: جو میں کہنے جا رہا ہوں' یہ انہوں نے ٹھیک فرمایا کہ یہ قومی مسئلہ ہے' یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ قومی مسئلہ کیونکر پیدا ہوا تو خدا کے لیے یہ بات سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ پچھلے آٹھ سال میں ایک میگاواٹ نیشنل گرڈ میں نہیں آیا تو میں یہ اپنی بات ثابت کروں یا آپ ثابت کریں کہ آپ لے کر آئے تھے۔ ایسی بات تو نہیں ہوئی۔ یہ صرف demand and supply کی بات نہیں تھی۔ اس کے علاوہ بھی کچھ عوامل ہیں۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا ہماری demand روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جناب والا! اس کو meet کرنے کے لیے اب حکومت نے ایک ایسا plan بنایا ہے۔ ان کو بھی پتا ہے کہ اگلے سال انشاء اللہ تعالٰی ہم load shedding ختم کر دیں گے۔ آپ شاید یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں' آپ ہمیں وہ وقت بھی نہیں دینا چاہ رہے کہ جو minimum ضرورت ہے اس بجلی کو generate کرنے کے لیے۔ وہ وقت تو دیں ناں۔ یا آپ کوئی طریقہ بتائیں کہ کس طریقے سے ایک دن میں بجلی آ سکتی ہے۔

(مداخلت)

راجہ پرویز اشرف: سنیں میری بات' آپ کی تنقید بجا ہے۔ ہم اس کو welcome کرتے ہیں' خوش آمدید کہتے ہیں لیکن خدارا آپ پاکستان کے عوام کے سامنے حقیقت حال تو رکھیں' حقیقت کی آنکھ سے جائزہ لیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ حکومت نے یہ تہیہ کیا ہے' میں اس Floor of the House پر یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالٰی اگلے سال load shedding ختم ہو جائے گی اور ہم معاملات کو بتدریج کنٹرول کر رہے ہیں اور ٹھیک کر رہے ہیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: We now start the Question Hour.

میرا خیال ہے اس پر اب debate نہیں ہو رہی۔ We had a full discussion on this. پھر ہمارا باقی agenda رہ جائے گا۔

سینیٹر وسیم سجاد : صرف میں ایک چیز کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوست ابھی بھی ماضی میں رہ رہے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ کم از کم وزیر اعظم نے دو مرتبہ publicly کہا ہے کہ بھئی ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اب عوام نے ہمیں elect کیا ہے اور میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں لیکن لگتا ہے کہ cabinet میں انتشار ہے۔ وزیر اعظم تو کہہ رہے ہیں کہ میری ذمہ داری ہے، میں قبول کرتا ہوں۔ وزراء کہہ رہے ہیں کہ جی نہیں پچھلی حکومت کی ذمہ داری ہے، ہم قبول نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں مشکلات کا ہمیں احساس ہے لیکن وزیر صاحب کے کہنے پر ایک گھنٹہ آگے کیا گیا، بچوں کو تکلیف ہوئی، دفتر والوں کو تکلیف ہوئی۔ ہم نے سوچا کہ یہ تکلیف برداشت کر لیں گے۔ شاید load shedding ختم ہو جائے۔ جناب پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ تو اس گھنٹے کا آگے پیچھے کرنے کا کیا فائدہ، یہ ڈرامے کرنے کا کیا فائدہ۔ اگر یہ load shedding ختم نہیں ہونی تھی تو ان کو چاہیے کہ پھر گھڑیاں واپس کر دیں۔ پھر کیا فائدہ ہوگا۔ یہ آگے پیچھے گھنٹہ کرنا، یہ لوگوں کو بے وقوف بنانے والی بات ہے۔

Mr. Chairman: Let us start with the agenda.

members سے میری ایک request ہے کہ ہمارے اپنے colleague کا feed back آیا ہے کہ بھئی sitting دیر تک ہوجاتی ہے شام کو، چونکہ ایک گھنٹے آگے ہوگیا ہے تو مغرب پر اگر ختم کر لیا کریں۔ بے شک جلدی شروع کر لیا کریں۔ آج کا تو ہم announce کر چکے تھے وقت لیکن اگر ہم مغرب پر برخاست کر لیا کریں کیونکہ جب ہم break کے بعد آتے ہیں پھر ساڑھے دس گیارہ تک چلا جاتا ہے۔ That is OK with the House. We will adjourn at Maghrib and tomorrow will meet early then.

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی : Sir ایک میرا چھوٹا سا point ہے۔ Its very relevant. Honourable Minister Sahib نے اسی Floor of the House پر last time یہ کہا تھا کہ schedule کے حساب سے بجلی کی load shedding کی جائے گی لیکن اس کو observe نہیں کیا جا رہا اور unannounced load shedding ساری رات چلتی رہتی

ہے۔ اگر Industrial area کی schedule کے ساتھ کی جائے تو ہمیں اعتراض نہیں ہوگا۔ load shedding نہیں ہو رہی ہے۔ یہ صرف Commercial areas اور House holds میں اس کے residential areas میں صرف ہو رہی ہے۔ میری ان سے التجا ہے کہ KESC کو کہیں کہ وہ ایک schedule دیں اور ہر علاقے میں چاہے آپ تین گھنٹے کی load shedding کریں لیکن scheduled ہو۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: I am sure he will look into that. He has heard you and he is undertaking also to look into that. I think we will start with the questions then. First question today is of Mr. Talha Mehmood. On his behalf?

اچھا Education والے پہلے لے لیتے ہیں because the Minister has to go. کون کونسے نمبر Education والے آپ کے پاس ہیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! آپ کی توجہ چاہیے۔ یہ یہاں کی نئی روایت ہے۔ ہمارے ہاں Provincial Assembly میں یہ ہوا کرتا تھا کہ سوالات اور ان کے جوابات ہمیں ایک دن پہلے ملتے تھے۔ ہم انہیں پڑھتے تھے اور پھر اس کے بعد ہم ضمنی questions کرتے تھے۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ ہمیں جوابات table پر ملتے ہیں اور اس میں بھی یہ پتا چلتا ہے کہ ایک نمبر سے شروع ہوتے ہیں اور پھر یہ پتا چلتا ہے کوئی صاحب آج موجود نہیں ہیں تو نمبر اگلا ہے۔ تو ہم تلاوت سنیں کہ یہ کتاب دیکھیں اور یہ ضمنی سوالات کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں ہم follow کرتے ہیں۔ کبھی کبھی وزیر صاحب کو جانا ہوتا ہے۔ National Assembly کا بھی Session ہو رہا ہے تو اس وقت اگر House agree کرے گا تب ہی آگے جائیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: نہیں اگر ہمیں جوابات ایک دن پہلے مل جائیں تو ہم کچھ تیاری کر کے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: پہلے یہاں کی روایت یہ ہے۔ اس دفعہ discuss ہوا تھا لیکن House ہی نے کہا تھا صبح دے دیا کریں۔ اگر House کا یہ stance ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Secretary Sahib آپ Leader of the House and Leader of the Opposition سے ذرا coordinate کرلیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: انہیں پڑھنے کے لیے ہمیں کچھ وقت چاہیے اور پھر ان میں figures کو check کرنے کے لیے بھی وقت چاہیے۔

جناب چیئرمین: عدیل صاحب! ہمارے rules میں ہے' ایک گھنٹہ پہلے یہ table پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ بے شک rule change کرلیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ہماری ایک کمیٹی ہے اس کے ساتھ discuss کرلیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: کیا دوسری اسمبلیوں سے یہاں rules مختلف ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں یہ تو House ہی نے کیے ہیں' House change کر سکتا ہے۔ 88ء کے جو rules ہیں اس میں ہی ایک گھنٹہ پہلے کیا ہے۔ پہلے یہ House میں discuss ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ پہلے اگر آپ آکے دیکھ لیں تو مل جائے گا۔ اگر پہلے چاہتے ہیں تو rules change کرلیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہمیں پہلے چاہییں' کم از کم ایک دن پہلے چاہییں۔ ہاؤس سے پوچھ لیں۔

Mr. Chairman: House Procedure Committee will look into that. We have no problem.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: نہیں' اس میں تو ترمیم نہیں ہوئی ہے۔ صرف یہ ایک طریقہ کار میں تبدیلی ہوئی ہے۔ Rules میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے جی۔

جناب چیئرمین: چلیں' آپ coordinate کرلیں Leader of the House and Leader of the Opposition سے۔ پھر جیسے decide کریں گے اسی طرح کرلیں گے۔

No.42,Ch. Muhammmd Anwar Bhinder Sahib. Answer taken as read.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب اس طریقہ کار سے' میں تو پہلے صفحے پر تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں' چونکہ Minister Sahib نے جانا ہے۔ House سے میں نے پوچھا ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: نہیں' یہ بات میں پھر عرض کروں گا کہ اس میں آپ ایک sequence سے چلا کریں۔ اب یہ ہے کہ ایک Minister Sahib نے جانا ہے۔ وہ پانچ سوالوں کا جواب دے لیں اور وہ ممبر خواہ ہو یا نہ ہو وہ جواب دے کے چلے جائیں اور اس کے بعد پھر دوسرا آ جائے' پھر تیسرا آ جائے۔ یہ نہیں ہوا کبھی Sir. That is inconvenient for us.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ seriatim کے ساتھ چلنا چاہیے ---

جناب چیئرمین: میں نے ہاؤس سے پوچھا ہے ---I think, as gesture -

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Nothing is more important than this session.

Mr. Chairman: I think, there is no disagreement on that.

پہلے Leader of the House کو سن لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ پہلے بھی ہم ہاؤس کی permission سے کرتے ہیں۔ ہاؤس میں پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ بہرحال لیڈر آف دی ہاؤس کو سن لیں۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: It is the primary duty of the House.

جناب چیئرمین: پہلے Leader of the House کو سن لیں - He has some comments on that. پہلے سن لیں then whatever the House decides. Let us hear the Leader of the House, please.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! آج کل یہ ایک نئی روایت شروع ہوئی ہے -میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا یہ کئی دفعہ ہوا ہے -جب یہ اس side پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے تو اکثر تو منسٹر صاحبان موجود ہی نہیں ہوتے تھے سوالات کے جواب دینے کے لیے' اور دوسری بات یہ ہے کہ کئی دفعہ ہوا ہے کہ منسٹرز نے out of turn اپنے questions لیے ہیں-

but I do not want to make a fuss. The Minister is sitting here. Kindly start from question No. 1. If they want to carry on in that manner, it is all right. Start from question No. 1.

Mr. Chairman: Raza Sahib, then we take question No. 82 but this is with the consent of the House but we should show gesture of good will to the Ministers.

Senator Mian Raza Rabbani: It is all right, if Mr. Bhinder has never seen such things before, we start from the first question.

Mr. Chairman: Mr. Raza Muhammad Raza on Mr. Talha behalf.

82. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the amount allocated in the budget 2006-07 for construction and repairing/maintenance of national highways in the country; and

(b) the amount spent out of the said allocation so far indicating also the names and location of highways on which the same was spent?

Minister for Communications: (a) Following budget allocations were made during FY 2006-07:

Purpose		Rs. in million
Construction Repairing/		30.415
Maintenance		6.839
	Total:	37.254

(b) The amount spent was as under:

Purpose		Rs. in million
Construction Repairing/		27.603
Maintenance		5.255
	Total:	32.858

Road section/projects on which the above expenses were incurred are given as follows:

Purpose	
Construction Repairing/	Annex-A
Maintenance	Annex-B

Annex-A

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY
Final Utilization Report (Construction)
July 2006 to June 2007

Rs. In Million

S.No.	Name of Project/ Approval Status	Allocation 2006-07			Utilization during July 2006 - June 2007			Province
		Total	Foreign Loan	Rupee	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	
1	2	3	4	5	6	7	8	9
A.	**ON GOING PROJECTS**							
1	Makran Coastal Road (Balochistan)/ Approved by ECNEC	1,125.000	-	1,125.000	1,078.877	1,078.877	-	Balochistan
2.	Islamabd Peshawar Motorway (M-1)/ Approved by NHC	6,600.000	-	6,600.000	6,770.920	6,770.920	-	NWFP
3	Karachi Northern Bypass/ Approved by ECNEC	400.000	-	400.000	266.879	266.879	-	Sindh
4	Lyari Express Way/ Approved by ECNEC	800.000	-	800.000	1,097.298	1,097.298	-	Sindh
5	Islamabad-Muzaffarabad Road/ Approved by CDWP	900.000	-	900.000	1,107.142	1,107.142	-	Punjab
6	Indus Highway Project Phase-III. 319 Km Sehwan-Dadu Section (54 K.M) Dadu - Ratodero (145 K.M) Rajanpur - D.G. Khan (107 K.M.0 D.I. Khan-CRBC / Approved by ECNEC	800.000	-	800.000	789.479	789.479	-	Inter province
7	Mansehra Naran Jalkhad Road/ Approved by NHC	300.000	-	300.000	283.750	283.750	-	NWFP
8	Jhalkhad-Chilias Section (63 Km), N-15 / Under Preparation	250.000	-	250.000	253.314	253.314	-	NWFP
9	Rahim Yar Khan - TMP-Bahawalpur / Approved by NHC	672.000	-	672.000	608.890	608.890	-	Punjab
10	Okara Lahore (N-5) / Approved by NHC	150.000	-	150.000	101.673	101.673	-	Punjab
11	Lowari Tunnel / Approved by ECNEC	1,200.000	-	1,200.000	879.372	879.372	-	NWFP
12	Chablat Nowshera (N-5) including flyover at Nowshera Cantt./ Approved by NHC	245.000	-	245.000	194.851	194.851	-	NWFP
13	Improvement of N-65, Nutal - Sibi - Dhadar./ Under revision	400.000	-	400.000	882.587	882.587	-	Balochistan

14	D.I.Khan-Zam Tower- Mughal Kot Section of N-50 / Approved by ECNEC	400.000	-	400.000	442.280	442.280	-	NWFP
15	Improvement of N-70 Qila-Saifullah-D.G. Khan (Bewata Section)./ Approved by ECNEC	425.000	-	425.000	189.195	189.195	-	Balochistan
16	Gwadar- Turbat- Hoshab Section of Gwadar-Ratodero Road M-8/ Approved by NHC	1,500.000	-	1,500.000	2,353.887	2,353.887		Balochistan
17	Khori - Quba Saeed Khan Section / Approved by NHC	1,000.000	-	1,000.000	1,124.262	1,124.262	-	Balochistan
18	Kalat - Quetta - Chaman Section of N-25 (247 Km), ADB funded/ Approved by ECNEC	1,000.000	828.000	172.000	2,471.004	903.757	1,567.247	Balochistan
19	Realignment of N-65 near Jaccobabad & Dera Allah yar Town/ Approved by ECNEC	175.000	-	175.000	91.555	91.555	-	Balochistan
20	Chenab Bridge at Shershah/ Approved by ECNEC	200.000	-	200.000	199.341	199.341	-	Punjab
21	Interchange on M-2 (Khanqah Dogran) / Approved by CDWP	90.000	-	90.000	41.693	41.693	-	Punjab
22	Improvement of Quetta Western Bypass/ Approved by ECNEC	175.000	-	175.000	218.473	218.473	-	Balochistan
23	NWFP Road Development Sector & Sub-regional connectivity project, NHA component - Malana Junction-Saral Gambila dualization (117 Km) - Badabher-Dera Adam Khel, Rehab of existing road (28 Km) NWFP ADB	1,300.000	1,100.000	200.000	232.064	187.006	45.058	NWFP
24	N-5 Highway Rehabilitation Project (World bank)/ Approved by ECNEC	6,100.000	4,958.370	1,141.630	3,285.181	570.816	2,714.365	Inter province
25	Feasibility Studies and Design/ Cleared by TWP	60.000		60.000	110.128	110.128	-	Inter province
26	Five Bridges of Gilgit - Skardu Road/ Cleared by CDWP	120.000		120.000	105.162	105.162	-	Northern Areas
27	Noshki - Dalbadin Section (165 Km) (N-40) Balochistan/ Approved by ECNEC	50.000		50.000	-	-	-	Balochistan
28	Construction of Dhak Pattan Bridge/ Approved by CDWP	70.000		70.000	0.243	0.243	-	Punjab
29	National Highway Development Sector Project (836.2 Km) i. Hub-Uthal Section N-25 (85 Km) ii. Multan-Muzaffargarh including Muzaffargh Bypass (36.2 Km) N-70 iii. Khanozai-Mughalkot Section N-50 (333 Km) iv. Hassanabdal-Abbottabad-Mansehra Section N-35 90 Km v. Sukkur-Jaccobabad Section incl. Shikarpur Bypass N-65 (65 Km) vi. Tarnol-Fatehjangh-Jand Section N-80 103 Km	1,800.000	500.000	1,300.000	1,591.713	933.302	658.411	Inter province

S.No.	Name of Project/ Approval Status	Allocation 2006-07			Utilization during July 2006 - June 2007			Province
		Total	Foreign Loan	Rupee	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	
1	2	3	4	5	6	7	8	9
	vii. Qila Saifullah-Loralai-Wiagum Rud Section N-70 (124 Km)							
30	Widening & improvement of Kararo - Wad Section (96 K.m. N-25)/ Approved by ECNEC	120.000		120.000	14.387	14.387	-	Balochistan
31	Pindi Bhattian-Faisalabad (M-3)/ Approved by ECNEC	60.000		60.000	14.493	14.493	-	Punjab
32	Kharian Rawalpindi (N-5)/ Approved by NHC	15.000		15.000	14.869	14.869	-	Punjab
33	Bridge on River Jhelum at Azad Pattan AJK./ Approved by NHEB	20.000		20.000	13.820	13.820	-	AJK
34	Improvement of N-65, Dera Allah Yar - Nutal/ Approved by ECNEC	15.000		15.000	9.634	9.634	-	Balochistan
35	Interchange on M-2 (Sial Mor) / Approved by Ex. Board	15.000	-	15.000	20.861	20.861	-	Punjab
36	Noweshara Chakhdara Dir Chitral N-45 (309 Km) incl. Malkand Tunnel/ Cleared by NHEB	300.000		300.000	465.545	465.545	-	NWFP
37	Peshawar Northern Bypass (26 Km)/ Approved by ECNEC	100.000		100.000	0.380	0.380	-	NWFP
	Total On-going	28,952.000	7,386.370	21,565.630	27,325.202	22,340.121	4,985.081	
B.	New Projects							
38	Multan- D.G. Khan - Sakhi Sarwar- Bewata Section N-70 including Muzaffargarh Bypass (200 Km)Proposed for ADB/ JBIC Funding/ Approved by ECNEC	5.000	-	5.000	-	-	-	Punjab
39	Chakdara Kalam Road (N-95) 135 KM	5.000	-	5.000	-	-	-	NWFP
40	Besham - Khazakhela Road (N-90) 64 KM	5.000	-	5.000	-	-	-	NWFP
	Total New	15.000	-	15.000		-	-	
B.	New (Un-approved) Projects							
41	Khushalgarh Bridge (N-80) Proposed for Japanese Funding/ Preliminary Stage	-	-	-	-	-	-	NWFP

42	KKH Skardu Road S-1(167 Km)	-	-	-	8.054	8.054	-	Northern Areas
43	Ghaggar Phatak Bridge to Kotri (N-5)	-	-	-	-		-	Sindh
44	Jand Kohat National Highway N-80 46 Km.	-	-	-	-		-	NWFP
45	Bridge over River Indus at Larkana	-	-	-	168.452	168.452	-	Sindh
46	Widening & Improvement of N-85, Hoshab-Nag-Basima-Surab Road./Approved by ECNEC	1,200.000	-	1,200.000	1.574	1.574	-	Balochistan
47	Karachi-Hub-Dureji - Kakar Motorway (M-7), 270 Km.	-	-	-	-	-	-	Sindh
48	Rehabilitation of 518 Km of N-5.	-	-	-	-	-	-	Inter province
49	Ratodero-Sehwan Section of N-55 (200 Km)	243.000	-	243.000	-	-	-	Sindh
50	Rehabilitation / Improvement /Widening of KKH (Mansehra-Khunjerab Section), 712 Km.	-	-	-	5.377	5.377	-	Northern Areas
51	Upgradation of Kot Sarwar Interchage M-2	5.000	-	5.000	-	-	-	Punjab
52	Conversion of main road leading from Bhawalpur to G.T. Road into Dual carriageway	-	-	-	-	-	-	Punjab
53	Sarai Kala Round about in Taxila	-	-	-	-	-	-	Punjab
54	Widening and carpeting of roads from Bahatarmore to Fateh Jang in Phase - I as well as construction of roads from Sanjwal to 3 mile	-	-	-	-	-	-	Punjab
55	Strategic Roads	-	-	-	-	-	-	Inter province
56	Rehabilitation of Karachi - Thatta - Badin Road	-	-	-	-	-		Sindh
	Total New (Un-Approved)	1,448.000	-	1,448.000	183.457	183.457	-	
58	Un-funded	-	-	-	94.237	94.237	-	Inter province
	Total NHA	30,415.000	7,386.370	23,028.630	27,602.896	22,617.815	4,985.081	

SUMMARY OF MAINTENANCE ACTIVITIES
F.Y. 2006-07

Annex-B

Sr. No	Route	Punjab North	Punjab South	Sindh	Balochistan	NWFP	Northern Areas	Motorway	Total Amount F.Y. 2006-07 (Rs.)
1	N-5	1,019,479,589	221,030,584	598,499,102		72,589,325			1,911,598,600
2	N-5A		21,780,663						21,780,663
3	N-10			29,705,410					29,705,410
4	N-15						36,198,722		36,198,722
5	N-20		9,897,300						9,897,300
6	N-25			43,876,328	293,742,683				337,619,011
7	N-35						199,223,182		199,223,182
8	N-40				233,720,694				233,720,694
9	N-45					157,668,245			157,668,245
10	N-50				237,532,639	10,431,591			247,964,230
11	N-55		31,278,019	154,625,316		198,761,757			384,665,092
12	N-65			9,894,932	113,164,774				123,059,706
13	N-70		151,715,542		16,339,958				168,055,500
14	N-75	59,178,903							59,178,903
15	N-80	129,738,367				15,136,061			144,874,428
16	N-85				27,884,540				27,884,540
17	N-90					285,867,552			285,867,552
18	N-95					158,162,166			158,162,166
19	M-1							38,736,588	38,736,588
20	M-2							535,261,861	535,261,861
21	M-3							23,605,378	23,605,378
22	M-8			1,481,119					1,481,119
23	M-9			35,121,614					35,121,614
24	Others	84,163,757							84,163,757
	Total	1,292,560,616	435,702,108	873,203,821	922,385,288	898,616,697	235,421,904	597,603,827	5,255,494,26[illegible]

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes.

سینیٹر رضا محمد رضا: چیئرمین صاحب! منسٹر صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ گزشتہ بجٹ میں جو ابھی جون میں ختم ہونے والا ہے ۔ اس بجٹ میں ہائی ویز کی construction اور اس کی repair کے لیے کیا مختص کیا گیا ہے؟ ۳۷۰۰ ارب روپے اس کے لیے مختص کیے گئے ہیں اور ایسے حالات میں جب ہم سب مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کو جلد سے جلد تعمیر کیا جائے، معیاری تعمیر کیا جائے جو سب سے اہم ہائی ویز ہیں ان کی تعمیر کی جائے لیکن جناب ۳۲ ارب روپے اس غریب ملک کے خرچ ہوئے ہیں اور اتنی نااہلی ہے کہ پانچ ارب روپے خرچ نہیں کر پائے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو عام ترین شاہراہیں ہیں جو پورے کوئٹہ سے شروع ہو کر اب-----

جناب چیئرمین: اب سوال بتائیں۔ رضا صاحب سوال بتا دیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: سوال میرا یہ ہے کہ یہ N-15, N-70 ہے جو ڈیرہ غازی خان سے صوبہ پنجاب کو کوئٹہ سے ملاتا ہے اور دوسرا ژوب، کوئٹہ اور ڈیرہ اسماعیل خان کو ملاتا ہے تو ان پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا ہے -----

جناب چیئرمین: یہ تو جنرل سوال ہے ۔ over all highway کا ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! یہ پانچ ارب روپے کیوں بچ گئے ہیں جب آپ کی ترجیحات نہیں ہیں جہاں آپ کو پیسوں کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ نے وہاں مختص کیے ہیں اور ادھر ایسے پورے صوبے میں بین الصوبائی شاہراہیں ہیں ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ خستہ حال ہے۔ اس کے لیے آپ کی کیا تیاری تھی -----

جناب چیئرمین: جواب سن لیں۔

سید خورشید احمد شاہ (وفاقی وزیر برائے محنت افرادی قوت وسمندر پار پاکستانیز): پیسے ختم نہیں ہوتے یہ ایک پراجیکٹ چل رہا ہے اور continue ہے اس لیے پیسے بچے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کی allocation قائم رہے گی۔

سید خورشید احمد شاہ: ابھی continue ہے چل رہا ہے ۔

جناب چیئرمین: اور پراجیکٹس جو ہیں ان پر progress ہوتی رہے گی۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت بلوچستان کے جتنے roads ہیں کچھ کمپنیوں کی وجہ سے ان کی construction رک گئی ہے۔ وہاں پر تربت، گوادر، گوادر اوشا، پنجگور سہراب، قلات کوئٹہ، کوئٹہ چمن وہاں پر کچھ کمپنیاں ہیں جن پر کچھ لوگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ بلوچستان گورنمنٹ اور گورنر بلوچستان نے باقاعدہ لیٹر لکھا ہے کہ کم از کم Hasnain Company جو ہے جس کی وجہ سے ہماری تمام development متاثر ہوچکی ہے اس کو کم از کم بلوچستان سے تو بلیک لسٹ کرو۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے خیال میں پچھلے سال سے جو کمپنیاں ہیں اب قلات سے کوئٹہ تک آپ نہیں جاسکتے۔ تمام roads کو توڑ دیا ہے۔

سید خورشید احمد شاہ: میں اپنے آنریبل سینیٹر سے کہتا ہوں کہ tuesday کو اگر ۱۰ بجے آ جائیں۔ میں چیئرمین ہائی ویز کو بلا لیتا ہوں کہ ان کے سامنے بیٹھ کر ان کا مسئلہ حل کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، مسٹر عباسی۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شاہ صاحب ہمیں بھی اس میں بلا لیں چونکہ قلات میرا بھی علاقہ ہے۔

جناب چیئرمین: بادینی صاحب آپ بھی چلے جائیں۔ شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ بھی آ جائیں۔ تمام ممبران جو جانا چاہتے ہیں I am sure, Shah will be very happy to host him.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میری یہ عرض ہے میری یہ پرانی بات ہے آپ کو پہلے بھی یاد ہوگا کہ پچھلے سال بجٹ 2007-2008ء آ رہا تھا اس وقت بھی میں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ ایک بڑا serious problem ہے۔ یہ ہمارا جو انڈس ہائی وے ہے جو left bank of Sindh کے ساتھ چلتا ہے۔ کراچی سے پشاور تک، اس کا بیچارہ ایک سکیشن ہے جو

بڑے لمبے عرصے سے سیہون رتو ڈویرو سکیشن جو پورا روڈ پشاور تک بن چکا ہے۔رتو ڈویرو سے پشاور تک بن چکا ہے۔ سیہون سے جام شورو تک بن چکا ہے لیکن ایک بیچارہ سکیشن سیہون سے رتو ڈویرو جو کہ pending پڑا ہوا ہے اور last time آپ کو یاد ہوگا کہ اس وقت منسٹر صاحب صدیقی صاحب تھے انہوں نے assure کیا تھا کہ 2007 ، کے بجٹ میں اس کے معاملات کو شروع کریں گے ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ اب بجٹ آ رہا ہے تو میری شاہ صاحب سے گزارش ہوگی کہ جو سیہون ' رتو ڈویرو سیکشن ہے جو یہاں پر Annexure-6 پر دیا ہوا ہے لیکن ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس سکیشن کے اوپر ابھی تک کام کیوں نہیں شروع ہوا ہے ۔میری شاہ صاحب سے request یہ ہوگی کہ kindly اس سال کے بجٹ میں سیہون رتو ڈویرو سکیشن پر کوئی massive قسم کا کام یا کوئی substantial کام شروع کرنے کے لیے اگر یہ assurance دے سکتے ہیں تو مہربانی کرکے یہ دے دیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب '

سید خورشید احمد شاہ: چیئرمین صاحب یہ صحیح کہتے ہیں مگر آج ہی مجھے جو briefing ملی ہے اس کے مطابق انشاء اللہ جنوری 2009ء میں یہ کام شروع ہو جائے گا اور ان کو یہ بھی بتاؤں کہ آج ہی میں نے ان کو instructions دی ہیں کہ لیاری ' حب 'دادو کے لیے BOT level آج کے لیے ٹینڈر advertise تھے BOT basis پر کوئی بھی آ سکتا ہے ہم نے ایک نیا connection دے دیا ہے ۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب ٹھیک ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میرا یہ سوال ہے -----

سید خورشید احمد شاہ: میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو جنوری ۲۰۰۹ء میں کام شروع ہوگا وہ four lanes ہوگا اور ۲۰۰ کلو میٹر ہوگا۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ! پہلے یہ assurance ۲۰۰۸ء جنوری میں دی گئی تھی جب پچھلی حکومت تھی ۔ شاہ صاحب سے میری یہ request ہے کہ یہ بھی ان کی اپنی کوئی assurance ہے تو یہ اس کو honour کروائیں گے' یہ یہاں پر ضمانت دیں۔

سید خورشید احمد شاہ: میں اس کا ضامن ہوں۔ قیامت کی نشانی ہے کہ عباسی ادھر دامن سید پکڑ لے۔

(قہقہے)

Mr. Chairnan: Question No. 85, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

85. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the original cost and the completion cost of coastal Highway;and

(b) the damages caused so far to the said highway due to rains, and the estimated cost of repairs; indicating also the names of the contractors?

Minister for Communications: (a) The PC-I cost of Makran Coastal Highway Project is Rs. 15010 million and completion cost Rs. 14761.154 million.

(b) Details of the damages occurred during June 2007 flood are at Annex-A. Estimated cost of repairs was Rs. 184.75 million and the contracts for the said amount were awardec to different contractors [Details at Annex-B].

Annex-A

RAIN & FLOOD DAMAGES
MAKRAN COASTAL HIGHWAY (N-10)

Due to Cyclone on June 24-25, 2007

1. LYARI - ORMARA (0 – 242) - 243 KM

- 180 m breaches on 5 culverts.
- 650 m road breaches at different locations.
- 75 m breache at Hingol River Bridge.
- 500 m bridge approaches washed at Phornai - Km 73

2. ORMARA - PASNI (243- 392) - 150 KM

- 2 Km road completely washed at Shadi Kaur.
- 7 x culverts dislocated from original position.
- 80 m breaches on 4 culverts.
- Approach embankment on 3 bridges breached (length 350 m).
- Major breach was at Basol River Bridge.

ANNEX-B

EMERGENCEY MAINTENANCE / REPAIR WORKS ON MCH DAMAGED DUE TO RAIN, FLOOD, CYCLONE ON 26TH JUNE 2007

S. NO.	CONTRACT NO.	NAME OF CONTRACTOR	LOCATION (KM)	CONTRACT COST MILLION	STATUS
1	EM (MCH)-01/07-08	M/S ZKB	0-150	37.09	Completed
2	EM (MCH)-02/07-08	M/S RAKHSHANI BUILDERS	150-242	42.95	Completed
3	EM (MCH)-03/07-08	M/S MUSTAFA ENTERPRISES	242-316	49.67	Completed
4	EM (MCH)-04/07-08	M/S REX CONST.	316-392	55.04	Completed
			TOTAL	**184.75**	

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ شاید شاہ صاحب اس NHA کو ٹھیک کر سکیں۔ پہلے جو منسٹرز ہوتے تھے تو ہم ---- شاہ صاحب ذرا توجہ کی ضرورت ہے۔ہم کم از کم سوال کر رہے ہیں۔پلیز ذرا یہ خیال رکھیں کیونکہ ہم آپ کی بڑی تعریف کر رہے ہیں اور اگر آپ اس طرح کریں گے پھر----

(قہقہے)

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: تو میں سمجھتا ہوں کہ NHA کی اس مواصلات کمیٹی کا ممبر بھی ہوں ہم ان مسئلوں پر تقریباً دو تین سال سے meetings کرکے تھک گئے ہیں اور ان کو بلوا کر، لیکن کوئی progress کوئی تیز رفتاری سے کام نہیں ہوا ہے۔ کوسٹل ہائی ویز کی جو اصل لاگت ہے۔ میرا تعلق گوادر سے ہے اور بارشوں کی وجہ سے اس روڈ کے نقصانات ہوئے ہیں۔ تو میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جس وقت کوسٹل ہائی وے کو بنایا گیا تھا اس وقت اس کی جو design تھی جس انجینئر نے اس کو بنایا تھا، صرف ایک بارش کی وجہ سے اس کو اتنی amount کی لاگت دوبارہ خرچ کرنی پڑی۔ اس کی پوری انکوائری کریں۔ اس وقت انہوں نے کوسٹل ہائی وے کو design کیا تھا وہاں bridge کی ضرورت تھی۔ culvert کی ضرورت تھی ان کو، کیوں نہیں بنائی گئی؟ تو ایک یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بارشوں کی وجہ سے اس کی repair کی گئی۔ یہ amount اتنی زیادہ ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اس کو دوبارہ check کریں تو بالکل------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سوال کریں کہ سوال کیا ہے۔آپ کیا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں چاہتا ہوں کہ ابھی بھی کوسٹل ہائی وے کی پوزیشن سفر کے قابل نہیں ہے لہذا NHA کو پابند کریں اور ہمیں بتائیں کہ وہ کب تک اس کو مکمل کریں گے اور اس پر جو پیسے خرچ کیے جائیں گے۔اس سوال کے جواب میں وہ بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کو سن لیں۔اس کے بعد میں آپ کے پاس آتا ہوں۔

سید خورشید احمد شاہ: بڑا technical سوال کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بلیدی صاحب کوئی انجینئر ہیں۔۔۔

(قہقہے)

سید خورشید احمد شاہ: بڑا ٹیکنیکل سوال کیا ہے۔جناب! یہ صحیح کہتے ہیں اس کے design میں کوئی fault تھا تب یہ نقصان ہوا۔ اس پر 118 ملین ہمارے پاکستانی روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اب اس کے اوپر bridges بنا رہے ہیں جو تقریباً ۸۰ کروڑ روپے کی وہ دو bridges ہیں جس کے پانی کے flow سے، وہ ایریا بہہ گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان دو bridges کے بننے سے یہ کافی improve ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: مسٹر بادینی۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: میں آنربیل منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قلات چمن روڈ چار سال سے زیرِتعمیر ہے اور زیرِتعمیر ایسا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس وقت تک 30 فیصد کام ہوا ہے۔ باقی کام بند ہے۔ سارے لوگ پریشان ہیں۔ ہڑتالیں کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جو ہمارے موجودہ چیف منسٹر ہیں، انہوں نے چیف منسٹری سے پہلے اس کے خلاف کیس کیا۔ ٹھیکیدار اتنا طاقت ور ہے کہ اس کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے۔ ہم NHA کے چیئرمین کے پاس گئے ہیں۔ باقی ممبروں سے بھی کہا ہے، ہم جس کو بھی بولتے ہیں وہ کہتے ہیں، ٹھیک ہے، آپ کا کام ہو رہا ہے لیکن یہ کام بند پڑا ہوا ہے۔ میری وزیر صاحب سے یہ request ہے کہ وہ ایک دن ضائع کریں، ذرا جا کر موقع پر دیکھیں کہ وہاں لوگوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔ Main road ہے جو کراچی سے چمن تک ہے، کوئٹہ تک ہے، یہ ایسے ہی پڑی ہوئی ہے۔ اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ کام بند پڑا ہوا ہے۔ ٹھیکیدار طاقت ور ہے۔ اس کا ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ (وفاقی وزیر محنت، افرادی قوت و بیرون ملک پاکستانی): میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس سے related نہیں ہے مگر میں پھر بھی انہیں دعوت دیتا ہوں کہ منگل کو آ جائیں اور میں یہ نوٹ کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: منگل کو دس بجے انہیں مل لیں، وہاں NHA کے چیئرمین موجود ہوں گے۔ آپ کے سامنے ان سے ساری تفصیل حاصل کر لیں گے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: منگل کو دس بجے ہم مل لیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ انہیں دفتر میں بلا رہے ہیں، وہاں NHA کے چیئرمین ہوں گے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب والا! آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، یہاں دعوت دینے سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بلا رہے ہیں، آپ انہیں مل لیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب والا! وہ مہربانی کریں اور وہ خود میرے ساتھ ایک دن چلیں، میں انہیں بتاؤں گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ یہاں بیٹھ کر کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہاں منسٹر صاحب بھی ہوں گے اور NHA کے چیئرمین بھی ہوں گے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: میں نے دو تین دفعہ پچھلی گورنمنٹ سے بھی کہا ہے اور اس گورنمنٹ سے بھی کہا ہے لیکن معاملہ جوں کا توں ہے کیونکہ ٹھیکیدار طاقت ور بندہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ منگل کو دیکھ لیں، پھر اس کے بعد دیکھ لیں گے۔ جناب اعظم سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, my supplementary is regarding Project No. 43.

جناب چیئرمین: یہ سوال تو 85 ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ تو ختم ہو گیا ہے' اب ہم 85 پر ہیں۔ سوال نمبر 87 چوہدری محمد انور بھنڈر نے پوچھا۔

87. *Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2006-07 for the Mnistry of Communications with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry durig the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reass for non-utilization of the fnds?

Minister for Communications:

(a) Allocations 2006-2007

(i) Development:- Rs.8.000 Million (lump Provision).

(ii) Non-Development: Rs.39.474 Million (Annexure-I).

(b) Breakup Category-wis (Funds Released)

(i) Development:- Rs.8.000 Million (lump Provision).

(ii) Non-Development: Rs.39.474 Million (Annexure-I).

(c) Utilization

(i) Development:- Rs.3.658 Million (lump Provision).

(ii) Non-Development: Rs.37.473 Million (Annexure-II).

(d) Funds Surrendered

(i) Development:- Rs.4.342 Million.

(ii) Non-Development:- Rs.2.001 Million.

Reasons

Development:- Funds were allocated/released very late. Due to paucity of time, total funds could not be utilized.

Non-Development:- Only 5% of the total allocation was surrendered which is within the permissible limit of 10%.

Annexure-I

Breakup of Non-Development Budget 2006-07 Allocated/ Released for the Ministry of Communications

Head of Account	Rs.
A011-Pay	12,775,000
A012-Allowances	9,504,000
A032-Communications	3,835,000
A033-Utilities	3,000
A034-Occopancy Cost	1,515,000
A038-Travel & Transport	3,830,000
A039-General	2,862,000
A04-Employees Retd. Benefits	200,000
A06301-Entertainment & Gift	300,000
A09-Physical Assets	2,850,000
A013-Repair and Maintenance	800,000
A05270-Discretionary Grant	1,000,000
Total:-	39,474,000

Annexure-II

Breakup of Amount utilized by the Ministry of

Communications from Non-Development Budget 2006-07

Head of Account	Budget Utilized (Rs.)
A011-Pay	11,420,052
A012-Allowances	9,165,096
A032-Communications	3,682
A033-Utilities	000
A034-Occopancy Cost	1,515,000
A038-Travel & Transport	3,830,000
A039-General	2,862,000
A04-Employees Retd. Benefits	47,878
A06301-Entertainment & Gift	300,000
A09-Physical Assets	2,850,000
A013-Repair & Maintenance	800,000
A05270-Discretionary Grant	1,000,000
Total:	37,472,982

Mr. Chairman: Any supplementary question?

چوہدری صاحب! آپ اپنا mic on کر لیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! 2006-07 کے لیے development fund 8000 million تھا، یہاں point 8 لکھا ہوا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ Rs.8000 ہوگا۔ اب اس میں سے 3.658 million خرچ کیا گیا اور non-development کا Rs.39.474 تھا اور اس میں سے Rs.37.473 خرچ کیا گیا۔ Development کے fund میں سے Rs.4.342 millionsurrender کیا گیا۔ یہ development کے اخراجات تھے۔ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں، پیسے نہیں ملتے ہیں لیکن اگر ملتے ہیں تو خرچ نہیں ہوتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ ویسے وجہ تو لکھی ہے کہ paucity of time تھا۔ جناب والا! اگر ہم سارے سال میں 50% of the allocation بھی خرچ نہ کر سکیں تو فاضل وزیر صاحب فرمائیں گے کہ کیا آپ اس کارکردگی سے مطمئن ہیں اور اگر مطمئن نہیں ہیں تو کیا اصلاح فرمائیں گے؟

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا! میں بھنڈر صاحب کا ہمیشہ احترام کرتا ہوں، وہ بڑی سیاسی شخصیت ہیں، Senior parliamentarian ہیں اور بالکل صحیح کہتے ہیں کہ یہ خطرناک نااہلی ہے۔ یہ جس نے بھی کیا ہے، نا اہلی ہے۔ جس وقت بھی یہ ہوا ہے اور جس حکومت میں ہوا ہے، یہ نااہلی ہے۔ میں اسے مانتا ہوں مگر اب انشاء اللہ ہمارے وقت میں نہیں ہو گی۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میرا سوال وزارت مواصلات سے ہے۔ میرا سوال شاہ صاحب سے متعلقہ نہیں ہے۔

سید خورشید احمد شاہ: میں اسی کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ نااہلی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میں شاہ صاحب کی عزت اور احترام کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ بھنڈر صاحب چاہتے ہیں کہ آپ اس کو دیکھیں اور جس کی نااہلی ہے، اس کے خلاف بھی کچھ کارروائی ہو۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب والا! پھر آئندہ یہ ہوگا کہ جو demand ہوگی، وہ timely ہوگی - جب time پر demand کی جائے گی تو یہ utilize ہو جائے گی۔ جب آپ 29 جون کو demand کریں گے تو ایک دن میں کیا آپ 8 million روپے خرچ کر سکتے ہیں۔ 29 جون کو demand کی گئی، یہ نالائقی تھی اور 30 جون کو naturally 4.5 million خرچ نہیں ہو سکتے تھے اور وہ بچ گئے۔

عرض یہ ہے کہ 15 مئی تک target ہوتا ہے۔ بھنڈر صاحب سمجھتے ہوں گے۔ اگر آپ نے 15 مئی تک surrender کئے تو وہ پیسے بچ جاتے ہیں۔ 15 مئی تک اگر آپ نے surrender نہیں کئے تو پھر جو بھی allocation ملے گی وہ بچ جائے گی اور وہ lapse ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ lapse ہوگئی، surrender نہیں۔ Surrender والے پیسے آپ کو مل سکتے ہیں اگر آپ demand کرتے ہیں لیکن lapse والے نہیں ملیں گے۔

جناب والا! یہ 29 جون کو demand کی گئی۔ ایک دن میں وہ Rs.3.658 million خرچ کر سکے۔ یہ بھی بہت بڑی بات تھی کہ انہوں نے خرچ کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ شاید وہ plan کر چکے تھے کہ یہ یہ چیزیں لینی ہیں اور وہ چیزیں انہوں نے جلدی میں لے کر رکھ دیں اور پیسے دے دیے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! تاریخ 29 کی ہو یا اس سے پہلے کی ہو، demand کے لیے نہ کل کو شاہ صاحب ذمہ دار ہوں گے اور نہ کوئی پچھلا وزیر ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ یہ کام ministry کا ہے۔ یہ کام ministry نے کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ آئندہ وہ ان چیزوں کو دیکھیں گے تاکہ یہ چیزیں نہ ہوں اور سسٹم کو بہتر کریں گے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! پھر میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب والا! وہ یہ فرمائیں کہ تنخواہوں میں تو 5% surrender ہوا ہے۔ جو ان کے کام ہیں، ان کے لیے تو 5% surrender ہوا ہے اور development کا 55% surrender ہو گیا ہے۔ میں یہ مانتا اگر وہاں بھی یہ surrender ہو جاتا۔ تنخواہوں کا تو surrender نہیں ہوا، وہ تو 5%

surrender ہوا ہے اور development کا پیسہ جو لوگوں کا پیسہ ہے،وہ 55% surrender ہوا ہے۔ شاہ صاحب، اس کے متعلق توجہ فرمائیے گا۔

جناب چیئرمین: وہ اس کے متعلق متوجہ ہوں گے۔ رزینہ عالم صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: میرا وزیر صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ سوال ہے کہ یہ جو رقم unutilized ہے جو surrender کی گئی ہے، اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک تو utilization report بر وقت جمع نہیں کی گئی اور اس وجہ سے جو amount ہے وہ release نہیں ہوتی ہے۔ اب quarterly basis پر release ہوتی ہے۔ اگر first quarter کی untilization report submit ہوتی ہے تو پھر second quarter کی amount release کی جاتی ہے۔ یہاں پر نااہلی کی بات تو بعد میں آتی ہے۔ پہلے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگلا بجٹ آرہا ہے اور کیا انہوں نے 1st July کو وزارتوں سے PCs-1 تیار کروا لیے ہیں اور utilization report کے لیے، capacity building کے لیے کوئی قدم اٹھایا ہے یا نہیں؟ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین، ہم نے اگلے سال کی planning کی ہے۔ ہم ill-planning نہیں کریں گے اور انشاء اللہ پیسہ ضائع نہیں جائے گا۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: جناب والا! بڑا interesting point raise ہوا ہے کہ پیسے بچ گئے ہیں۔ صرف اس وزارت میں ہی نہیں بلکہ اور وزارتوں میں بھی بچ گئے ہیں۔ 5/6 billion روپے بچ گئے ہیں۔ اب Finance Ministry کس طرح کہتی ہے کہ جناب budget over-run کر گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ call your money back جب وہ آپ کے پاس آ گیا تو یہ آپ کو budget میں support دے گا۔

سید خورشید احمد شاہ: اگر یہ بات کوئی اور کرتا تو میں چپ ہو جاتا لیکن ان کی بات پر رونا آتا ہے۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین: سوال نمبر 89- طاہرہ لطیف صاحبہ-

89. *Senator Tahira Latif: Will the Minister for Communications be pleased to state the steps taken by the Government for tree plantation along side national highways?

Minister for Communications: The National Highway Authority (NHA) has adopted "Tree Plantation Policy" since 2002 for plantation along National Highways/Motorways [Annex-I].

2. Salient features of policy are:

- The funding for plantation on new projects will be provided in PC-I in accordance with GOP's rules. For the existing projects funds will be provided out of contingencies component.

- NHA has actively associated Provincial Forestry Departments in tr ee lplantation campaign in Punjab, NWFP and Sindh

- NHA has engaged eight qualified Forest Rangers, as an interim arrangement, for assisting the Regional General Managers to plan/implement aforestation program and old plantation management.

Annex-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMUNICATIONS

TREE PLANTATION POLICY
FOR
NATIONAL HIGHWAYS AND MOTORWAYS

1. **OBJECTIVES**

Apart from their aesthetic and landscape value, tree plantation along highways is source of economic benefit. There is substantial scope for additional plantation on the 8500 Kilometers of federal roads in the country. Thus a policy for plantation on highways is needed which will ensure that the objectives of aesthetics, safety, economy and efficiency are met and that the activity is placed on a suitable

footing. This policy also ties in with government's overall afforestation programme.

Plantation provides following benefits. The policy and its implementation will ensure that these are realized:

(a) Protect road users from weather condition and provide shade and comfortable traveling.

(b) Protect metalled road surface from sudden and extreme exposures to heat and cold to prolonged highway life and reduce maintenance cost.

(c) Protect road surface from drifting sand and snow. Reduce soil erosion on slopes and berms.

(d) Improve aesthetics and provide landscaped highways.

(e) Combat pollution caused by vehicular traffic.

(f) During national emergencies, help in concealment of troops deployment.

(g) Accentuate visibility of road curvature and relieve road users from boredom and monotony enhancing road safety.

2. PLANTATION TO BE PART OF ROAD CONSTRUCTION ACTIVITY

In new projects, funding for plantation will be provided in the PC-I in accordance with GOP's rules and practices. For existing projects, resort to contingencies may be made in accordance with rules. Scope of plantation activity will be governed by the financing available with NHA for the purpose or the amount that they may raise.

3. PLANTATION PATTERN

Plantation will be undertaken under the general principle that it will in no way endanger or affect condition of the road pavement and that it will not hinder smooth flow of traffic or disturb overhead and underground utility lines. Plantation will be undertaken in a manner that in the first row *shrubs* (starting from the berms of the road) would be planted and in the second and subsequent rows *small trees and tall trees* would be planted. Care will be taken that these do not fall on utility lines. Approach road to major towns shall be beautified through landscape treatment, using flowering trees and shrubs upto the distance of 10 kilometer. Where feasible, nurseries may also be established along with roads. Spacing distance between rows and plants shall depend on choice of species. In new projects, funding for plantation will be provided in the PC-I in accordance with GOP's rules and practices. For existing projects, resort to contingencies may be made in accordance with rules. As general guidelines, it shall not be less than 3 meters for plant to plant and row to row spacing. The last row of trees shall be established along the exterior boundary of the ROW to define and protect it.

4. CHOICE OF TREES/SHRUBS

The choice of species will be according to local *edaphic* and *ecological* conditions. Preference will be given to indigenous trees such as Shisham (DALBERGIA SISSOO), *Nim* (AZADIRACIITA INDICA) to maximum extent, *Kikar* (ACACIA NILOTICA) and shrubs which need minimum after care and can survive well in local conditions. Popular and Eucalyptus species shall not be planted. No planting shall be done in median strip upto a nimum distance of 100 meters on either side of U-Turns to ensure visibility. Only grass c over may be provided.

5. INSTITUTIONAL ARRANGEMENT

In future all afforestation projects of NHA shall be executed, maintained and managed preferably by the local Forest Department of respective provinces as deposit work. The Forest Department shall manage and maintain established plantations on behalf of NHA. The GM/Director responsible for a particular will also be responsible for tree plantation.

For scientific and proper management of plantation by Provincial Forest Departments as deposit work, NHA shall coordinate with Provincial Forest Departments, to finalize mutually agreed terms and conditions including satisfactory monitoring and evaluation systems.

6. FUNDS

Funds for afforestation shall be provided by NHA on the basis of approved technical and financial proposals to be submitted by Forest artments to NHA for each site separately.

7. INFRASTRUCTURE

NHA will provide such infrastructure for implementation of this policy it deems appropriate in observance of rules and procedures.

8. INVENTORY OF TREES

Proper inventory of trees of all age classes will be carried out and maintained by the provincial Forest Department. These inventories will be revised after every five years through actual marking and numbering of trees and preparation of Enumeration Registers to control damage of trees.

9. DEMARCATION OF ROW

ROW of federalized highways shall be demarcated by NHA on priority and pillars erected at suitable intervals before areas are placed at the disposal of Provincial Forest Departments for taking up new plantations and for management of old plantations.

10. FUTURE PLANS TO BE KEPT IN VIEW

While initiating afforestation programmes on median strips or within ROW on either side of the roads future expansion, alteration plans must be kept in view. NHA must be set aside space for overhead and underground utilities in order to ensure discipline in use of ROW for utility services.

11. PLANTATION ON MEGA PROJECTS

Plantation will form an integral part of Mega road projects such as Motorways. The local Forest Department shall be requested to take over established plantation for subsequent management.

12. REPLACEMENT OF FELLED TREES

Whenever trees are removed to facilitate any activity connected with road construction and improvement programmes, as a general rule, NHA shall arrange to plant at least twice the number in lieu of removed trees.

13. LEGAL COVER

NHA will propose amendments in National Highway Authority Act, 2001 to incorporate suitable sections to provide legal cover for establishment, maintenance and management of NHA plantations.

Mr. Chairman: Any supplementy question?

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب والا! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ان کے پاس tree plantation کا total number ہے جو یہ Highway کے کناروں پر لگا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: میرے خیال میں سوال بہت اچھا ہے اور spirit بھی اچھی ہے مگر طریقہ کار یہ ہے کہ یہ پیسے National Highway Authority, provinces کو دیتی ہے اور وہ درخت لگاتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ جب ان کا اپنا ایک infrastructure ہے تو پھر یہ provinces کو پیسے کیوں دیتے ہیں کیونکہ result zero ہے۔ کوئی result نظر نہیں آتا ہے۔ میں آپ سے agree کرتا ہوں۔ میں نے آج انہیں instructions دی ہیں کہ next year یہ خود درخت لگائیں اور اس کی progress بھی خود دیں۔

(مداخلت)

سید خورشید احمد شاہ: اب صوبوں کو اگر یہ لکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے کیے، جل گئے۔ میں سمجھتا ہوں next year سے national highway انشاء اللہ خود کرے گی اور انہوں نے جو تجربہ کیا ہے وہ فیل ہو گیا۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ان کے جو rules and regulations highways and motorways کے، اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

national highway shall arrange to plant at least twice the number of trees in lieu of removed trees

اب ہمارے M-1 پر پشاور سے بولان کے درمیان موٹر وے پر کھجور کے درخت لگائے گئے۔ ان درختوں میں آدھے جل گئے ہیں، ان کی صرف لکڑی رہ گئی ہے۔ شاید موٹر وے والے انہیں اس لیے ہٹا نہیں رہے کہ انہیں اس کے بدلے میں دو لگانے پڑیں گے۔ یہ وزیر صاحب بتائیں

گے کہ ایم ون میں اگر دو نہیں تو ایک کے بدلے میں ایک ہی کھجور کا درخت لگا دیں۔

(مداخلت)

سید خورشید احمد شاہ: پتا نہیں کھجور کا درخت عدیل صاحب کو پسند آ گیا ہے۔ میں ان کو انشاء اللہ تعالی کھجور بھیج دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر ساعد۔

Senator Dr. Muhammad Said: I think 90% of the date palm trees that were planted, have been completely died out. We would like to know as to which organization decided to bring the date palm trees, whether Provincial Government or whether it was the national highways authority.

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! صحیح کہتے ہیں 90% ویسے date palm جتنے بھی ہیں۔ جب mature ہو کر وہ نکلتے ہیں۔ میں ان کو بتا دوں کہ جو farming system ہے، اس میں machinery کام کرتی ہے۔ اگر کٹ دو انچ بھی اندر چلا گیا تو پھر وہ آ کر وہ لگا تو دیں گے، وہ payment of contract تو لے لے گا، لگا دے گا، مگر لگے گا نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کے بچ جانے کی اوسط دس سے پندرہ فیصد ہے۔ اس سے زیادہ نہیں لگ سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجربہ ہی فضول ہے۔ اگر ان کو لگانا بھی ہے تو ان کا ایک پودا لگایا جائے، اس کی اوسط پچاس سے ساٹھ فیصد ہے۔ وہ کامیاب ہو سکتا ہے اور پانچ چھ سال میں وہ تیار ہو سکتا ہے۔ یہ جو بڑے کھجور کے درخت لے آتے ہیں اور ایک ایک پر بیس سے پچیس ہزار روپے لاگت آتی ہے۔ پیسہ کھانے کا یہ ایک طریقہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا point یہ ہے کہ انہیں سوچ سمجھ کر لگایا جائے تاکہ پیسے ضائع نہ ہوں۔ پری گل صاحبہ۔ آخری question کریں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ مجھے افسوس اور دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے یہ سینیٹ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ یہ ایوان بالا ہے۔ ہمارے سب ممبران کی

عزت برابر ہے اور question سب کے ایک جیسے ہوتے ہیں ۔ مگر دکھ اس بات کا ہے کہ ہمارے وزیر صاحب سینیٹ کے پورے ممبران کا بڑا مذاق اڑا رہے ہیں' یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اگر ان کا سوال ہے' آپ جواب دیں' چاہے آپ کو آئے یا نہ آئے۔ صحیح طریقے سے جواب دیں۔ اس طرح مذاق اڑانا اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ عزت سب کی برابر ہوتی ہے' ادھر بیٹھیں یا ادھر بیٹھیں۔ صحیح طریقے سے جواب دینا چاہیے' مذاق نہیں اڑانا چاہیے ۔ ماشاء اللہ سید خاندان کے ہیں ۔ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ بہت اچھے طریقے سے جواب دیں تاکہ ادھر اور ادھر کے لوگ صحیح طریقے سے آپ کی عزت کریں اور خوش ہو جائیں ۔ یہ مذاق اڑانے کا وقت نہیں ۔

سید خورشید احمد شاہ : جناب چیئرمین ! point of personal explanation, honourable سینیٹر یہاں کھڑی ہو کر مجھے صرف یہ بتا دیں کہ میں نے کون سا مذاق اڑایا ہے ۔

سینیٹر آغا پری گل: ابھی یہاں سے question کر رہے ہیں۔ آپ مذاق میں کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نہیں ہے۔ دوسرے کو آپ نے کہا کہ کیا ہے یہ۔

سید خورشید احمد شاہ: کھجور کا درخت نہیں لگ سکتا۔ میں کیا کروں؟

سینیٹر آغا پری گل: رونا آ رہا ہے ۔ آج تک ایسے نہیں ہوا ہے ۔

سید خورشید احمد شاہ: درخت کا میں کیا کروں؟ میں تو نہیں لگا سکتا میڈم۔

جناب چیئرمین : I think the point is .... آپ کا اس پر کوئی supplementary ہے ؟ جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین ! یہ ماحول کے لیے بڑا ضروری اور اہم ہے کہ شجر کاری ہو ۔لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اتنا ہی اہم ہے ' یہ national highways اور دوسری ساری ہائی ویز کے کناروں پر بہت سے درخت عرصے سے خشک ہو چکے ہیں' سوکھ گئے ہیں ۔ آج تک ان کو replace بھی نہیں کیا اور انہیں تلف بھی نہیں کیا ' وہ ایک خطرہ بھی ہیں۔ ان سوکھے درختوں میں خاص طور پر شیشم بہت ہے اور وہ ایک نیشنل پراپرٹی ہے۔ اس پراپرٹی کا ضیاع ہو رہا ہے۔ کم از کم وہ درخت جو سوکھ گئے ہیں اور کھڑے ہیں' وہ پیچھے سے کمزور ہو جاتے

ہیں، وہ سڑک کے لیے بھی خطرہ ہیں اور ریلوے لائن کے لیے بھی ہیں۔ ایک عرصے سے، آپ نے بھی نوٹ کیا ہو گا کہ ساری شاہراہوں پر بہت سے درخت خشک ہو چکے ہیں اور وہ چوری بھی ہو رہے اور سارا ضیاع ہو رہا ہے۔ kindly منسٹر صاحب direct کریں کہ وہ جو سوکھے ہوئے درخت ہیں، وہ اچھی لکڑی ہے اور اچھی پراپرٹی ہے، وہ گورنمنٹ کی ضائع ہو رہی ہے، اس کو بھی سنبھالنے کی کوئی direction دی جائے اور ماحول اور پراپرٹی کے لیے نئے درخت لگانے بھی ضروری ہیں، لیکن جو سوکھ گئے ہیں ان کو تلف کرنے اور سنبھالنے کے لیے بھی کوئی ہدایات جاری کرتے ہیں یا نہیں۔

سید خورشید احمد شاہ: جو درخت damage ہو گئے، سوکھ گئے، انشاء اللہ national highways authority کو directives دیتے ہیں کہ ان کی ڈسپوزل کر دے اور اس کے بعد نئے درخت بھی لگائے۔

Mr. Chairman: Q. No. 38 Mr. Muhammad Talah Mehmood on his behalf, Buledi sahib.

38. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the names of less developed areas in the country;

(b) the amount allocated for the development of those areas during the last five years; and

(c) the names of schemes launched for the development of those areas during the said period?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) The names of the less developed areas in the country as notified by Planning and Development Division is attached as **Annex-I.**

(b) An amount of Rs. 6072.89 million had been allocated to the Ministry of LG&RD from the Khushal Pakistan Programme-1 (KPP-1) for the less developed area during the last five years. District wise number of schemes and amount allocated for each scheme is given in **Annex-II.**

Funds amounting to Rs. 65.70 million have been allocated for the development of 12 model villages in 12 selected less developed Districts. Detail is given in **Annex-III.**

Construction of 539 km of Rural Roads undertaken through JBIC assisted Rural Road construction Project (1994-2005) in the less developed area are detailed in **Annex-IV.**

(c) The names of the schemes launched for less developed area during the last five years is attached as **Annex-V.**

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب سوال تھا کہ ملک میں کم ترقی یافتہ علاقوں کے نام کیا ہیں - پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان علاقوں کی ترقی کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے ؟ جو details منسٹر صاحب نے دی ہیں ، میں منسٹر برائے لوکل گورنمنٹ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلعی حکومتوں نے جو اقدامات کیے ، وہ misuse ہوئے ہیں - وہ بالکل on the ground کوئی scheme complete نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی انکوائری کروائیں - جناب منسٹر صاحب آپ توجہ فرمائیں - منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

جناب چیئرمین: بلور صدحب بیٹھے ہیں -

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں سمجھتا ہوں کہ جن سکیموں کے لیے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلعی حکومت نے وہاں ٹینڈر کیے ہیں، ان کی سکیموں کو چیک کرنے کے لیے وہ ایک کمیشن تشکیل دیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان پر تیس فیصد، پچاس بھی خرچ نہیں ہوا ہے۔ کیا ان کو پکڑنے کا کوئی ایسا طریقہ کار وضع کریں گے؟ ٹھیکیدار یا افسروں نے مل بھگت سے قوم کا جو نقصان کیا ہے اس کو یہ کس طرح cover کریں گے؟

جناب چیئرمین: بلور صاحب

سید خورشید احمد شاہ: شکریہ۔ مہربانی کہ آپ نے اچھا سوال کیا۔ پھر وہی بات آتی ہے کہ ہم کہہ بھی جاتے ہیں اور کہہ بھی نہیں سکتے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ پچھلے پانچ سالوں میں۔ پچھلے پانچ سالوں کے تو ہم جوابدہ نہیں ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ کے لیے ہم ضرور احتیاط کریں گے کہ وہاں ضرور پیسے خرچ ہوں اور اس کی دیکھ بھال بھی کی جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب یہ کہتے ہیں کہ ہم ذمے دار نہیں ہیں۔ ان کی وزارت اس کی انکوائری کرے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ متوجہ رہیں گے کہ آئندہ نہ ہو۔ پچھلا بھی ضرور دیکھیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: نہیں آئندہ نہیں، پچھلا بھی انکوائری کریں۔

جناب چیئرمین: پچھلا بھی دیکھیں گے۔ ان کی منسٹری ہے۔ بالکل دیکھیں گے وہ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب پچھلی کی بات کریں تو وہ خفا ہو جاتی ہیں نا۔

Mr. Chairman: No.39 Dr. Muhammad Ismail Buledi.

اس پر

Supplementary has been placed on the table of the House. They have been placed here and also in the library. Then we come to the next question that is 39. Mr. Muhammad Ismail Buledi.

Senator Haji Muhammad Adeel: Is there something, yes.

39. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Communications be pleased to state the numbeer of officers of NHA with grade wise break up convicted under corruption cases during the last 10 years?

Minister for Communications: Three NHA officers (2 x BS-20 and 1 x BS-19) were convicted.

Mr. Chairman: We still have room for one more supplementary on that.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب میرا سوال تھا کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران بدعنوانی کے معاملات میں ملوث این-ایچ-اے کے افسران کی تعداد grade-wise کتنی ہے؟ وزیر صاحب نے جواب دیا ہے - وزیر صاحب سے دوبارہ ادھر توجہ کی درخواست ہے - میں جو پوچھ رہا تھا، آپ اسے سن نہیں رہے تھے - میرا یہ سوال ہے کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران این-ایچ-اے نے کتنے افسروں کو بدعنوانی کے معاملے میں سزا دی گئی - انہوں نے صرف تین افسروں کا بتایا ہے - اس میں ان کا نام بھی نہیں ہے اور صرف یہ بتایا ہے کہ بیس گریڈ کے دو اور انیس گریڈ کے ایک افسر کو سزا ہوئی ہے - آپ ان کو چیک کریں، ان کی یہ figure غلط ہے - این-ایچ-اے میں ملی بھگت سے جتنے گھپلے ہوتے ہیں، دس سالوں میں تین افسروں کو سزا ہوئی ہے؟ وہ یہ بھی بتا دیں کہ ان کو کن کیسوں میں سزا ہوئی ہے، کن کیسوں میں ان کو کہاں پکڑا گیا اور اس کی تفصیل کیا ہے؟ اور یہ جو تین ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ تین نہیں بلکہ سینکڑوں کے حساب سے ہوں گے - لہذا آپ اسے چیک کریں تا کہ اگر اب بھی وہ گھپلا اور کرپشن کرنا چاہیں تو ان کو کس طرح روکا جائے۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب، سوال ہے number and the grade. یہ نہیں پوچھا کہ nature. بہر حال شاہ صاحب، کیا آپ کے پاس information ہے؟

سید خورشید احمد شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ تین آفیسرز ہیں۔ ایک بیس گریڈ، دوسرا انیس گریڈ اور تیسرا بھی انیس گریڈ کا ہے۔ بیس گریڈ کا آفیسر جانثار خان ہے۔ انیس گریڈ کے حامد رضا زیدی اور حامدمغفور شاہ ہیں۔ یہ تین نام ہیں۔ ایک کا کیس ابھی تک سپریم کورٹ میں pending ہے، دو dismiss ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرا شاہ صاحب سے یہ سوال ہے کہ کراچی میں جو NHA کا پل گر گیا تھا، اس میں بہت زیادہ اموات اور نقصان ہوا تھا، اس میں انہوں نے کن لوگوں کو مورد الزام ٹھہرا کر سزا دی ہے۔ وہ کون لوگ ہیں اور ان کا کیا نام ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ واقعی بہت اہم ہے کہ کچھ دن پہلے ہی صدر پاکستان نے اس کا افتتاح کیا اور وہ پل گر گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر جو انکوائری ہو رہی ہے وہ مختلف نوعیت کی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ہی آپ کو اس کے بارے میں مطلع کریں گے۔

Mr. Chairman: We go to the next question No. 41. Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! آپ نے 40 نمبر چھوڑ دیا ہے۔

Mr. Chairman: Sorry, Bhinder Sahib sorry. My apologies

39 کے بعد No.40 ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے۔ Point of order.

جناب چیئرمین: جی شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: میرے کچھ سوال communication کے اور ایک Labour ministry کا ہے۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں ان کے جواب دوں۔ میری پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہے کیونکہ میں پارٹی کا چیف وہپ بھی ہوں۔

جناب چیئرمین: I think ! اگر اس پر House agree ہو' شاہ صاحب نے کافی سوالوں کے جواب دے دیے ہیں تو دو اور سوالوں کے جواب دے کر ان کو جانے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کون سا ہے؟ کس منسٹری کا ہے؟ That is OK with the House. Then Shah Sahib. آپ کے کون سے سوال ہیں؟

Syed Khurshid Ahmed Shah: Sir, 56, 59, 60, 65 and 51.

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! 60 کے لیے خصوصی request ہے۔

Mr. Chairman: We will take No.56. Mr. Azam Khan Swati.

56 . *Senator Muhammad Azam Khan Swati: Will the Minister for Communications lbe pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to expand and dualize N-35, Hassanabdal-Mansehra section, if so, when;

(b) whether it is a fact that budget allocations wscre made for this project in PSDP 2003-04, 2004-05, 2005-06, 2006-07 and 2007-08, if so, its details; and

(c) the reasons for not initiating the work on this project so far?

Minister for Communications:(a) Dualization of Hasanabdal-Mansehra Road is not under consideration due to land acquisition/social resettlement issues. Instead, construction of Hasanabdal - Mansehra,

Expressway (E-35) is being undertaken on a new alignment for implementation during 2009 - 13

(b) Budget allocatiring 2003 - 08 were as follows

F/Year	Rs. in million
2003-04	Nil
2004-05	5.0
2005-06	10.0
2006-07	Nil
2007-08	1.0

(c) The project was not approved.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! 40 بھی تو مواصلات کا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ Ports and Shipping ہے' وہ دوسری منسٹری ہے۔

Swati Sahib, page No. 45. Question No. 56. No supplementary, we will go on. The next one is No. 59. Maulana Gul Naseeb Khan Sahib.

59. *Senator Moulana Gul Naseeb Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that PC-I for Malakand Tunnel has been prepared, if so, the time by which work on it will be started?

Minister for Communications: PX-I for Malakand Tunnel has not yet been prepared. However, pre-feasibility study has been prepared. Detailed design and construction of the project will be undertaken after

the availability of funds is lined up by the GoP. Indication of date for commencement of work at this premature stage is not feasible.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب! سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا مالاکنڈ ٹنل کے لیے اب تک PC-1 تیار کیا گیا ہے تو جواب دیا گیا ہے کہ feasibility پر کام ہو رہا ہے اور اب تک PC-1 تیار نہیں کیا گیا۔ 30th July, 2005 کو صدر صاحب نے سوات کا دورہ کیا اور دورے کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ٹنل کی feasibility report and PC-1 تیار کیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے، کہ صوبہ سرحد میں مالاکنڈ پسماندہ اور سب سے بڑا ڈویژن ہے۔ آبادی بہت زیادہ ہے اور مالاکنڈ کی roads کی حالت ایسی ہے جس کی وجہ سے مسلسل حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ تقریباً چار سے چھ سال ہم نے بہت دقت اور مشکل میں گزارے کیونکہ road پر کام ہو رہا تھا۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اگر حکومت اس پر توجہ دے تو یہ پوری قوم کے لیے خوشی کی نوید ہو گا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! Korean company جو consultant ہے انہوں نے خود ad دیا اور اس کی feasibility بنائی ہے۔ اسی feasibility پر PC-1 کے لیے proposal چل رہا ہے اور اس tunnel کی length تقریباً سوا چار کلومیٹر ہے۔ مالا کنڈ تک اس کا distance 13 kilometer بنتا ہے، اس کے لیے PC-1 بن رہا ہے۔ یہ ابھی تک PSDP میں نہیں آیا ہے۔ کوئی ایسی announcement President کے ریکارڈ پر نہیں ہے کہ اس announcement پر یہ ہوا مگر چونکہ ہمیں باہر سے support ملی، اس پر اس کی feasibility بنی ہے اور PC-1 تیار ہو رہا ہے۔ میں اپنے honourable Member کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی اس کا PC-1 تیار ہو گا، میں personally efforts کر کے یہ کوشش کروں گا کہ اس کو priority پر لے آئیں اور یہ ٹنل بن جائے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: یہ میرے پاس صدر صاحب کے directives کی کاپی ہے کہ انہوں نے اعلان کیا تھا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے شاہ صاحب نے note کر لیا ہے۔ وہ اس کو دیکھ لیں گے۔ No.60, Mr. Raza Muhammad Raza.

60. *Senator Raza Muhammad Raza: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the date on which toll plaza on Dera ismail Khan - Zhob road was established;

(b) the revenue collected from the said plaza upto May, 2008;

(c) whether it is a fact that most part of the said road is non-metaled and in dilapidated condition, if so, the steps taken for its repair?

Minister for Communications: (a) May 1, 2006.

(b) Rs. 16,584,640/-

(c) Some portions of D. I. Khan - Zhob Section of National Highway (N-50) are metalled and some are un-metalled. Efforts are being made to improve the bad portions of the road.

Rehab of D. I. Khan - Mughalkot Section has been substantially completed, however, few damaged sections are being rectified by FWO.

Improvements and widening Mughalkot-Zhob section is planned through ADB assistance during 2009-12.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! اگر آپ کو یاد ہو، اس پر آپ کی ruling بھی آئی تھی۔ ژوب، ڈیرہ اسمٰعیل خان کے درمیان جو شاہراہ N-50 ہے، جناب! وہاں پر کچی سڑک پر

Toll Plaza قائم کیا گیا ہے۔ میں نے یہاں پر پوچھا تھا اور آپ نے ruling دی تھی کہ کچی، ناپختہ سڑک پر کسی قانون کے تحت Toll Plaza نہیں قائم کیا جا سکتا۔ پھر منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ میں دورہ کروں گا، جناب! میں نے آپ کو بھی دعوت دی تھی، پھر Chairman Highway ژوب آئے، انہوں وعدہ کیا کہ میں اس کو ختم کروں گا۔ جناب! 2006 سے یہ Toll Plaza ایک کچی سڑک پر قائم ہے اور ایک کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے revenue اکٹھا کیا گیا ہے اور جناب! ژوب کی حالت یہ ہے کہ مغل کوٹ سے ژوب تک کا جو حصہ ہے، وہ مکمل طور پر ناپختہ ہے، اس میں انیس bridges بننے ہیں۔ جناب! یہ کوہ سلیمان کا سب سے زیادہ height والا علاقہ ہے۔ اس سے بڑے بڑے river basin نکلتے ہیں۔ اس پر بڑے بڑے 19 bridges بننے ہیں اور تمام راستہ کچا ہے---

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! میرا سوال یہ ہے کہ اس کچی سڑک پر یہ پلازہ بنایا گیا ہے، اس روڈ کی تعمیر کے لیے کہا گیا ہے کہ یہ Asian Development Bank کے تعاون سے 2009 سے 2012 تک بنے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 2012 تک ہمارے عوام کچی سڑک پر ہر سال دو، دو کروڑ روپے ادا کریں گے لیکن سڑک تعمیر نہیں ہو گی۔ جناب! میری استدعا ہے کہ یہ ٹول پلازہ ختم کیا جائے، جب یہ سڑک پختہ تعمیر ہو جائے گی تو پھر ضرور حق ہو گا۔ کچی سڑک پر کس قانون، کس آئین کے تحت Toll وصول کیا جاتا ہے اور پھر جناب! یہ ایسی سڑک ہے کہ ہم ہر بجٹ میں مطالبہ کرتے رہے، یہاں اس House کے ہر ایک ممبر کو اس کا علم ہے، سڑک کے لیے جو رقم مختص کی تھی، وہ تو آپ نے ختم کر دی ہے۔ جناب! اس بجٹ میں اس کے لیے پیسے رکھے جائیں اور اس کی تعمیر مکمل کی جائے اور اس وقت تک Toll tax وصول نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جواب سن لیں۔ شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: ان کا سوال جائز ہے۔ واقعی اس کا ایک metalled portion نہیں ہے۔ مگر اس کا تقریباً 80%, 85% n etal ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! وہ آدھا حصہ ہے۔ جناب! مغل کوٹ کے قریب کچی سڑک ہے۔

جناب چیئرمین: 80% کہہ رہے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ: میں نے اس کے باوجود ان کو کہا ہے کہ جب تک سڑک مکمل نہیں ہوتی، National Highway کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس پر Toll tax لے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سید خورشید احمد شاہ: میں ایک اور بات بھی اس House میں بتاتا چلوں کہ پاکستان میں اس وقت total 80 Toll Plazas ہیں، جس میں سے 10 private sector میں ہیں اور 70 FWO and NLC کے پاس ہیں۔ ہم نے ان کو کہا ہے کہ اس سال 25% اور private sector میں دے دیں کیونکہ private sector کی آمدنی FWO and NLC سے کم از کم 35% زیادہ ہے۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ 25% اور private sector میں دیں۔ تاکہ ہمیں آمدنی ہو سکے اور یہ جیسے ہی private sector میں گئے ہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پہلے سات ارب روپے کے قریب سال کا revenue تھا، اس سال، اس اپریل تک آٹھ ارب روپے ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ نو، ساڑھے نو ارب روپے تک ہو جائیں گے تو آپ کا یہ سوال صحیح ہے کہ جب تک یہ road complete نہیں ہوتا تب تک اس پر tool tax نہ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جمال خان صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! آپ نے ruling دی تھی، یہ اس کا کم از کم کریں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

Senator Raza Muhammad Raza: Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی سردار جمال خان۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب چیئرمین صاحب شکریہ۔ جناب! میرا سوال اس حوالے سے related ہے۔ Toll plazas کی افادیت کا ہر ایک کو بخوبی اندازہ بھی ہے اور یہ toll collection maintenance کے لیے بہت زیادہ ضروری ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی

خان میں Indus Highway کے by pass پر 15 kilometres کے radius کے اندر اندر دو toll plazas انہوں نے قائم کیے ہوئے ہیں۔ وہاں پر ویسے بھی غربت اور مفلسی ہے اور غریب لوگوں کا سخت استحصال ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی ٹریکٹر ٹرالیاں گزار رہے ہوتے ہیں اور toll دے رہے ہوتے ہیں' buses بھی دے رہی ہوتی ہیں' trucks بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے سوال ہے کہ ایک ہی Indus Highway پر 15 kilometres radius کے اندر ایک ہی by pass پر جو شہر سے متعلقہ ہے' آپ کی National Highway پر اتنا exorbitant tax collection ہے' اس کے بارے میں کچھ تذکرہ فرمائیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ: یہ صحیح کہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی یہ مسئلہ ہے' میری constituency میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ Central Jail کے پاس ایک toll plaza ہے اور دوسرا National Highway پر علیوان کے پاس بھی ہے اور 13 kilometres پر ہے' مگر اس کا کبھی کبھی جو design ہوتا ہے۔ آپ Central Jail سے کراچی جاتے ہیں تو اس وجہ سے وہ toll tax لیتے ہیں' اگر آپ left کر کے ملتان اور ڈیرہ غازی خان کی طرف جائیں تو پھر علیوان کی طرف آجاتا ہے۔ اس کی اگر directions الگ الگ ہیں اور 15 kilometres پر ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں' اگر direct 15 kilometres کے radius پر ہے تو میں انشاء اللہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان کو cancel کرا دیں گے۔

جناب چیئرمین: کلثوم پروین صاحبہ۔ جی اس پر تین ہو گئے ہیں۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل۔ جی تین نہیں ہوئے' دو ہوئے تھے۔

سینیٹر کلثوم پروین: Toll plazas کا 2006 question میں House میں raise ہوا تھا اور جناب نے اس کی assurance بھی دی تھی کہ اس کا visit بھی کریں گے جو کچھ پر toll plaza قائم کیا گیا ہے۔ جناب! دیکھیں کہ اس toll plaza سے billions روپے generate ہوئے ہیں یعنی لوگوں سے لیے گئے ہیں' اس کی کیا وجہ ہے' اگر بجٹ میں پیسہ نہیں رکھا گیا۔ کیا یہ کچھ حصے کو جو کہ بالکل کچا ہے' وہ انہی پیسوں سے پختہ نہیں کر سکتے' اگر

بجٹ نہیں تھا تو جو پیسہ اس toll plaza سے آ رہا تھا' اسی سے یہ سڑک جو ہے' کچی شاہراہ ہے' کیا اس کو پکا نہیں کیا جا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: جو حصہ کچا رہ گیا تھا۔

سینیٹر کلثوم پروین: اگر پکا نہیں کیا گیا' اب 2006 سے 2008 آ گیا ہے تو ابھی تک toll plaza سے پیسے کس مد میں لیے جا رہے تھے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے review کے لیے کہا ہے۔ شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: نہیں جی' میں یہ مانتا ہوں کہ جو کچھ بھی ماضی میں ہوا ہے' وہ غلط ہوا ہے' اس کو پکا ہونا چاہیے تھا اور انشاء اللہ آپ کو پکا کر کے دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ مختصر سا بتا دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے تقریباً 16584640 روپے collect کئے ہیں۔ جناب وزیر صاحب مانتے بھی ہیں کہ یہ ماضی میں بھی اور اب بھی غلط ہو رہا ہے' ان سے رقم کیوں لی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر نظرثانی کریں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ان کو چاہیے کہ یہ رقم واپس کریں' اس ضلع کی فلاح و بہبود پر یہ رقم خرچ کریں' اس پر لگا دیں جو اس کا نامکمل area ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ نظرثانی کریں گے۔ Question No. 65 عافیہ ضیاء صاحبہ۔ Answer taken as read. کوئی supplementary ہے؟ 65 ٹھیک ہے' چلیں جی۔ شاہ صاحب! آپ کا Labour کا question No 51 تھا۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب! جی ہاں۔

Mr. Chairman: Question No. 51, Maulana Gul Naseeb Khan.

51. *Senator Moulana Gul Naseeb Khan: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanbe pleased to state:

(a) whether it is a fact that OPF School, Chakdara, has been closed down, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to re-open the said school, if so, when?

Syed Khursheed Ahmed Shah: (a) OPF Public School, Chakdara District Dir was established in 1990 in the Additional Deputy Commissioner House provided by the then District Administration free of rent. On the directive of Governor, NWFP the school premises were got vacated on 25-11-2002 forcefully form OPF by the district Management to shift the offices of the Board of Intermediate and Secondary/Education, Swat. The school was finally closed and all the staff was laid off accordingly w.e.f. 14-06-2004.

(b) The issue was taken up in the 90th meeting of the OPF Board of Governors held on 13-05-2004 in which it was resolved to close down the school permanently. There was a proposal to restart the school subject to provision of the same building. But the building has not been provided by the District Government to restart the school.

جناب چیئرمین: نمبر 51 ، صفحہ نمبر 41 پر ہے۔ Any supplementary?

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب! سوال کیا گیا ہے کہ چکدرہ کے مقام پر OPF سکول کھولا گیا تھا اور اب بند کر دیا گیا ہے تو بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور اب دوبارہ کھولنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟ جو جواب دیا گیا ہے، یہ بالکل حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ بنیادی طور پر ایسا ہوا کہ مالاکنڈ ڈویژن ایک پسماندہ علاقہ ہے اور وہاں پر quality education کا بالکل فقدان ہے تو وہاں کے Deputy Commissioner نے quality education کے

حوالے سے یہی سکول کھولا تھا اور معاہدہ ہوا کہ پانچ سالوں کے لیے District Government ان کو مفت جگہ دے گی۔ اس کے بعد وہ خود اپنے لیے جگہ ڈھونڈیں گے لیکن جناب چیئرمین! پانچ سال گزر گئے' دس سال گزر گئے' بارہ سال گزر گئے سکول نے اور اس Department نے اپنے لیے جگہ نہیں ڈھونڈی۔ جب District Government کو ضرورت پڑی تو انہوں نے ان سے وہ جگہ خالی کرنے کے لیے کہا۔ وہاں پر جو private تعلیمی ادارے ہیں' ان کی اور Department کی ملی بھگت سے اس quality education کو یہی بہانہ بنا کر کہ ہم سے جگہ لی گئی ہے' بند کر دیا گیا۔ جناب چیئرمین! ہم نے اسی سوال کو پہلے بھی اٹھایا تھا اور ہم یہ کمیٹی میں بھی لے گئے تھے اور کمیٹی میں فیصلہ ہوا تھا کہ سکول کو باقاعدہ طور پر کھولا جائے اور Department جگہ خود ڈھونڈے گا لیکن District Government نے عارضی طور پر ان کو جگہ دے دی۔

جناب چیئرمین: سوال بتا دیں کہ سوال کیا ہے؟

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: لہذا' Department کے لوگ آ گئے اور میں ان کے ساتھ گیا اور District Government نے ان کو جگہ فراہم کی لیکن اس کے باوجود جو جواب آیا ہے' وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ لہذا' میری گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے' اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے دوبارہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ ہم وہاں پر discuss کریں اور سارے حالات سامنے لائیں۔ Quality education کا ایک انتہائی اہم سکول تھا اور ہمیں اس کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! یہ سکول 90 میں چکدرہ میں کھولا گیا' district council نے اپنی building دی' 2002 میں گورنر پختونخواہ نے اس کو رد کر دیا' cancel کر دیا اور 2004 میں OPF کے Board of Governors نے اس کو close کر دیا۔ Honourable Parliamentarian, Senator کا یہ مسئلہ ہے' میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ اب مجھے چھوٹا سا ایک plot دے دیں اور یہ میری floor پر commitment ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو چھ مہینے کے اندر یہ سکول start کرا کے دے دوں گا۔ یہ میری commitment ہے' ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: اس کی وجہ یہ ہے کہ صوبہ پختونخواہ کے اندر ویسے بھی literacy level بہت کم ہے۔ گزارش ہے کہ ہماری بہت بڑی manpower overseas کام کر رہی ہے اور foreign exchange earn کر کے اپنے اس ملک کے خزانے کو بھیج رہے ہیں۔ میں اگر سندھ میں جا کر آپ کا سکول کھولتا ہوں اور وہاں لوگوں کو تعلیم دیتا ہوں تو خدارا! آپ کے پاس اتنا بڑا Department ہے، آپ پختونخواہ کے اندر کہیں پر بھی ایک آدھ سکول کھول دیں تو یہ ہم پر اور ہمارے صوبے پر بڑی عنایت ہو گی اور میں زمین دینے کے لیے تیار ہوں، میں اپنی ذاتی زمین دینے کے لیے تیار ہوں۔

سید خورشید احمد شاہ: پکدرہ بھی ان کے پختونخواہ کا حصہ ہے اور میں نے کوئی پانچ، دس منٹ نہیں لگائے کہ میں کل جواب دوں گا، پوچھ کے جواب دوں گا، میں نے commitment کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا اور اگر آپ بھی زمین دیں گے تو میں انشاء اللہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ہمیں ہمارے اچھے بچے مل سکتے ہیں تو quality education دینا، پاکستان پیپلز پارٹی اور PDA کی حکومت کی ایک commitment ہے، وہ پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب! مختصر سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! پچھلے پانچ سالوں کے دوران جو Government تھی، میں سمجھتا ہوں کہ صرف پنڈی میں OPF کے سکول کھولے گئے۔

جناب چیئرمین: نہیں، سوال بتائیں، آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال یہ ہے کہ آپ ہمیں بتائیں، surety دیں کہ چار صوبوں میں جو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران--- وہاں بلوچستان میں، مکران میں، خضدار میں، قلات میں کہیں بھی OPF کا سکول نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، اس کا ازالہ کیسے کریں گے اور اس کو کس طرح cover کریں گے۔

سید خورشید احمد شاہ: بلوچستان کوئٹہ میں ہے، ہم گوادر بھی جا رہے ہیں اور انشاء اللہ آپ کو خضدار میں بھی کر کے دیں گے۔ بس۔ اور حکم کرو۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب آپ کا Prots and Shipping سوال نمبر 40 ہے۔

40. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state the salary, allowances and other fringe benefits admissible to the chairmen Karachi Port Trust, Port Qasim Authority and Pakistan National Shipping Corporation?

Mr. Qamar Zaman Kaira: Salary, allowances and other fringe benefits admissible to Chairmen, KPT, PQA and PNSC may be read as under:-

Chairman KPT

He is in BS-22 drawing basis pay Rs. 40215.0, allowances and fringe benefits admissible to BS-22 officers.

Chairman PQA

(i). Pay: Rs. 20,055/- p.m (initial of the basic pay scale-22 (20,055-1440-40215).

(ii) Qualification Pay: As admissible under the rules.

(iii) Senior Post Allowance: Rs. 1600/- p.m

(iv) Entertainment Allowance: Rs. 975/-p.m

(v) Orderly Allowance: Rs. 2375/- p.m

(vi) Residential Facility: Free House to be provided by PQA or rental ceiling as admissible to BS-22 officer.

(vii) Leave: As admissible under the Revised Rules, 1980 (other than contract employment)

(viii) Medical Facility: As per PQA Rules.

(ix) Conveyance/ Transport: Free chauffeur driven car for official and private use. Consumption of fuel (Petrol) not to exceed 750 liters per months.

(x) **Perquisites:**

(a) Two air conditioners and one Refrigerator or Rs. 750/- p.m if own appliances used.

(b) Electricity Gas and Water Charges as per PQA Rules.

(c) Free telephone at residence excluding personal overseas calls.

(xi) **Daily Allowance during duty out of Headquarter:** As admissible under the TA Rules of the Government.

(xii) Traveling Allowance: As per Government Rules.

(xiii) Children Education Allowance: Rs. 8,000/- p.m

(xiv) Far Distance Allowance: Rs. 695/-p.m

(xv) Harbour Allowance: Rs. 490/- p.m

Chairman PNSC

(i) Basic Pay: Rs. 38,775/- p.m

(ii) Total Allowance: Rs. 22,926/- p.m (including utility charges of Rs. 500/-mentioned below)

(iii) Fringe Benefits:

Punjab during 2006-07 because funds for the financial year for 2006-07 were released on 05-03-2007.

The amount of Rs. 604 Million released during Financial Year 2006-07 on 05-03-2007 is being utilized during Current Financial Year *i.e* 2007-08. The detail of utilization is as under:—.

Sr. No.	Head of Expenditure	Allocated Amount (Million)	Expenditure (Million)
1.	Strengthening of Teacher Training Institutions	65.500	—
2.	Civil Works at Apex Teacher Training Institution (DSD)	—	—
3.	Capacity Building / Training Programs at various levels	494.022	3.104
4.	Establishment of E-Library facility in 34 Institutions	15.000	—
5.	Establishment of Project Management Unit	8.118	4.789
6.	Award of Scholarship for in-service PST	44.360	—
	Total	**627.000**	**7.893**

Mr. Chairman: Any supplementary. Mr. Buledi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال تھا کہ پورٹ قاسم، PNSC اور KPT کے چیئرمینوں کی سہولت، allowances اور تنخواہیں کیا ہیں۔ جواب یہاں پر دیا گیا ہے، میں منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ یہ جو ریکارڈ میں admit کیا گیا ہے اور یہ جو ان کی سہولتیں ہیں، یہ اس سے زیادہ use کرتے ہیں۔ میری معلومات ہیں کہ وہ اس سے بڑھ کر 50% زیادہ سہولتیں استعمال کرتے ہیں۔ لہذا یہ جو یہاں دیا گیا ہے یہ صرف ہاؤس کو dark ness میں ڈالنے کے لیے ہے یا ہمیں مطمئن کرنے کے لیے ہے۔ منسٹر صاحب خود surprise visit کریں اور دیکھیں۔ KPT چیئرمین کے لیے باقاعدہ روڈ بند ہوتی تھی، وزیر اعظم کی طرح جب وہ نکلتا تھا تو سیکورٹی ہوتی تھی اور باقاعدہ راستے بند ہوتے تھے۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے کہ check کریں، اس کے علاوہ بھی وہ دیکھ لیں گے لیکن آپ کو غلط answer نہیں ملے گا، یہ آپ تسلی رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ایک جمہوری حکومت میں ان کو اتنی آزادی وہ کب تک ختم کرنے کی کوشش کریں گے؟

جناب چیئرمین: کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ (وفاقی وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں): شکریہ جناب چیئرمین۔ بلیدی صاحب میرے محترم ہیں۔ میرے پاس جو information ہے وہ میں نے table پر place کر دی ہے اور ہاؤس کو inform کر دیا ہے۔ اگر ان کے پاس اس سے کوئی ہٹ کر information ہے تو وہ مجھے بتائیں اور جس نے information دی ہے تو میں ہاؤس کو assure کرتا ہوں کہ غلط information دینے پر cheating the House کے تحت، میں اس بندے کو fire کرا دوں گا اس کو معافی نہیں ملے گی لیکن میں ان کو ایک اور بات بھی بتاتا چلوں کہ جس بندے کے بارے میں ان کا concern تھا اس کو ہم نے فارغ کر دیا ہے، he is no more on the job sir.

Mr. Chairman: Next Question No. 41.

41. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 27-03-2008 at 14:30 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2006-2007 for the Ministry of Environment with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:

Development Budget	Non-Dvelopment Budget
(a) Allocation of Development budget for the year 2006-07: Rs 1759.135 Million.	(a) The grant-wise allocation of Non-Development Expenditure relating to Demand Nos. 33, 34 & 35 (Ministry of Environment) for 2006-07 is given below:— - Grant No. 33 189.624,000 - Grant No. 34 66,119,000 - Grant No. 35 10.374,000

Development Budget	Non-Dvelopment Budget
(b) Funds released out of the allocation during the FY 2006-07: Rs. 1224.962 Million	(b) Funds released to the Ministry out of said allocations during that year for each Demand of non-development:— * Grant No. 33 189,624,000 * Grant No. 34 66,119,000 * Grant No. 35 10,374,000
(c) The amount utilized during the FY 2006-07: R. 1122.361 Million	(c) The amount utilized by Ministry during the said year out of the funds released for each Demand of non-develoment:— * Grant No. 33 180,332,414 * Grant No. 34 61,002,489 * Grant No. 35 10,162,473
(d) Amount Surrendered Rs. 548.826 Million	(d) The funds surrendered by the Ministry out of the allocated non-developmental funds during the said year:— * Grant No. 33 2,898,017 * Grant No. 34 5,000,000 * Grant No. 35 450,232
Reasons for non utilization of funds are mainly due to non-filling of vacant posts of officers/officials and late release of funds to Project Directors etc, and delay in releases due to tedious procedures. Allocation against some unapproved projects was also made. Hence, it could not be utilized.	Reasons for non-utilization of the funds under the said of Demand: "It is mainly due to non-filling up of vacant posts in the attached departments of Ministry of Environment.

Mr. Chairman: Any supplemenary? Ch. Muhammad Anwer Bhinder.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اس میں اگر آپ ملاحظ فرمائیں گے کہ funds released out of the allocation for the financial year 2006-7. Rs. 1224.962 million اور amount utilized وہ Rs. 1122.361 million ہے۔ Amount surrendered Rs. 548.826 million ہے۔ جناب والا! اگر ہاؤس order میں ہو تو میں continue کروں۔

جناب چیئرمین: جی وہ منسٹر صاحب کے بارے میں ہے کہ حمید اللہ جان آفریدی صاحب کا جواب کون دے گا۔ کائرہ صاحب! آپ جواب دیں گے؟

جناب قمر الزمان کائرہ: جی میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب! آپ کو سن رہے ہیں، بات کریں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! جو amount surrender ہے وہ utilize amount کا تقریباً half ہے، Rs. 1122 million utilized ہے اور surrendered Rs. 548 million ہے یعنی اس سے آدھا surrender کر دیا گیا ہے۔ ہمارا environment پر اتنا زور ہے کہ اسے بہتر کیا جائے، اسے درست کیا جائے تو کیا environment کے لیے حکومت نے اتنی رقم مہیا کی ہے یا موجود تھی تو اتنی رقم surrender کر دینا صحیح کارکردگی ہے اور وزیر محترم اس سے مطمئن ہیں؟

جناب چیئرمین: جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ بھنڈر صاحب کا سوال technically بڑا درست ہے کہ amount surrender بالکل نہیں ہونی چاہیے، کوئی department جتنی amount demand کر رہا ہے وہ allocation اگر اس کو مل جاتی ہے تو پھر اس کو ساری amount صرف کرنی چاہیے۔ اس میں دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ آدھی amount نہیں ہے، allocated total amount Rs. 1759.135 million تھی اس میں سے جو released

that is Rs. 1122. ہوئی amount utilized اور جو تھی amount Rs. 1224.962 million

وہ نہیں ہوئی timely surrender تھی جو کہ lapsable amount اس میں جو 361 million.

amount lapse کرتا ہوں کہ agree تھی۔ میں یقیناً اس بات سے Rs. 87.948 million

نہیں ہونی چاہیے لیکن اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ Ministry of Environment کا اپنے

development programme اداروں کو چلانے کا کوئی اپنا mechanism نہیں ہے یا اپنا

نہیں ہے۔ یہ صوبوں کو block allocaton دیتے ہیں اور یہ quarterly releases ہوتی ہیں تو

1st quarterly release straight مل جاتی ہے' 2nd quarterly release کے لیے ضروری

ہوتا ہے کہ وہ اس کی utilization certify کرائیں اور پھر ان کو releases ملتی ہیں کیونکہ

صوبے timely اس کا justification نہیں دیتے اور اس کی utilization certify نہیں

کراتے تو اس کی وجہ سے releases delay ہوتی ہیں۔ یہ منسٹری کی ذمہ داری کم ہے۔ بنیادی

طور پر Provincial Governments اس fund کو utilize کراتی ہیں' ان کو block

allocations ملتی ہیں' 1st quarter میں properly utilize ہو جاتی ہیں' 2nd, 3rd

quarter میں اور 4th quarter میں جا کر زیادہ problem بنتا ہے کہ جس میں یہ fund

بچا ہے۔ یقیناً اس پر Provincial Government and Federal Government کو بہت

توجہ دینی ہے' environment بہت serious issue ہے اور gradually ہمارا جو climate

and environment problem بنتا جا رہا ہے اس کو address کرنے کے لیے میں

assure کرتا ہوں کہ اس میں disbursement کا problem ہماری side پر نہیں آئے گا اور

اگر Provincial Government اس کو proper time پر utilize نہیں کرتی تو ابھی تک

ہمارا کوئی mechanism نہیں ہے' as per rules یہ Provincial Governments کا ہے۔

صرف 5% کے قریب خود ہماری منسٹری اس کو utilize کرتی ہے اور اگر بڑا یا minor سا

problem آئے تو وہ 100% utilize ہوتا ہے' یہ major جو chunk بچا ہے یہ Provincial

Government کی وجہ سے بچا ہے۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہاں جو reason دی گئی ہے کہ It is mainly due to non-filling up of vacant posts in the attached departments of Ministry of Environment. اب جناب ایک طرف تو بیروزگاری ہے، ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ لوگ بیروزگاری سے مر رہے ہیں، نوکریاں نہیں ملتی ہیں، لوگ بے کار پھر رہے ہیں اور دوسری طرف allocation موجود ہے لیکن اس non-utilization کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ posts fill نہیں ہوئیں۔ اس کے لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ وجہ ہے تو یہ کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ آپ اس لیے utilize کر نہیں سکے کہ آپ نے پوسٹیں fill نہیں کیں۔ کیا پوسٹیں fill کرنا کسی اور کی ذمہ داری تھی؟ محکمے نے ہی پوسٹیں fill کرنی تھیں اور اگر یہی وجہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی وجہ نہیں ہے۔ کیا منسٹر صاحب اس کے متعلق واضح فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب چیئرمین! میں نے پہلے عرض کیا کہ Ministry of Environment کا developement کے لیے جو total fund ہوتا ہے اس کا 90% or above 95% Provincial Governments کے ذریعے utilize ہوتا ہے، only 5% اور وہ بھی شاید کچھ printing error آیا اور اس لیے proper جواب نہیں آ سکا، I am sorry for that میں اس کو بھی check کرتا ہوں۔ Federal Government کی side سے Ministry of Environment کی طرف سے جو 5% کے قریب allocation تھی یا ہم نے جو utilize کرنا تھا اس کا اگر تھوڑا سا portion بچا ہے اور یہ جو بڑی allocation بچ گئی ہے، جو surrender ہوا یا جو amount lapse ہوئی ہے that is just because کہ وہ timely Provincial Governments نے اپنے 1st quarter or 2nd quarter میں ملنی والی allocatiom justify نہیں کیا، اس کی utility انہوں نے timely نہیں دی اور thats why یہ سارا amount delay ہوا ہے۔ یہ جو لکھا ہے اس میں شاید کوئی printing error ہے۔ Major allocation 95% of this amount جو کہ اس کی total sanction ہے

that is being utilized by the Provincial Governments, not by the Federal Government.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اگر Provincial Government نے utilize کرنا ہے تو that is to be utilized by the Provincial Minister through the Ministry of Environment. میں تو یہ سوال-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے جو آپ کا point ہے کہ جو utilize نہیں کر رہے they should submit some notice of it. I am sure you will do that.

جناب قمر الزمان کائرہ: میں اس میں صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں اور میں نے وہی عرض کیا کہ اس کا ایک سسٹم اسی logic کے تحت بنایا گیا تھا کہ 1st quarter direct release ہو جاتا ہے' 2nd quarter میں ان کو 1st quarter کی utilization دینی پڑتی ہے' اس کو justify کرنا پڑتا ہے اور پھر 2nd quarter کی amount release ہوتی ہے۔ 3rd quarter and 4th quarter اسی طرح subsequently ہوتا ہے۔ ہم Provincial Governments کو push کرتے ہیں' ان کو letters لکھتے ہیں' ان کو باقاعدہ reminders دیتے ہیں اور پھر ultimately اگر وہ اس پر respond نہیں کرتے تو Federal Government کم از کم یہی کر سکتی ہے۔ ہم ان کو direction تو دے نہیں سکتے' ہم ان کو reminders دے سکتے ہیں کہ آپ کی allocation ہمارے پاس پڑی ہے جو آپ پچھلی 1st, 2nd and 3rd quarters کی allocations لے چکے ہیں وہ justify کریں اور ہم سے amount لے لیں۔ اگر Provincial Governments نہیں کرتیں تو ہم سب کو اور یقیناً ہاؤس کو بھی اس پر زور دینا چاہیے۔ یہ بات درست ہے کہ amount utilize ہونی چاہیے but this is basically job of the Provincial Governments.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! جو job of Provincial Government ہے یہ Environmental Act کے تحت provision ہے کہ Provincial Government

استعمال کرے گی یا جو central budget سے allocation دی گئی ہے وہ Ministry of Environment کو دی گئی ہے۔ ذمہ داری Ministry of Environment کی ہے۔ Agencies یہ کوئی بھی مقرر کر لیں، Provincial Government مقرر کر لیں، خود خرچ کر لیں، کسی طرح سے بھی خرچ کریں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ Provincial Government نے خرچ نہیں کیا تو Provincial Government بھی ان ہی کی agent ہے، انہوں نے پیسے دیے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں س میں عرض کروں یقیناً پیسے یہ دے رہے ہیں لیکن جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ ان کی اپنی کچھ autonomy بھی ہے، اس سسٹم کو review کرلیں تاکہ جو purpose ہے وہ achieve ہو Allocation, اگر وہ utilize نہیں کر رہے، اگر آپ روکیں بھی تو شاید ان کو فرق نہ پڑے۔ اس کا ضرور کوئی نہ کوئی نوٹس ہونا چاہیے۔ وہ ضرور کریں۔

جناب قمر الزمان کائرہ: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ major amount جو ہے یہ re-forestation کے لیے استعمال ہوتی ہے اور Forestry وفاقی حکومت کا کام نہیں یہ صوبائی حکومتوں کا کام ہے۔ اگر ہم اس میں جائیں گے تو پھر وہی provincial autonomy کی بات آئے گی۔ یہ ایک طے شدہ اصول ہے۔ لیکن اگر صوبائی حکومت نہیں کر رہی تو میں یہ کہوں گا کہ بار بار repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ماضی کے دکھڑے ہیں جو ہم آج بھگت رہے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ Ministry کا issue ہے تو میں آپ کو assure کرتا ہوں کہ ہم اس کو اور push کریں گے اور اس کا ایک سسٹم بنائیں گے۔

جناب چیئرمین: اس کا ایک سسٹم بنائیں جس کو آپ جا کر کرسکیں۔ So, end of the question hour. The remaining answers........ جی۔ ایک supplementary رہتا تھا۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, this is a huge report that I have got and I would request your Honour to be

kind enough to circulate this report amongst all the Honourable members of this House because this is of paramount importance and in this very short duration of time that was allocated to me, I have been able to read a lot between the lines and I would like the august House to immediately pay full attention to what I have to say very briefly, I am going to mention just one thing that this report has shown some districts of the Punjab, some districts of Sindh, some districts of Balochistan and some districts of North Western Frontier Province *Insha Allah* to be Pakhtoonkhwah province after a few days. I would like to just ask the Honourable Minister if he is present, Bilur Sahib is right now not there, but if Mr. Raza Rabbani sahib would like to answer to my few queries that I have in my mind. No. 1 Sir, what is the criterion of determining a less developed district? Secondly, I would like to know these astronomical figures that have been shown in the names of the less developed districts? I would just like to read from the papers that an amount of Rs. 672.89 million has been allocated to the ministry of LG&RD from the KPP program (Khushhal Pakistan Programme I) for the less developed areas during the last 5 years. I have my serious doubts about that. I would like to know the allocation in Khushhal Pakistan Programme At that time I was the District Nazim of Dera Ghazi Khan also, the allocation that was made to all the districts, there was astronomical funding coming from the West.

جناب چیئرمین: Question hour ہے ' question بتا دیں کیوں کہ اس پر ہمارا time ہو چکا ہے ۔ why don't we get you a meeting with the Minister for Local Government.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب! یہ مسئلہ میٹنگ سے حل نہیں ہوگا۔ ہاؤس کو پتا ہونا چاہیے کہ less developed areas کے لیے جو funding مختص کی گئی ہے وہ کوئی انہوں نے ہم پر احسان نہیں کیا۔ Developed districts کے لیے اس سے کہیں زیادہ allocate کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے لیکن سوال کیا ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: ہم لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ less devloped areas میں خوشحال پاکستان پروگرام تو ایک general programme تھا وہ تو آپ نے ہر ضلع میں کیا ' اس ساری رقم کو آپ less developed areas کے کھاتے میں کس طرح ڈال سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: I am not in a position to answer because I was not briefed on it. The Minister has gone through it but what I will suggest, there is nothing that we want to hide, we would like the House to be taken into full confidence there is a provision in the rules, probably it is Rule 58 on which there can be half an hour discussion on a question. I am willing to concede to that. The honourable Member....

جناب چیئرمین: یاسمین شاہ! آپ کا بھی اس میں cover ہو جائے گا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ٹھیک ہے جی۔

Senator Mian Raza Rabbani: And we will have a half an hour discussion on that. The Minister will also be here and whatever their

queries, whatever their statements they can make it. the Minister will be here and under Rule 58 we will have half an hour.

جناب چیئرمین: اس پر تفصیلی بحث ہو جائے گی، ٹھیک ہے۔ بی بی یاسمین صاحبہ آپ کا بھی اسی میں cover ہو جائے گا۔ وہ اسی آدھے گھنٹے میں cover ہو جائے گا۔

جی۔ Question Hour is over now

سینیٹر رزینہ عالم خان: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 57 ہے اور اس میں جو وزیر انچارج ہیں محترمہ شیری رحمان صاحبہ انہوں نے کہا ہے کہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں اور اگلے rota day پر ہم دے دیں گے۔ آپ مہربانی کرکے میرے سوال کو بھی pend کر دیں۔

جناب چیئرمین: ہاں تو reply نہیں آئے naturally وہ pend ہو گئے ہیں۔ We now take up the Adjournment Motion. خورشید صاحب! آپ کا Adjournment Motion ہے on the pilferage, reported pilferage of kerosine oil from oil tankers and mixing it into diesel.

42. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 27-03-2008 at 14.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs.604 million was allocated in the PSDP 2006-07 for capacity building of teachers training institutes of Ministry of Education and training of elementary schools teachers in Punjab, if so, the amount received and spent on this project so far indicating also the details of various heads under which this amount has been spent?

Minister for Education: There is no utilization of funds for implementation of the Project Capacity Building of Elementary Teachers Training Institutions in

---

(The Question Hours is over. The remaining questions and their answers are placed on the table of the House.)

Punjab during 2006-07 because funds for the financial year for 2006-07 were released on 05-03-2007.

The amount of Rs. 604 Million released during Financial Year 2006-07 on 05-03-2007 is being utilized during Current Financial Year *i.e* 2007-08. The detail of utilization is as under:—.

Sr. No.	Head of Expenditure	Allocated Amount (Million)	Expenditure (Million)
1.	Strengthening of Teacher Training Institutions	65.500	—
2.	Civil Works at Apex Teacher Training Institution (DSD)	—	—
3.	Capacity Building / Training Programs at various levels	494.022	3.104
4.	Establishment of E-Library facility in 34 Institutions	15.000	—
5.	Establishment of Project Management Unit	8.118	4.789
6.	Award of Scholarship for in-service PST	44.360	—
	Total	**627.000**	**7.893**

43. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 27-03-2008 at 14.30 p.m.)

Will the Minister for Ports & Shipping be pleased to state:

(*a*) *the total income and expenditure of the Karachi Port Trust during the financial year 2006-2007;*

(*b*) *the grants or the aids given to the Karachi Port Trust by the Federal Government during the above said period;*

(c) *the total strength of the employees, grade wise, as on 30-06-2007:*

(d) *the total expenditure of the said Trust on the Establishment/ employees during the said period?*

Mr. Qamar Zaman Kaira: (a) (i) Total income (2006-07): Rs. 13,563 (M).

(ii) Total expenditure (2006-07): Rs. 4,180 (M).

(b) No grant was given to KPT during 2006-2007 by the Federal Government.

(c) The requisite information regarding total strength of the employees grade wise as existing on 30-06-2007 is attached herewith as Annexure "A".

(d) Expenditure on Establishment/Employees (Pay and Allowance including Bonuses, Overtime, Pension etc. Rs. 2,333 (M).

ANNEXURE 'A'

THE TOTAL STRENGTH OF THE EMPLOYEES GRADE WISE AS EXISTING ON 30-06-2007

BPS / KPT Pay Scale	Total Strength of the employees as existing on 30-06-2007
BPS-22	01
BPS-21	02
BPS-20	11
BPS-19	52
BPS-18	66
BPS-17	130
BPS-16	36
Sub Total 'A'	298
KPT's Pay Scale No.8	70
KPT's Pay Scale No.7	97
KPT's Pay Scale No.6	226
KPT's Pay Scale No.5	721
KPT's Pay Scale No.4	837

KPT's Pay Scale No.3	1619
KPT's Pay Scale No.2	608
KPT's Pay Scale No.1	715
Sub Total 'B'	4893
G. Total	5191

Note: For employees KPT has its own Pay Scales ranging from Pay Scale No.1 to 8. Pay Scale 1 corresponds to BPS 1 and 8 to BPS 15.

44. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 29-03-2008 at 08.30 a.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state the number of persons appointed in Karachi Port Trust, Pakistan National Shipping Corporation and Port Qasim Authority during the last five years with grade-wise and province-wise break up?

Mr. Qamar Zaman Kaira: The requisite Information in respect of Karachi Port Trust, Pakistan National Shipping Corporation and Port Qasim Authority is given at Annex-I, II and III respectively.

ANNEX -I

KARACHI PORT TRUST

GRADE AND PROVINCE WISE APPOINTMENTS MADE DURING THE LAST FIVE YEARS (FROM 01.07.2002 TO 30.06.2007)

Pay Scales	DOMICILE						
	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJK	FATA	Total
BPS-20	-	-	01	-	-	-	01
BPS-19	02	09	-	-	-	-	11
BPS-18	04	07	-	-	-	-	11
BPS-17	02	35	02	-	-	-	39
BPS-16	-	05	01	-	-	-	06
Sub Total	**08**	**56**	**04**	-	-	-	**68**
BPS-12	-	02	-	-	-	-	02
BPS-06	-	02	01	-	-	-	03
KPT Pay Scale-8	01	05	-	-	-	-	06
KPT Pay Scale-6	03	09	-	-	-	-	12
KPT Pay Scale-5	-	02	-	-	-	-	02
KPT Pay Scale-3	-	02	-	-	-	-	02
Sub Total	04	22	01	-	-	-	27
G. Total	12	78	05	-	-	-	95

ANNEX-II(A)

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION

LIST OF CONTRACT SHORE EMPMLOYEES APPOINTED DURING THE LAST FIVE YEARS (2004 TO 2008)

PNSC Grades / Ranks	DOMICILE						
	PUNJAB	SINDH	NWFP	BALUCHISTAN	AJK	FATA	TOTAL
Chairman	1	0	0	0	0	0	1
Executive Director	0	3	0	0	0	0	3
(XIII)- General Manager	1	0	0	0	0	0	1
(XII)- Manager	1	6	0	0	0	0	7
(XI)- Deputy Manager	3	9	0	0	0	0	12
(X) - Assistant Manager	1	15	0	0	0	0	16
(IX)- Junior Executive	0	18	0	0	0	0	18
(I-VIII)- Staff	2	12	2	0	1	0	17
Grand Total:	9	63	2	0	1	0	75

ANNEX-II(B)

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION

LIST OF CONTRACT AFLOAT EMPMLOYEES APPOINTED DURING THE LAST FIVE YEARS (2004 TO 2008)

PNSC Grades / Ranks*	DOMICILE						
	PUNJAB	SINDH	NWFP	BALUCHISTAN	AJK	FATA	TOTAL
Master	3	6	2	0	0	0	11
Chief Officer	7	8	0	0	0	0	15
2nd Officer	5	2	2	0	0	0	9
3rd Officer	13	2	2	2	0	0	19
Deck Cadet	24	11	8	2	2	0	47
Chief Engineer	2	11	0	0	0	1	14
2nd Engineer	4	9	0	0	0	0	13
3rd Engineer	3	7	1	0	0	0	11
4th Engineer	16	9	4	0	0	0	29
5th Engineer	13	4	3	0	0	0	20
Electrical Engineer	1	14	1	0	0	0	16
Training Engineer	4	3	0	0	0	0	7
Welder	0	10	0	0	0	0	10
Diesel Mechanic	0	8	0	0	0	0	8
Fitter	0	5	0	0	0	0	5
Grand Total:	95	109	23	4	2	1	234

*These PNSC ranks has no Grades.

ANNEX-III

PORT QASIM AUTHORITY

GRADE AND PROVINCE WISE APPOINTMENTS MADE DURING THE LAST FIVE YEARS (FROM 01-07-2002 TO 30-06-2007)

BPS	No. of Appointments	Sindh (U)	Sindh (R)	Punjab	NWFP	AJK	Baluchistan
BS-20	1		1				
BS-19	18	8	5	4			1
BS-18	6	3	2		1		
BS-17	10	9	1				
BS-15	16	6	7	3			
BS-14	6	5	1				
BS-13	5	3	1	1			
BS-12	21	9	4	8			
BS-10	2	1				1	
BS-09	9	5	1	1	2		
BS-07	5	5					
BS-06	11	1	7	2	1		
BS-05	35	26	6	1	2		
BS-04	10	8	2				
BS-03	44	7	5	22	9	1	
Total	**199**	**96**	**43**	**42**	**15**	**2**	**1**

45. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 17-04-2008 at 9.50 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names of Women Universities in the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more Universities for women, if so, the details thereof?

Minister for Education: (a) At present, there are six women universities/institutions in the country (5 in public sector and 1 in private sector). Detail is as under:—

Public Sector

1. Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi.
2. Kinnaird College for Women, Lahore.
3. Lahore College for Women University, Lahore.
4. Frontier Women University, Peshawar.
5. Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta.

Private sector

6. Jinnah University for Women, Karachi.

(b) At present, there is a proposal for the establishment of a Women University in Multan. The PC-I for this project is currently under preparation.

46. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 19-04-2008 at 10.40 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names and location of Government Engineering Universities in the country:

(b) the number of Ph.D. professors in those Universities : and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more engineering universities in the country, if so, its details?

Minister for Education: (a) and (b) At present, there are following eight (8) Government Engineering Universities/Degree Awarding Institutions (DAI) in the country. The names, location and number of Ph.D. faculty in these universities are as under:—

Name of University/Institution	No. of Ph.D. Faculty
University of Engg & Technology (UET), G.T. Road, Lahore.	107
University of Engg & Technology (UET), Taxila.	19
Mehran University of Engg & Technology, (MUET), Jamshoro.	41
NED University of Engg & Technology (NEDUET), Karachi-75270	38
Quaid-e-Azam University of Engg Science & Technology (QUEST), Nawabshah.	11
Dawood College of Engg & Technology, M.A. Jinnah Road, Karachi (DAI)	09
NWFP University of Engg & Technology, Peshawar.	32
Balochistan University of Engg & Technology (BUET), Khuzdar	02
Total	**259**

(c) The Government of Pakistan has decided to establish nine (9) new Universities of Engineering, Science & Technology of Pakistan (UESTPs) in collaboration with technologically advanced countries. To date four (4) Projects for establishment of UESTPs in collaboration with Austria, Germany, Italy & China have been approved by the Government of Pakistan. Negotiations with other prospective partners are in progress.

47. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 22-04-2008 at 12:25:00)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the number of persons given financial assistance from Pakistan Bait-ul-Mall under Food Support Programme during the financial years 2005-06 and 2006-07 indicating also the amount paid: and

(b) the procedure adopted for the provision of said assistance?

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: The province-wise detail of amount disbursed during financial year 2005-06 and 2006-07 alongwith number of beneficiaries are as under:—

Serial	PROVINCE	FY-2005-06		FY-2006-07	
		No. of Bene.	No. of Rs.(M)	No. of	Rs.(M)
1	PUNJAB	563.370	1690.211	597.516	1792.547
2	SINDH	173.594	520.783	252.998	758.994
3	NWFP+FATA	191.117	573.350	248.561	745.684
4	BALOCHISTAN	41.212	123.636	42.720	128.161
5	ISLAMABAD	57.830	173.489	40.024	120.072
	Grand Total:—	1.027.123	3081.469	1.181.819	3545.458

(b) Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) administers Food Support Programme (FSP) in collaboration with Pakistan Post Office and Provincial Governments. Food Support Steering Committees have been constituted at Federal, Provincial/Regional and District levels for implementation and monitoring of programme. Beneficiaries are verified through a task force constituted by DCOs/DCs and are approved by the District Food Support Steering Committees. District Food Support Steering Committee (DFSSC) is responsible for the implementation and smooth functioning of the programme with regard to the respective District

48. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 05-05-2008 at 17.50 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state the charges levied by various Ports (Karachi, Port Qasim, Gwader) in respect of services rendered by these ports including parking, disembarking, storage, delivery etc indicating also the comparative figures for India, Bangladesh, Sri lanka and Dubai?

Mr. Qamar Zaman Kaira: The details is given at Annex-A.

Annex-A

COMPARATIVE PORT CHARGES

Assumptions: GRT- 35000, Stay One Day, 1000 Containers US $

#	Description		KPT	PQA	JNP (INDIA)	Dubai	S.Lanka	S.Pore
1	Port Dues		11900	11200	5355	1521	2800	2975
2	Berth Fee		2800	2800	4442	225	1995	
3	Pilotage		10500	9100	13230	314	1593	
4	Tug Charges		1940	1940	Pilotage + tug charges	735	804	
5	Launch Attendance		50	50		95		
6	Total Wet Charges		27190	25090	23027	2890	7192	2975
7	Payable to Ports/TEU	20'	27	25	23	3	07	3
		40'	54	50	46	6	14	6
8	Terminal Operator Charges	20'	75	65	70	123	113	113
		40'	85	75	112	181	181	168
9	Wharfage	20'	17	17	14		8	
		40'	34	34	28		16	
10	Dock Labour	20'	17		15		4	
		40'	33		25		8	
11	Document Fee	20'	27	27	20	48	20	50
		40'	27	27	20	48	20	50
12	Total Port Call Charges per Container (TEU)	20	163	134	142	174	152	167
		40	233	186	231	235	239	224

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June, 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec. 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter	Remarks
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
26	To facilitate the 27 existing FG Secondary / Higher Secondary Schools by adding new classrooms, Halls, Sc. Labs, Admn. Block and educational facilities in Rural / Urban Area of Islamabad. (App)	140.000	114.101	35.897	0.000	35.897	15.975	0.000	15.975	9.922	0.000	9.922	17.460	0.000	17.460	10.000	0.000	0.000	
27	Promotion of Children Literature (Phase IV) All over Pakistan (App)	4.763	2.013	0.940	0.000	0.940	0.160	0.000	0.160	0.355	0.000	0.355	0.515	0.000	0.515	0.000	0.000	0.425	
28	Establishment of Capt. Karnal Sher Khan Shaheed (NH) Cadet College, Swabi, NWFP (App).	597.340	111.206	50.000	0.000	50.000	0.000	0.000	0.000	50.000	0.000	50.000	50.000	0.000	50.000	0.000	0.000	0.000	
29	Establishment of Cadet College, Choa Saiden Shah, Distt. Chakwal (App)	190.000	85.976	50.000	0.000	50.000	31.387	0.000	31.387	11.380	0.000	11.380	21.331	0.000	21.331	0.000	0.000	7.233	
30	Establishment of Cadet College, Jaffarabad, Balochistan (App).	180.005	64.999	60.000	0.000	60.000	33.170	0.000	33.170	23.698	0.000	23.698	56.868	0.000	56.868	3.132	0.000	0.000	
31	Liabilities of 26 scholars studying abroad under Quaid-e-Azam Scholarships / Merit Scholarships scheme (App).	56.915	55.355	0.500	0.400	0.900	0.282	0.000	0.282	0.155	0.000	0.155	0.437	0.000	0.437	0.263	0.000	-0.200	
32	Award of 75 scholarships to Bangladeshi Students in the field of Medicine, Engineering and Information Technology under President Directive.(App).	77.000	18.848	12.160	0.000	12.160	6.080	0.000	6.050	3.040	0.000	3.040	8.562	0.000	8.562	0.000	0.000	3.040	
33	Award of scholarships to the students from other countries. (App)	103.000	2.700	5.000	0.000	5.000	2.500	0.000	2.500	1.250	0.000	1.250	3.750	0.000	3.750	0.000	0.000	1.250	
34	Award of 100 scholarships to Indian Occupied Kashmir under Prime Minister's Directive (App)	150.000	15.096	11.536	0.000	11.536	5.768	0.000	5.768	2.884	0.000	2.884	8.652	0.000	8.652	0.000	0.000	2.884	
35	Debt Swap-II for Education in NWFP (App)	928.568	435.637	250.000	0.000	250.000	250.000	0.000	250.000	0.000	0.000	0.000	112.500	0.000	112.500	0.000	0.000	0.000	
36	Establishment of Cadet College, Mainwali (App)	190.000	1.678	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000	
37	Madrassah Reforms Project (Teaching of Formal Subjects in Deeni Madaris) all Pakistan (App)	5759.395	232.522	500.000	0.000	500.000	48.748	0.000	48.748	0.000	0.000	0.000	48.748	0.000	48.748	281.299	0.000	169.953	
38	Adult Literacy (ESR) (App)	2075.000	435.172	50.000	0.000	50.000	25.000	0.000	25.000	0.000	0.000	0.000	1.350	0.000	1.350	18.826	0.000	6.174	

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June, 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec. 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter	Remarks
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
39	Revamping of Science Education (ESR) (App)	2500.000	430.465	100.000	0.000	100.000	50.000	0.000	50.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	5.000	17.152	0.000	12.848	
40	Education for All (ESR) including Programme of missing fasilities (App).	7663.200	1857.766	1000.000	0.000	1000.000	500.000	0.000	500.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	500.000	0.000	0.000	
41	Pilot project for Introduction of Education for All in an inclusive setting in Pakistan (Norwegian Govt) (App).	39.955	0.000	0.000	3.200	3.200	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	
42	Up-gradation and Strengthening of 05 existing Primary Schools to Middle level in rural area of ICT (App).	39.286	18.000	21.286	0.000	21.286	12.907	0.000	12.907	6.379	0.000	6.379	18.004	0.000	18.004	0.000	0.000	2.000	
43	NBF Braille Complex (Karachi) (App).	39.839	19.008	20.831	0.000	20.831	9.473	0.000	9.473	4.649	0.000	4.649	14.122	0.000	14.122	0.000	0.000	6.709	
44	Production of Science Encyclopedia in Urdu (App).	21.167	0.000	11.706	0.000	11.706	11.706	0.000	11.706	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	No responded
45	Grant of Sustainbility of Community Schools established by NEF, ICT, TATA, FANA, AJK, Punjab & NWFP (App).	121.691	31.315	45.188	0.000	45.188	31.882	0.000	31.882	0.000	0.000	0.000	12.400	0.000	12.400	0.000	0.000	13.306	
46	Promotion of Science Education through Public Private partnership with Intel Corporation by organizing Science Olympiads in collaboration with Intel Pakistan Corporation (App)	9.930	0.000	1.330	0.000	1.330	0.000	0.000	0.000	1.330	0.000	1.330	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	No responded
47	Punjab School Libraries Project (German Debt Swap - I) (App)	1248.002	26.413	566.226	0.000	566.226	0.000	0.000	0.000	250.000	0.000	250.000	26.413	0.000	26.413	316.226	0.000	0.000	
48	Construction of Govt. Girls Inter College at Kahlu, Balochistan (App).	100.000	5.000	45.000	0.000	45.000	45.000	0.000	45.000	0.000	0.000	0.000	45.000	0.000	45.000	0.000	26.978	26.978	
49	Strengthening of Monitoring and Evaluation Cell, Ministry of Education (App).	33.793	0.000	20.521	0.000	20.521	13.009	0.000	13.009	1.923	0.000	1.923	11.835	0.000	11.835	4.000	0.000	1.589	
50	Establishment & Operation of Basic Education Community schools in the country. All Pakistan including AJK FATA and FANA. (App).	7000.000	705.275	1100.000	0.000	1100.000	895.176	0.000	895.176	204.824	0.000	204.824	1099.350	0.000	1099.350	0.000	0.000	0.000	
51	Up-gradation of Knowledge Resources of the Department of Libraries Islamabad (App).	39.970	7.030	16.635	0.000	16.635	12.730	0.000	12.730	2.695	0.000	2.695	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	1.210	No responded

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June, 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter	Remarks
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
52	Development of National Museum of Science & Technology Lahore Phase-IV (App)	38.925	14.919	24.925	0.000	24.925	6.230	0.000	6.230	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	18.695	Not responded
53	Establishment of Cadet College Noshki, Baluchistan (App).	200.000	1.000	62.802	0.000	62.802	39.674	0.000	39.674	0.000	0.000	0.000	18.152	0.000	18.152	12.663	0.000	10.466	
54	Establishment of Boys Degree College at Tando Bagho, Distt. Badin, Sindh (App)	49.098	12.275	15.975	0.000	15.975	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	15.975	0.000	0.000	
55	Capacity building of teachers training institutions of MOE and training of elementary schools teachers in ICT FATA, FANA and AJK (App).	669.556	0.000	100.000	0.000	100.000	51.050	0.000	51.050	23.550	0.000	23.550	55.621	0.000	55.621	3.100	0.000	22.300	
56	Capacity building of teachers training institutions and training of elementary schools teachers in Punjab (App)	3137.752	604.000	75.000	0.000	75.000	75.000	0.000	75.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	Remaining 75% funds surrendered in favour of EAD
57	Capacity building of teachers training institutions and training of elementary schools teachers in Sindh (App)	1261.773	252.000	50.000	0.000	50.000	50.000	0.000	50.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	Remaining 75% funds surrendered in favour of EAD
58	Capacity building of teachers training institutions and training of elementary schools teachers in NWFP (App).	1035.319	207.000	30.000	0.000	30.000	30.000	0.000	30.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	Remaining 75% funds surrendered in favour of EAD
59	Capacity building of teachers training institutions and training of elementary schools teachers in Balochistan (App)	585.407	117.000	20.000	0.000	20.000	20.000	0.000	20.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	Remaining 75% funds surrendered in favour of EAD
60	Establishment of FG Model School for Girls in the PM's Staff Colony, G-5/ Diplomatic enclave, Islamabad (App)	32.412	3.000	1.000	0.000	1.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	1.000	
61	Establishment of FG Model School for Boys in the PM's Staff Colony, G-5/ Diplomatic enclave, Islamabad (App)	30.982	5.000	1.000	0.000	1.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	1.000	
62	Establishment of Cadet College Kohlu, Baluchistan (App)	218.754	12.730	50.000	0.000	50.000	33.912	0.000	33.912	16.088	0.000	16.088	9.182	0.000	9.182	0.000	0.000	0.000	
63	Establishment of Cadet College Chilas (Directive) (App)	410.000	0.000	40.000	0.000	40.000	3.848	0.000	3.848	0.000	0.000	0.000	3.648	0.000	3.848	0.000	22.442	58.594	
64	Establishment of Govt. Polytechnic Institute for Boys at Khanozai, Distt Pishin, Baluchistan (App)	139.905	34.900	40.000	0.000	40.000	13.440	0.000	13.440	8.220	0.000	8.220	13.280	0.000	13.280	0.000	0.000	18.340	

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr. #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June, 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec. 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter	Remarks
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
65	Establishment of Govt. Polytechnic Institute for Boys at Muslim Bagh, Distt. Qilla Saifullah, Baluchistan (App)	119.902	20.000	30.000	0.000	30.000	9.640	0.000	9.640	10.180	0.000	10.180	9.400	0.000	9.480	0.000	25.000	35.180	
66	Establishment of Polytechnic Institute for Boys at Gilgit NA (App)	200.000	0.000	30.000	0.000	30.000	15.500	0.000	15.500	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	14.500	0.000	0.000	
67	Construction / Renovation and repair of Building of Curriculum Wing and Hostel. (App)	30.466	12.701	15.701	0.000	15.701	0.000	0.000	0.000	5.094	0.000	5.094	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	10.607	No response
68	Merit Scholarships to the Minority Students (App)	17.740	0.000	2.900	0.000	2.900	1.450	0.000	1.450	0.725	0.000	0.725	1.180	0.000	1.180	0.000	0.000	0.725	
69	Readers Club scheme by NBF (Phase-V). (App)	39.953	0.000	20.410	0.000	20.410	8.180	0.000	8.180	4.790	0.000	4.790	12.970	0.000	12.970	0.000	0.000	7.440	
70	Authors Resources Centre at NBF Lahore and Quetta (Punjab and Baluchistan) (App)	39.939	0.000	9.314	0.000	9.314	3.500	0.000	3.500	3.500	0.000	3.500	7.000	0.000	7.000	0.000	0.000	2.314	
71	Expansion & Up-gradation of FG Fatima Jinnah Degree College for Women at Model Town Humak (PM's Directive) (App)	119.038	0.000	9.310	0.000	9.310	0.000	0.000	0.000	1.981	0.000	1.981	1.981	0.000	1.981	0.000	0.000	7.329	
72	Financial Management for Good Governance (FMGG) (App)	31.197	0.000	10.123	0.000	10.123	5.064	0.000	5.064	2.529	0.000	2.529	7.594	0.000	7.594	0.000	0.000	2.530	
73	Up-gradation and strengthening of 04 Girls Middle Schools to Secondary level in rural area of ICT, Islamabad (App)	37.688	24.278	13.410	0.000	13.410	13.410	0.000	13.410	0.000	0.000	0.000	13.410	0.000	13.410	0.000	0.000	0.000	
74	Provision of transport facilities (Buses) for newly established Islamabad Model Colleges in ICT, Islamabad. (App)	38.252	0.000	38.252	0.000	38.252	38.252	0.000	38.252	0.000	0.000	0.000	14.625	0.000	14.625	0.000	0.000	0.000	
75	Introduction of M. Com Classes at FG College of Commerce, H-8/4, Islamabad (App).	29.980	0.000	17.000	0.000	17.000	11.190	0.000	11.190	4.646	0.000	4.646	14.376	0.000	14.376	0.000	0.000	1.162	
76	Provision of Admn. Block, 3 Sc. Labs, 7 C/Rooms & 1 library for Junior Section & repair of Boundary Wall at ICG, F-6/2, Islamabad. (App)	25.133	16.319	8.814	0.000	8.814	8.814	0.000	8.814	0.000	0.000	0.000	8.814	0.000	8.814	0.000	0.000	0.000	

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec. 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter	Remarks
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
77	Repair & Maintenance Old Campus FG College for Women, F-7/2, Islamabad. (App).	11.100	9.000	2.100	0.000	2.100	2.100	0.000	2.100	0.000	0.000	0.000	2.100	0.000	2.100	0.000	0.000	0.000	
78	Construction of Auditorium at Pakistan Academy of Letters. Islamabad (App)	32.021	0.000	16.000	0.000	16.000	0.000	0.000	0.000	10.825	0.000	10.825	0.957	0.000	0.957	5.175	0.000	0.000	
79	Strengthening of IMCB F-8/4, by providing 10 classrooms, 1 staff room, 1 science lab & 1 library. (App)	33.104	0.000	30.000	0.000	30.000	8.717	0.000	8.717	10.293	0.000	10.293	19.010	0.000	19.010	0.000	0.000	10.990	
80	Provision of 119 computer labs in Educationalal Institutions in Islamabad. (App)	199.191	0.000	92.000	0.000	92.000	47.060	0.000	47.060	35.952	0.000	35.952	80.000	0.000	80.000	0.000	0.000	8.988	
81	Training Program for Science and Tech. Teachers (NISTE) 2007-08 (App)	39.990	27.900	20.000	0.000	20.000	19.582	0.000	19.582	0.000	0.000	0.000	19.582	0.000	19.582	0.000	19.999	20.417	
82	Strengthening of IMCG, F-7/4 Islamabad (App)	79.174	0.000	20.000	0.000	20.000	9.998	0.000	9.998	8.002	0.000	8.002	16.273	0.000	16.273	0.000	0.000	2.000	
83	Educational Leadership & Institutional Management project (App)	34.300	0.000	12.000	0.000	12.000	8.161	0.000	8.161	3.839	0.000	3.839	12.000	0.000	12.000	0.000	0.000	0.000	
84	Strengthening of FG College for Men, H-9, Islamabad. (App)	25.750	0.000	16.300	0.000	16.300	8.149	0.000	8.149	6.520	0.000	6.520	14.669	0.000	14.669	0.000	0.000	1.631	
85	Provision of 02 Buses and 01 Coaster to Fatima Jinnah Degree College for Women Model Town Humak, Islamabad (PM's Directive) (App)	10.690	0.000	10.690	0.000	10.690	10.690	0.000	10.690	0.000	0.000	0.000	7.185	0.000	7.185	0.000	0.000	0.000	
86	Establishment of Boys Degree College at Sihala, Islamabad Rural Area (App)	104.535	0.000	20.000	0.000	20.000	0.000	0.000	0.000	1.220	0.000	1.220	1.220	0.000	1.220	0.000	0.000	18.780	
87	Establishmant of FG College of Home Economics and Management Sciences at F-11, Islamabad (App)	15.334	4.981	0.100	0.000	0.100	0.000	0.000	0.000	0.100	0.000	0.100	0.100	0.000	0.100	0.000	10.253	10.253	
88	Financial Assistance to Cadet College Hasan Abdal (President's Directive) (Un-approved)	0.000	0.000	65.000	0.000	85.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	85.000	0.000	0.000	
89	Construction of Multipurpose Hall Classrooms and Labs for Inter - Classes in Kasur Public School, Kasur (President's Directive) (Un-approved)	29.680	0.000	35.000	0.000	35.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	35.000	0.000	0.000	

PROJECT-WISE POSITION OF PSDP 2007-08 (JULY 2007 - March 2008).

(Rs.in million)

Sr #	Name of the project / Approval Status	Total Cost	Total Expenditure by June 07	Allocation for 2007-2008			Releases during July - Dec. 2007			Releases during 3rd Quarter			Utilization during July 2007 - March 2008			Expected Savings during 2007-08	Additional Demand if any during 2007-08	Amount of releases required for 4th Quarter
				Rupee	Foreign Loan	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Releases	F. Loan Releases	Total	Rupee Utilization	F. Loan Utilization	Total			
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19
90	Establishment of Cadet College Charsadda, NWFP (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
91	Establishment of Cadet College Fort Munro, Sindh (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
92	Establishment of Cadet College Dhadur (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
93	Establishment of Cadet College Gawadar Balochistan (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
94	Establishment of Cadet College Chitral (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
95	Establishment of Cadet College Bolan (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
96	Establishment of Cadet College Laki Marwat (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
97	Establishment of Cadet College Swat NWFP (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
98	Establishment of Cadet College Ziarat (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
99	Establishment of Cadet College Pishin (Un-approved)	200.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
100	Establishment of Public School, Samundary, Faisalabad (Un approved)	39.719	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
101	Establishment of Degree College Sohawa, Punjab (Un-approved)	25.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
102	Establishment of Govt. Polytechnic Institute at Bat Khela (Un-approved)	50.000	0.000	5.000	0.000	5.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	5.000	0.000	0.000
103	National School Nutrition Program (Un-approved)	100.000	0.000	100.000	0.000	100.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	100.000	0.000	0.000
104	Prim Minister's Merit scholarships for Tribal Areas (Phase-III) Revised (Un-approved)	30.000	0.000	2.000	0.000	2.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	2.000	0.000	0.000
	Total	43753.878	7041.095	5788.401	195.382	5983.783	2810.543	55.508	2866.051	858.904	16.627	875.531	2227.979	72.135	2300.114	1598.841	177.821	674.110

50. *Dr. Abdul Malik: (Notice received on 08-05-2008 at 09.30 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the Government to promote eligible female teachers from B-14 to B-16 in the Federal Government Schools?

Minister for Education: 45-eligible Female Teachers of BPS-14 of Federal Government Schools of Islamabad Capital Territory have been promoted to BPS-16 in the Departmental Promotion Committee Meeting held on 31-05-2008. The list of the promotees is placed at Annexure- "A". There are no further vacant positions in BS-16.

Annexure-A

LIST OF 45 TUGTs (B-14) RECOMMENDED FOR PROMOTION TO (B-16) ON 31.05.2008

S.#	SEN.#	NAME	QUALIFICATION	DATE OF BIRTH	REMARKS
1	40	SHAHIDA SHAHID	B.A. B.ED.	21/10/58	
2	64	RAHAT ZAREEN	B.A. B.ED.	04.01.60	
3	67	PARVEEN AKHTAR	B.A. B.ED.	01.01.57	
4	78	SAJIDA BATOOL	B.A. B.ED.	21.05.65	
5	83	KAUSAR SHAHEEN	M.A. B.ED.	01.06.67	
6	94	SHAHNAZ AKHTAR	B.A., B.ED	04.11.64	
7	97	RAFIA MINHAS	B.A. B.ED.	15.09.59	
8	109	HAMEEDA BEGUM	B.A. B.ED.	01.10.55	
9	120	MUSSARAT PARVEEN	M.A. B.ED.	15.08.66	
10	122	SAJIDA SHAHEEN	B.A. B.ED.	31.08.59	
11	126	ABIDA BIBI	B.A.B.ED	15.10.63	
12	127	NIGHAT YASMEEN	B.A.B.ED	25.12.65	
13	149	TASNEEM KAUSAR	B.A. B.ED.	06.10.64	
14	151	JARIA SALEEM	B.A., B.ED	04.10.62	
15	156	ABIDA BHATTI	M.A, B.ED	14.02.67	
16	159	FARZANA KAUSAR	B.A. B.ED.	09.08.68	
17	174	MUSSARAT SABREEN	B.A. B.ED.	10.08.61	
18	176	TAHIRA MEHDI	B.A. B.ED.	17.11.66	
19	177	NAJMA ASHRAF	M.A, B.ED	03.01.67	
20	182	NASREEN AKHTAR	B.A. B.ED.	10.10.67	
21	188	ASGHARI KHANUM	M.A. B.ED.	21.04.68	
22	189	NOUREEN GUL	B.A. B.ED.	09.09.68	
23	196	RUBINA SARFRAZ	M.A. M.ED.	05.12.62	
24	197	RUKHSANA RAFIQUE	B.A. B.ED.	10.08.68	
25	198	RUKHSANA NAHEED	M.A, M.ED	01.03.69	
26	200	YASMEEN AKHTAR	B.A. B.ED	09.05.60	
27	201	BILQUEES KHALID	M.A. B.ED.	09.04.63	
28	202	SHAMSHAD BEGUM	M.A. B.ED.	03.01.64	

29	203	HUMAIRA ABID	B.A. B.ED.	01.08.66	
30	204	MISBAH SHABBIR	M.A. B.ED.	10.04.67	
31	207	SAMINA ZAFAR	B.A. B.ED.	01.01.70	
32	208	REHANA SHAHIDA	B.A. B.ED.	30.12.62	
33	210	RASHIDA PARVEEN	B.A. M.ED.	19.07.65	
34	211	SAGHIRA ANJUM	B.A. B.ED.	30.05.70	
35	212	KOKAB AHMED	M.A. M.ED.	15.02.60	
36	213	TALLAT PARVEEN	M.A. B.ED.	12.01.63	
37	214	ANJUM NAVEED	M.A, B.ED	07.11.63	
38	217	SAMNA BANARAS	B.A. B.ED.	07.09.69	
39	218	SAADIA HASHMI	B.A. B.ED.	04.12.69	
40	219	IQBAL BEGUM	B.A. B,ED	23.06.70	
41	220	MEHMOODA SALEEM	B.SC. B.ED.	25.12.60	
42	221	TABASSUM AFZAL	B.A. B.ED.	27.01.65	
43	223	IFFAT PARVEEN (GILANI)	M.A. M.ED.	20.04.69	
44	224	SHABANA ZAHOOR	M.A. M.ED.	22.12.69	
45	226	NAHEED BUKHARI	B.A. B.ED.	01.05.65	

51. ***Moulana Gul Naseeb Khan:** (Notice received on 14-05-2008 at 13.46 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that OPF School, Chakdara, has been closed down, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to re-open the said school, if so, when?

Syed Khursheed Ahmed Shah: (a) OPF Public School, Chakdara District Dir was established in 1990 in the Additional Deputy Commissioner House provided by the then District Administration free of rent. On the directive of Governor, NWFP the school premises were got vacated on 25-11-2002 forcefully form OPF by the district Management to shift the offices of the Board of Intermediate and Secondary/ Education, Swat. The school was finally closed and all the staff was laid off accordingly *w.e.f.* 14-06-2004.

(b) The issue was taken up in the 90th meeting of the OPF Board of Governors held on 13-05-2004 in which it was resolved to close down the school permanently. There was a proposal to restart the school subject to provision of the same building. But the building has not been provided by the District government to restart the school.

52. ***Mr. S. M. Zafar:** (Notice received on 14-05-2008 at 13.50 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state the steps taken by the Government to conserve natural resources of water from the climate changes?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi: Ministry of Environment has taken following action for conservation of water resource:—

i. Launched a watershed management project for environmental rehabilitation and watershed management in Terbela reservoir.

ii. Lauched a Pakistan Wetlands Programme to conserve and protect Watlands of Pakistan .

iii. A National Wetlands Policy including a strategy for the conservation of Watlands at the Federal, Provincial, Territorial and Community level has been developed.

iv. The upland mountain eco-system is very fragile particularly in the active monsoon zone. The situation is further aggrevated by faulty agriculture practices not following terrace farming method. The capacity building of the local communities is being developed to address these issues.

v. The Ministry of Environment has launched a Sustainable Land Management Project to mitigate Climate Change impact on natural resources.

53. ***Mr. S. M. Zafar:** (Notice received on 14-05-2008 at 13:50 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state the scientific research taking place to meet the challenges of climate change on country's water resources?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi: The research institutions working on Climate Change are not under the administrative control of the Ministry of Environment.

Global Change Impact Studies Centre (GCISC) is mandated to monitor, *inter-alia*, development related to climate change and carryout research addressing assessment of past climate change and future projections of climate change; temporal changes in physical dimensions and volume of the main glaciers and assessment of climate change impacts on water flow in main rivers of Pakistan. The GCISC has carried-out research in the following fields:—

- Assessing potential impacts of anthropogenic and CC-driven land cover changes on future water balance.

- Real-time Hydrological forecasting by integrating DHSVM with MM5.

- Development integration with regional and meso-scale climate models for the assessment of future water resources.

- Development of spatial extrapolation techniques for radiation, temperature and precipitation over Himalayas.

- Development and Management of Basin databases for the Indus River System for the application of DHSVM.

54. ***Mr. S. M. Zafar:** (Notice received on 14-05-2008 at 13.50 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state the programs for coordinated action with other departments to improve environment with reference to depleting water resources?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi: The Ministry of Environment has taken following two main steps to improve environment with reference to depleting water resources in collaboration with other departments:—

i. Establishment of a Task Force (TF).

In pursuance of Prime Minister directives the Ministry of Environment has constituted a Task Force in January, 2008 on "Pakistan's Waters at Risk" for Implementation of Regulatory Framework consisting of 23 members from various Ministries, departments, NGOs and international organization. Further two sub-committees; on "**Institutional Aspects**" and "**Regulatory Aspects**" have also been constituted to check out viable implementable and actionable measures to implement NEP with particular reference to depleting water resources.

ii. Feasibility study of River Ravi and Swat.

The feasibility study of River Ravi and Swat is in process with Ministry of Environment.

55. ***Mr. Zafar Iqbal Chaudhary:** (Notice received on 14-05-2008 at 13:56:p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Government of Pakistan has provided funds fix- the establishment of nine universities of International standard in Pakistan, if so, its details?

Minister for Education: Government of Pakistan has so far approved and provided funds for the establishment of six (6) Universities of Engineering, Scinece and Technology of Pakistan (UESTP) in collaboration with technologically advanced countries.

Status of funds provided by the Government of Pakistan for these UESTPs is as under:

(Rs. In Million)

Sr.No.	Name of the University	Funds Released FY 2006-07	Funds Released FY 2007-08
1.	UESTP in collaboration with Austria at DHA Lahore	20.00	195.21
2.	UESTP in collaboration with Germany at Muridke	0.00	216.05
3.	UESTP in collaboration with China at Islamabad	0.00	50.00
4.	UESTP in collaboration with Italy at Karachi	0.00	22.60
5.	UESTP in collaboration with France at Karachi	42.31	172.014
6.	UESTP in collaboration with Sweden at Sambrial	150.00	0.00
	Total	**212.31**	**655.874**

56. ***Mr. Muhammad Azam Khan Swati:** (Notice received on 14-05-2008 at 14.00 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to expand and dualize N-35, Hassanabdal-Mansehra section, if so, when;

(b) whether it is a fact that budget allocations were made for this project in PSDP 2003-04, 2004-05, 2005-06, 2006-07 and 2007-08, if so, its details; and

(c) the reasons for not initiating the work on this project so far?

Minister for Communications: (a) Dualization of Hasanabdal-Mansehra Road is not under consideration due to land acquisition/social resettlement issues. Instead, construction of Hasanabdal-Mansehra Expressway (E-35) is being undertaken on a new alignment for implementation during 2009—13

(b) Budget allocations during 2003—08 were as follows:

F/Year	Rs. In million
2003-04	Nil
2004-05	5.0
2005-06	10.0
2006-07	Nil
2007-08	1.0

(c) The project was not approved

57. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 14-05-2008 at 14:15 p.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state the steps taken by the Government to create awareness amongst the women residing in the rural areas of the country regarding the laws pertaining to their rights and welfare and regarding the projects launched in the country for the welfare of women?

Ms. Sherry Rehman: The information is required to be gathered therefore the reply will be placed before the floor on the next rota day of this Ministry.

58. ***Mst. Afia Zia:** (Notice received on 14-05-2008 at 14.31 p.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state the details of on-going projects for the welfare of women in the country?

Ms. Sherry Rehman: Ministry of Women Development has funded 23 on-going projects, at a total cost of Rs. 995.478 million, for the welfare and empowerment of women in social, econimic, legal and political spheres.

2. Detals regarding name and cost of these projects are given at Annex.

Annex-A

Rs. In million

S N	Project Name	Total Cost	Revised Allocation PSDP 2007-08
1	Gender Reform Action Plan(GRAP) (2005-08)	418.560	33.112
2	National Fund for Advancement of Rural Women: Jafakash Aurat (2004-08)	84.018	7.761
i)	Supporting Skills and Micro Enterprises Dev. Among Gawadar Women(Khushali Bank	26.785	2.985
ii)	Patti Development Project Chitral(AKRSP)	32.733	4.776
iii)	Economic Empowerment of Rural Women(FWBL)	24.500	0.000
3	Family Protection and Rehabilitation Centre for Women Islamabad (2004-09)	23.262	5.736
4	Establishment of Women Centres (Lahore, Karachi, Peshawar, Mianwali, Quetta, Kohat, Vehari, Sahiwal & Rawalpindi	98.365	12.090
5	Establishment of Women Centres Sialkot, Faisalabad, Multan, Bahawalpur, Mirwala, Hyderabad, Nawab Shah, Sibi, Abbotabad & Mirpur (AJK)	84.340	7.200
6	Establishment of Women Centre at Jacobabad, Khshab, D.G Khan, Khuzdar & Swat (Mangora) (2006-08)	37.524	2.430
7	CEDAW follow-up and Implementation(2004-08)	34.760	3.800
8	Community Compaign to Prevent Violance against Women Including Media (2005-08)	38.000	4.134
9	Planning and Monitoring Cell (Revised 2004-08)	9.171	2.745
10	Establishment of Women Welfare Centre in Orakzai Agency, FATA (2004-09)	11.375	1.259
11	Pilot project for District Resourse Centres for Women in Local Government (Rawalpindi, Lahore, Sargodha, Multan, Karachi, Sukkur, Quatta, Jaffarabad, Peshawar, Hangu, Mardan and Dir	25.262	0.751
12	IT Training for Elected Lady Representatives (revised 2003-08)	15.410	1.371
13	Construction of 10 Bashalani in Kalash Valley by Works and Servicers Deptt Chitral	19.619	5.183
14	Purchase of 31 seater Hino Bus for the student of Govt. Girls College, Chitral	4.000	4.000

15	Provision of Hino Bus for the Islamabad College for Girls F-6/2 Islamabad	3.450	3.450
16	Provision of Hino Bus for the students of Islamabad Model College for Girls, G-10/2, Islamabad	3.450	3.450
17	Provision of Transport for Girls/Women Colleges in less Developed Districts/Rural areas of the Provinces of Punjab(2) NWFP(2), Sindh(2), Balochistan (2), Federal Area(1) and FATA(1) by MoWD	38.500	38.500
18	Purchase of two buses for students of Fatima Jinnah Medical Collage Lahore	7.500	3.750
19	Multipurpose Women Welfare Complex including Working Women Hostal, Rawal Town, Islamabad by Business and Professional Women Organization Islamabad	8.487	4.487
20	Jafakash Aurat. Economic Empowerment of Rural Women in Tharparkar (TRDP)	26.250	3.240
21	Establishment of Computer Literacy Centres Jafarabad (Balochistan).	1.067	1.057
22	Poverty Allevation and Training of Women by Behbood Association of Pakistan Rawalpindi	2.588	0.843
23	Establishment of Mobile Dispensary by Social Welfare Council, Kot Qazi, Teh. Talagung Distt. Chakwal	0.520	0.520
	Total	995.478	150.879

59. ***Moulana Gul Naseeb Khan:** (Notice received on 15-05-2008 at 09.05 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that PC-I for Malakand Tunnel has been prepared, if so, the time by which work on it will be started?

Minister for Communications: PC-I for Malakand Tunnel has not yet been prepared. However, pre-feasibility study has been prepared. Detailed design and construction of the project will be undertaken after the availability of funds is lined up by the GoP. Indication of date for commencement of work at this premature stage is not feasible.

60. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 15-05-2008 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the date on which toll plaza on Dera Ismail Khan – Zhob road was established;

(b) the revenue collected from the said plaza upto May, 2008;

(c) whether it is a fact that most part of the said road is non-metaled and in dilapidated condition, if so, the steps taken for its repair?

Minister for Communications: (a) May 1, 2006.

(b) Rs. 16,584,640/=—

(c) Some portions of D.I. Khan-Zhob Section of National Highway (N-50) are metalled and some are un-metalled. Efforts are being made to improve the bad portions of the road.

Rehab of D.I. Khan-Mughalkot Section has been substantially completed, however, few damaged sections are being rectified by FWO.

Improvement and widening of Mughalkot-Zhob section is planned through ADB assistance during 2009-12.

61. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 15-05-2008 at 15.00 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government for protection of the forestry in the country; and

(b) the number of sapling planted since 2002 with location-wise break up?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi: (a) Government of Pakistan has enforced a ban on commercial harvesting since 1992 to protect the forests in the country. Management and protection of forests is the responsibility of provincial forest departments.

(b) Total number of saplings planted since 2002 is 572.299 million and the break-up is as follows:

(Plants in Million)

	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	AJK	N.A	Other	Total
Spring 2002	19.860	5.120	17.728	0.431	14.217	4.050	4.842	66.752
Mansoon 2002	12.700	5.202	9.182	0.072	5.401	4.932	2.216	39.705
Spring 2003	14.0	4.0	15.10	0.84	7.06	3.67	5.346	50.018
Mansoon 2003	9.449	7.206	12.166	0.140	6.582	-	2.855	38.398
Spring 2004	13	7.019	24.081	0.856	7.938	2.700	7.325	63.166

Mansoon 2004	8.22	5.142	6.279	-	3.724	-	1.731	25.096
Spring 2005	17.4	5.432	26.973	0.828	8.414	1.2	6.756	67.00
Mansoon 2005	10.05	6.5	8.5	0.424	4.17	-	1.01	30.654
Spring 2006	17.51	5.15	18.58	0.855	8.18	1.75	5.15	57.17
Mansoon 2006	13.10	08.24	07.16	0.44	05.93	0.47	-	35.34
Spring 2007	16.28	8.23	20.71	1.85	12.52	1.89	0.2	61.68
Mansoon 2007	13.31	7.54	9.196	0.395	6.885	-	-	37.32

Grand **Total 572.299**

62. ***Moulana Gul Naseeb Khan:** (Notice received on 16-05-2008 at 09:27 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that degree of Bachelor of Technology (B-Tech) is not recognized equivalent to B.Sc (Engg.) by the Pakistan Engineering Council, if so, its reasons?

Reply not received.

63. ***Mr. Muhammad Azam Khan Swati:** (Notice received on 17-05-2008 at 10.35 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the details of Food Support Programme of the Bait ul mall; and

(b) *the support of this programme given in Districts Mansehra and Oghi?*

Nawabzada Khawaja Muhammad Khan Hoti: (a) Food Support Program is a social safety net targeting poorest of the poor to provide relief due to increase in the wheat prices since August 2000. Pakistan Bait-ul-Mal administers Food Support Programme in collaboration with Pakistan Post Office and Provincial Governments and Rs. 2000/- per household were paid to 1.25 (million) households countrywide with annual budget of Rs.2.5 (billion). Due to efficacy and effectiveness of the programme, government has increased its ceiling twice in financial year 2003-04 from Rs.2000/- to Rs.2400/- with annual budget of Rs.3 (billion) and in financial year 2005-06 from Rs.2400/- to Rs.3000/- with annual budget of Rs.4.38 (billion) with increase in households from 1.25 (million) to 1.46 (million). At present, the annual budget of Food Support Programme is Rs.6 (billion) with coverage of 2 (million) households. Since inception of Food Support Programme, Rs. 22.007 (billion) has been disbursed in 12 installments. 13th installment of Food Support Programme (FSP) shall be disbursed in June, 2008.

Food Support Steering Committees have been constituted at Federal, Provincial/Regional and District levels for implementation and monitoring of programme. Beneficiaries are verified through a task force constituted by DCOs/ DCs and are approved by the District Food Support Steering Committes. District Food Support Steering committee is responsible for the implementation and smooth functioning of the programme with regard to the respective District

(b) The year-wise detail of amount disbursed under FSP In District Mansehra and Tehsil Oghi is as under:—

(i) **District Mansehra**

Year	No. of Installments	Quota	Amount disbursed (m)	Remarks
2000-03	6	13580	81.480	Bi-annual subsidy @ Rs. 1000/- Annually @ Rs. 2000/- per household
2004-05	4	14550	69.840	Bi-annual subsidy @ Rs. 1200/- Annually Rs.2400/- per household

2006-07	2	16872	101.232	Annual subsidy of Rs.3000/- per household
TOTAL	**12**		**252.552**	

ii) **Tehsil Oghi District Manshera**

Year	No. of Installments	Quota	Amount disbursed (m)	Remarks
2000-03	6	3598	21.588	Bi-annual subsidy @ Rs. 1000/- Annually Rs.2000/- per household
2004-05	4	3598	17.270	Bi-annual subsidy @ Rs. 1200/- Annually @ Rs. 2400/- per household
2006-07	2	5317	31.902	Annual subsidy of Rs. 3000/- per household
TOTAL	**12**		**70.760**	

64. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 17-05-2008 at 11.25 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) *the number of students (male and female) sent abroad for higher education during the last five years with province-wise break up; and*

(b) *the names, domicile and educational qualifications of those students alongwith the name of the country where they sent?*

Minister for Education: (a) The Required information is detailed below:—

i. Total number of students sent abroad for higher studies in last five years: **2,154**

ii. Number of Male Students: **2,044**

iii. Number of Female Students: **110**

Provincial breakup:	
Punjab	1,307
NWFP	389
Sindh	277
Balochistan	37
Federal Capital	107
AJK	27
FATA/FANA	10
Total:	**2,154**

(b) The name, domicile, educational qualifications and country where they were sent are detailed at Annex-I.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library)

65. ***Mst. Afia Zia:** (Notice received on 17-05-2008 at 11.25 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the date of construction of Khushal Gar bridge indicating also its validity; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to build a new bridge at the said location, if so, its details?

Minister for Communications: The existing rail-*cum*-road bridge over River Indus belongs to Pakistan Railways. The requisite information may be obtained from the Ministry of Railways.

(b) Yes, NHA has planned to construct a new 2-lane cable stayed bridge at a cost of Rs. 4.2 billion. Implementation period shall be 2012—15.

66. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 19-05-2008 at 12.15 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the amounts allocated for Education for All during the financial years 2001-02 to 2007-08, indicating also the amount spent during the said period?

Minister for Education: An amount of Rs. 3377.379 million was allocated/ released to the Provinces/Area under Education Sector Reforms Program during 2001-08, against which an amount of Rs. 2538.412 million has been reported as utilized.

67. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 20-05-2008 at 09.40 a.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state whether inquiry has been conducted into the fire incidents at Pakistan National Shipping Corporation Building at Karachi in 2006 and 2007, if so, its findings?

Mr. Qamar Zaman Kaira: There wasd no fire incident in 2006. The inquires were conducted into the fire incidents of 2007 at Pakistan National Shipping Corporation at Karachi.

The findings were that in both the cases fire orginated due to short-circuiting.

68. **Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-05-2008 at 13.30 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the budget allocations made for Madressah Reforms during the last five years with province-wise break up; and

(b) the amount released out of the said allocation?

Minister for Education: (a) The total budget allocations and releases made for Madrasa Reforms Project during the last five years are as follows:

(Rs in Million)

Financial Year	Budget Allocation	Province wise Allocation								
		Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	FATA	AJK	FANA	ICT	Federal unit
2003-04	270.000	125.251	51.779	42.316	23.293	11.054	10.245	2.966	2.696	0.400
2004-05	1449.550	672.432	277.980	227.173	124.951	59.345	54.996	15.916	14.467	2.290
2005-06	1000.000	463.890	191.770	156.720	86.200	40.940	37.940	10.980	9.980	1.580
2006-07	500.000	231.945	95.885	78.360	43.100	20.470	18.970	5.490	4.990	0.290
2007-08	500.000	231.945	95.885	78.360	43.100	20.470	18.970	5.490	4.990	0.790
TOTAL	3719.550	1725.463	713.299	582.929	320.644	152.279	141.121	40.842	37.123	5.850

b) (Rs in Million)

Financial Year	Total Amount Released	Province wise Releases								
		Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	FATA	AJK	FANA	ICT	Federal Unit
2003-04	270.000	125.251	51.779	42.316	23.293	11.054	10.245	2.966	2.696	0.400
2004-05	1449.550	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	16.000	1433.550
2005-06	178.563	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	6.464	0.000	0.000	172.099
2006-07	125.000	0.000	0.000	1.778	14.828	35.802	4.750	1.380	0.000	66.462
2007-08	97.496	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	0.000	97.496
TOTAL	2120.609	125.251	51.779	44.094	38.121	46.856	21.459	4.346	18.696	1770.007

69. ***Dr. Javaid Laghri:** (Notice received on 22-05-2008 at 10:35:a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of new engineering universities being established in the country with foreign assistance indicating also their location and foreign university partner: and

(b) the present stage of work on each of those universities?

Minister For Education: (a) Proposals for the establishment of 4 new Engineering Universities in collaboration with the technologically advanced countries

have been approved by the ECNEC on February 06, 2008. The Details of their location and foreign University partners are as under:

Sr. No.	Name	Location		Collaborating Foreign Universities
1.	Pakistan-Austria University (PAU)	DHA Phase VII, Lahore	i.	Technical University of Vienna
			ii.	The Graz University of Technology
			iii.	The University of Leoben
			iv.	The University of Natural Resources and Applied Life Sciences
			v.	The University of Linz
			vi.	The University of Innsbruck
2.	Pakistan-Germany University of Technology (PGUT)	Muridke (Near Lahore	i.	Technical University Berlin
			ii.	University of Bochum
			iii.	University of Bonn
			iv.	University of Applied Sciences Bonn-Rhein-Sieg
			V.	Brandenburg Technical University Cott bus
			vi.	Technical University Bergakademie Freiberg
			vii.	Hamburg University of Technology(TUHH)
			viii.	University at Karlsuhe(TH)
			ix.	University of Pederborn
3.	Pakistan-China University (PCU)	Islamabad	i.	Beijing University of Posts and Telecommunications
			ii.	Beihang University
			iii.	University of Sciences and Technology Beijing
			iv.	Beijing Jiaotong University
			v.	North China Elecric Power University
4.	Pakistan-Italy University (PIU)	Karachi	i.	Politecnico di Torino
			ii.	University of Pavia
			iii.	University of Milano
			iv.	University of Bologna
			v.	University of Bari
			vi.	University of Nipoli

It is envisaged to establish a total of nine (9) Universities of Engineering, Science and Technology of Pakistan (UESTP) in collaboration with technologically advanced countries.

(b) The present stage of work on these four Universities is as follow:

Sr. No.	Name of University	Present Stage of work
1.	Pakistan-Austria University (PAU)	* Land: DHA has allotted 130 Acres of land in DHA Phase VII, Lahore. * Preliminary surveys of the site have been done by the Consultant M/S ECIL. * Masters classes on temporary campus in the Old Lahore Air Port Bulding are planned to commence from fall 2008. The disciplines selected for these classes are: - Environmental Management and Engineering - Industrial Mathematics - Computer Technology * The old Lahore Airport Terminal has been transferred for period of 3 years to the HEC for the purpose of establishment of a temporary campus of the Pakistan-Austrian University. Renovation work of approximately 49,000 sq. ft. is currently underway to house the classrooms, laboratories, faculty offices, library, technology parks, etc.
2.	Pakistan-Germany University of Technology (PGUT)	* Land: Government of Punjab has mutated 400 Acres of land for the university in Muridke (Near Lahore).

* Masters class on temporary campus in the Old Lahore Air Port Building are planned to commence from fall 2008. The discipline selected for these classes are:

  - Hydraulic Engineering
  - Machine Intelligence
  - Development Management

* the old Lahore Airport Terminal has been transferred for period of 3 years to the HEC for the purpose of establishment of a temporary campus of the Pakistan-Germany University. Renovation work of approximately 25,000 sq. ft. is currently underway to house the classrooms, laboratories, faculty offices, library, technology parks, etc.

3.	Pakistan-China University (PCU)	* Land: CDA has acquired 215 Acres of land in Islamabad for the University. * Masters classes on temporary campus in Islamabad are planned to commence from fall 2008. The disciplines selected for these classes are: - Mobile Communication Technology - Network Engineering - Digital Content Technology - Software Engineering

* A temporary campus of Pakistan-China University will be housed at the COMSATS Institute of Information Technology Campus(top two floors only at H-8, Islamabad to be vacated for this purpose.

4.	Pakistan-Italy University (PIU)	* Government of Sindh has reserved 450 Acres of land for the University.
		* Master classes on temporary campus in Karachi are planned to commence from fall 2009 at the Pakistan marine Academy where necessary facilities have been renovated. Disciplines for Masters Class are under discussion.

70. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 22-05-2008 at 15:00:p.m)

Will the Minister for Education state:

(a) current policy regarding curricula; and

(b) whether it is a fact that Academic Session for August to April has been changed, if so, its reasons?

Minister for Education: (a)National Education Policy 1998-2010 currently under implementation stresses upon the development of an integrated educational system in which Islamic values, principles and objectives are reflected in syllabi of all the disciplines

The existing Scheme of Studies for Early Childhood Education to Higher Secondary School levels has been reviewed and revised keeping in view the Islamic teachings and ideology of Pakistan, cultural and religious sensitivities in the country and emerging trends.

learning objectives and corresponding students learning outcomes (SLO) are essentially the part of the New Curricula of 23 subjects notified so far.

- Curriculum document has been made comprehensive incorporating objectives, contents, scope, activities, method of teaching, evaluation and proper guidelines for taxbook writers.

- Curriculum pre-dominantly addresses life skills besides knowledge.

- New emerging developments and modern trends like human rights education, population and development education, population and development education, environmental education, disaster and risk management, preventive education against HIV/AIDs and other fatal diseases, peace and value education, inclusive education, preservation of cultural heritage, inter faith harmony, citizenship and other related aspects have been included in the curriculum at appropriate level in different subjects.
- Creative thinking, application, analysis and syntheses will be promoted amongst students instead of rote memorization.

- Street has been placed on Haqooq-ul-Ibad (values, morality, brotherhood, tolerance, peace, piety, honesty etc) alongside haqooq-Ullah (imaniyat and Ibadat).

- Basic Creeds like Monotheism, Prophethood, Faith in Angels and Revealed Books and the Hereafter have been included besides basic pillars of Islam *i.e.* Tawheed, Prayer, Fasting, Pilgrimage and Alams Giving (Zakat).

- Introduction, importance and all forms of Jehad in the perspective of the Holy Quraan and the Sunnah of the Holy Prophet (peace be upon him) have also been included in the Curriculum.

- Language Curriculum has been made skill based enabling students to develop creative writing and speaking skills in the National Language (Urdu) and English as foreign language.

(b) Yes. Due to extreme weather, conditions, the academic session has been reverted to the previous calandar from 2009 as desired by all the provinces/ areas.

71. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 23-05-2008 at 09:06 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to recognize the services of various organizations and individuals who enriched our National Language?

Reply not received.

"UN-STARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

For Thursday, the 5th June, 2008

DEFERRED QUESTIONS

(Question Nos. 7 and 8 were originally set down for answering on 6th May, 2008 during 43rd Session but were deferred)

7. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 17-03-2008 at 11.05 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the number of officers in grade 18 to 22 with province-wise breakup working in NHA?

Minister for Communication: A total of 122 officers are currently working in NHA in BS-18 and above. Province-wise break-up is given below:—

	20/21	19	18	Total
Punjab	5	15	23	43
Sindh(R)	1	4	22	27
Sindh (U)	—	2	4	6
NWFP	2	7	18	27
Balochistan	1	3	5	9
FATA/NA	—	4	3	7
AJK	—	—	—	0
Merit	—	—	3	3
Total	9	35	78	122

8. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 05-04-2008 at 12.10 p.m)

Will the Minister for Communications be pleased to state the number of persons appointed in Motorway Police during the last five years with province-wise and grade-wise break up?

Reply not received.

1. **Mr. S. *M* Zafar:** (Notice received on 14-05-2008 at 13:50 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state:

(a) the names and details of the Research Institutions for research in climate change; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to expand these institutions or establish new ones?

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:(a) The Global Change Impact Studies Centre (GCISC), Pakistan Agriculture Reserch Council, Meteorological Department and Universities in Pakistan has carried out research in collaboration with international inter-governmental and non-governmental bodies, organizations such as Asia Pacific Network for Global Change (APN), the United Nations Envirnoment Programme (UNEP) International Centre of Integrated Mountain Development.

(b) The research institutions working on Climate Change are not under the administrative control of the Ministry of Environment. However, any proposal regarding establishment of such new institutions or expansion of the existing ones will be supported by the Ministry of Environment.

2. **Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 15-05-2008)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of persons with designations working in Overseas Employment Corporation indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible of each designation.

(b) the annual expenditure during the last three years with year-wise break-up and source of budget allocation of the said corporation; and

(c) the number of persons sent abroad by the corporation from January 2000 to March 2008 with month-wise and station-wise break up?

Adjournment Motion: Mixing of Kerosine Oil in Diesel.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following Adjournment Motion. In the daily "Express" of May 15, the report has appeared about mafia collaboration with a number of MNAs and MPAs.

Mr.Chairman: Let's have order in the House please.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: The heinous crime of pilferage of kerosine oil from oil tankers from Karachi, speaking, the PSO, Caltex and Shell plying in between Dera Ghazi Khan, Muzaffar Garh, Lodhran, Jhelum and Rawalpindi, and mixing it into the diesel for the last 2 months. This robbery amounts to a terrorist act. This being a matter of urgent, special importance, I seek the leave of the House to suspend all working of the business and discuss this matter.

جناب والا! یہ رپورٹ دراصل میں نے اس کے ساتھ attach کی ہوئی ہے جو وزیر محترم نے دیکھ لی ہو گی۔ یعنی مٹی کے تیل میں یہ ملاوٹ خود ایک جرم ہے۔ پھر اگر یہ بات بھی صحیح ہے کہ اس جرم میں وہ افراد ملوث ہیں جن کی ذمہ داری یہ ہے کہ ملک میں انصاف، عدل، میرٹ کی بنیاد پر معاملات چلائیں اور جہاں کہیں کوئی خرابی ہو تو اس کو روکیں چہ جائیکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ دونوں پہلو قابل غور ہیں۔ چونکہ اس کی کوئی تردید نہیں آئی اس لیے میں یہ assume کرتا ہوں کہ حکومت کے پاس وضاحت کا کوئی مواد نہیں ہے اور اس کی بنیاد پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر ضرور ایوان کو متوجہ ہونا چاہیے۔ گو یہ ایک رپورٹ آئی ہے کہ وزیراعظم صاحب کو متوجہ کیا گیا ہے لیکن ان کی طرف سے کیا کارروائی ہوئی، کیا response ہوا اس کی

کوئی اطلاع میرے علم کی حد تک ان دس پندرہ دن کے اندر نہیں آئی۔ جناب والا! اس بنا پر میں سمجھتا ہوں یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر غور کرنا چاہیے اور اس میں یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ محض نفع کمانے کے لیے ڈیزل کو مٹی کے تیل کے ساتھ ملا کر دونوں کو خراب کیا جا رہا ہے اور اس کے consequences اس مشینری کے استعمال پر بھی ہوں گے جس میں وہ تیل استعمال ہوتا ہے۔ گویا یہ کئی پہلوؤں سے اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب! قریشی صاحب کو سن لیں۔ جی قریشی صاحب۔ اس پر بحث نہیں ہوسکتی صرف mover ہی بول سکتے ہیں۔

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi (Minister for Foreign Affairs): Sir, first of all I oppose.

Mr. Chairman: It is opposed. Ok.

مخدوم شاہ محمود قریشی: دوسری بات جناب! Adjournment Motion ضرور بحث میں لائیں اگر اس میں کوئی حقیقت ہو۔ "Daily Express" کی خبر کی بنیاد پر جو Adjournment Motion پیش کیا گیا ہے جناب چیئرمین! اس میں ذرا بھر حقیقت نہیں ہے۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اس میں یہ allege کیا گیا ہے کہ جو oil tankers ہمارا Kerosine oil کراچی سے ٹرانسپورٹ کر رہے ہیں up country اس میں pilferage ہو رہی ہے اور ایک مافیا operate کررہا ہے۔ نہ کسی نام کا ذکر ہے، وزراء کا ذکر کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خبر بنائی گئی تو انہوں نے تحقیق نہیں کی کہ oil tankers سے Kerosine oil, up country transport کیا ہی نہیں جاتا۔ جب oil tanker سے ایک چیز جا ہی نہیں رہی تو اس میں pilferage کون کر رہا ہے۔ اس میں مافیا involve کیسے ہے۔ This is totally baseless.

Mr. Chairman: I think mode of Kerosine بتا دیں۔ وضاحت کر دیں گے کس طرح transport ہوتا ہے pipeline سے یا railway سے۔

مخدوم شاہ محمود قریشی: جناب والا! میں وہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ Kerosine is transported through pipeline اور pipeline کے اندر اس قسم کی pilferage کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں ایک زمانے میں oil tankers سے Kerosine کو transport کیا جاتا تھا۔ جب سے آپ کی PARCO کی pipeline بچھی اب اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور جب سے آپ کے محمود کوٹ میں آئل ریفائنری بنی تو اب اس کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

Perhaps the information provided is totally incorrect and on the basis of this incorrect information, I would urge the honourable Senator not to press this adjournment motion.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی---

Then it is not pressed. We will go on to the next item, before we do that discussion.

ایک call attention ہے جمال خان صاحب کا۔ رضا صاحب اس کو لے لیں پہلے، منسٹر صاحب بھی موجود ہیں so we take Jamal Khan's Call Attention.

Call Attention Notice: Lack of Parking Facilities for Boeing 777 PIA Planes Resulting in Technical Problems.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب چیئرمین صاحب، بہت شکریہ۔ یہ call attention admit ہوا House میں۔ اس وقت PIA کا جو حال ہے، وہ آپ سب کے سامنے ہے جناب۔ کل میں نے ایک supplementary question کے اوپر honourable Minister for Defence کے سامنے یہی بات رکھی تھی کہ آپ نے حج اور عمرہ کی flights کے لیے کرایے بڑھائے تو اس کی کیا وجہ؟ انہوں نے مجھے فرمایا کہ oil prices پچھلے سال ساٹھ ڈالر فی بیرل سے اب اقوام عالم کے اندر 120 ڈالرز سے تجاوز کر چکی ہیں، اس لیے ہم لوگوں نے وہ اضافہ پاکستان کی 98 % سے زیادہ غریب عوام کو pass کرنا اپنا فریضہ سمجھا۔ Call attention notice کے حوالے سے میں بات کروں گا، جدید ترین PIA کے بوئنگ 777 کے

fleet کو اس وقت ہواؤں میں پرواز کرنا درکار تھا' PIA organization کے Engineers کی body نے کچھ عرصہ قبل خطرے کی گھنٹی بجائی اور کہا کہ یہ تمام کے تمام ہوائی جہاز 777 جو purchase کیے گئے ہیں' ان کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ پرواز کرنے سے عنقریب عاری ہو جائیں گے' یہ ground ہو جائیں گے اور اس کی وجہ انہوں نے بتائی کہ نہ تو ان کے shelters ہیں' نہ ان کے hangers ہیں اور نہ ان کے docks ہیں۔

جناب والا! یہ بھی عندیہ دیا گیا ہے کہ عنقریب مزید 777 خریدے جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں جس وقت اسحاق ڈار صاحب کہہ رہے ہیں کہ خزانہ خالی ہے' ہمارے پاس کچھ نہیں رہا' unutilized budget اتنا ہے' جو surrender ہوتا ہے' اس کو utilize کرنے کی بھی ان میں صلاحیت نہیں رہی۔ نہ یہ کوئی واضح' جامع پی آئی اے کی restructuring کر رہے ہیں' پی آئی اے میں کیا ہوا' کس حکومت نے اس کے ساتھ کس طریقے سے بدکاری کی' کھیلا۔ Officers کی آسائش کے اوپر کروڑہا روپے لگائے۔ قوم اس وقت جاننا چاہتی ہے اور انشاء اللہ وزیر صاحب کی capabilities کے اوپر مجھے کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا 777 کا future bleak ہے؟ کیا ان کی کوئی policy ہے جیسے میرے محترم بھائی ہارون خان نے کل استفسار کیا۔ میری تمام تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی اس floor of the House پر کہیں' مہربانی کر کے اس کو شرمندہ تعبیر کر کے دکھائیں۔ شکریہ۔

Ch. Ahmed Mukhtar (Federal Minister of Defence): Thank you very much Mr. Chairman. Mr. Chairman, let me tell you initially, yes we do not or we did not have docks and shelters when these aircrafts were purchased. Unfortunately, these aircrafts were purchased by the previous government and we cannot be held responsible for that but ever since this government has come in, we have taken action.

As far as the docks are concerned, they are required for a certain check and this check was performed in front of the poeple from Boeing (company) as well as Civil Aviation and a clear chit was given to PIA that yes, they can fly and we are capable of augmenting them. As far as the shelters are concerned, yes this 777-300 which has been purchased by PIA is a long haul aircraft and it is a long bodied aircraft. The hangers available in Karachi cannot have them completely inside so there is always a danger.

We are looking into the feasibility of making a hanger here in Lahore so that we can in future, if need be, if PIA buys any 777s, right now we have no plans of expanding the aircrafts or buying 777 for PIA because we do not have funds for that. So, the future of these aircrafts have to be restored and have to be kept in perfect order so that PIA does not perform under any pressure.

I can assure the House that the new management of PIA is trying their best to maintain the aircrafts according to international standards and we will *Insha-Allah* keep these aircrafts in top class condition. We do not yet know that whether we can make the shelters. The shelters are required in the year 2012, so we have enough time for that but in case if there is any emergency, we can always take the aircrafts to the nearest bases of Dubai and we can get them checked out there. But we are trying our best to have the shelters in Lahore so that we don't have to go to any other country for the checks. Thank you.

Mr. Chairman: We will now take up the commenced motion.

پوائنٹس آف آرڈر اگر بعد میں ٹائم ہوا تو۔۔۔۔یہ agree ہوا تھا' اگر ایک لیں گے تو باقی بھی آجائیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے ہاؤس اور ممبران کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب نے ممبران کی آسانی کے لیے اور بالخصوص جو development fund انہوں نے دیا ہے اس کی instructions اور دوسری چیزیں کل تمام ممبران کے لیے یہاں available ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ممبران کو پرائم منسٹر سیکریٹیریٹ یا کہیں اور آنے جانے کی تکلیف نہ ہو' انہوں نے چار Deputy Secretaries کی یہاں ہاؤس میں ڈیوٹی لگائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کا نام اور صوبہ بتادوں۔ غلام نبی منگریو صاحب' ڈپٹی سیکرٹری look after کریں گے صوبہ پنجاب کو۔ سید حسن عباس نقوی صاحب' ملتان ڈویژن اور دیگر کو look after کریں گے۔ جناب اقبال احمد' ڈپٹی سیکرٹری' سندھ اور بلوچستان کو look after کریں گے۔ جناب ایس ایم جنید' پختونخواہ اور فاٹا کو look after کریں گے۔ اس سیشن کے دوران کیونکہ ابھی ان کے بیٹھنے کے لیے کوئی خاص جگہ نہیں ہے' میں آپ کے چیمبر میں بعد میں بات کرلوں گا' لیکن for the moment, اور کل ان کے پاس وہ forms اور they will be available in my office بھی موجود ہوں گی۔ اس لیے ممبران سے گزارش ہے کہ کل اپنے instructions سے رابطہ کر کے وہ لے لیں اور پھر ان کے پاس جمع concerned Deputy Secretary بھی کروا دیں۔ اسی طرح اگر ان کا کوئی اور کام پرائم منسٹر سیکریٹیریٹ کے ساتھ ہے تو وہ بھی اگر اپنے concerned Deputy Secretary کو دیں گے تو

he will have it processed and it will come back to the Member in the House. This is what I wanted to inform to you.

(Desk thumping)

سینیٹر گلشن سعید: جناب والا! میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس کا ٹائم پیریڈ کیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں پھر کل check کرکے بتا دوں گا لیکن as far as I can recall this is for such schemes which will not be lapsable.

سینیٹر گلشن سعید: چھ مہینے تک lapse تو نہیں ہو جائے گا۔۔۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میرا خیال ہے شاید schemes دینے کی deadline انہوں نے مقرر کی ہے، وہ میں آپ کو صحیح بتا دوں گا یہ ان سے آپ جب رابطہ کریں گے تو they will be in a position to inform you.

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم: ربانی صاحب کی statement کو welcome کرتا ہوں اور یہ پہلی بار ہے پرائم منسٹر صاحب نے یہ کیا ہے۔ مجھے اپنا personal experience ہے Previous government میں as a Minister، میں part and parcel تھا۔۔۔۔۔ ہوا یہ کہ مجھے through Military Secretary وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کا وقت دیا گیا تھا۔ مجھے main gate پر روک دیا گیا، میں کھڑا رہا، بعد میں clearance ملی۔ میں آج اس floor پر بولنا چاہتا ہوں کہ کیسے کیسے حالات ہوتے تھے۔ میں waiting room میں بیٹھا رہا، میرا وقت تھا مگر دو گھنٹے تک دوسرے آفیسرز ملتے رہے۔ مجھے آ کر Protocol Officer کہتا ہے کہ آپ چلے جائیں، آپ کی گاڑی لگی ہوئی ہے۔ جناب والا! میرے وہاں اٹھنے سے پہلے ہی میری گاڑی وہاں پر لگ گئی۔ میں اپنے گھر واپس چلا گیا، اس کے بعد فون آتا ہے کہ آپ کا وقت ایک بجے کا تھا اور آپ نہیں آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرا وقت ایک بجے نہیں تھا۔ اس کے بعد میں نے as a courtesy, as a member of the cabinet میں نے یہ نہیں سمجھا کہ میں refuse کروں۔ میں سوا ایک بجے چلا گیا، جمعے کا دن تھا، اس دن Navy کا ایک بڑا آفیسر بھی وہاں پر موجود تھا، اس کے روبرو وزیراعظم نے مجھے protocol سمجھانا شروع کیا، جس protocol کو وہ بینک میں جانتا بھی نہیں تھا۔ میں ہائیکورٹ، شریعت کورٹ اور Services Tribunal کا جج رہا ہوں، مجھے ایسے protocol کا سب پتا ہے تو یہ حالات ہوتے رہے ہیں۔ میں مجبور ہو کر اس floor پر کہتا ہوں، میاں رضا ربانی جو کہ ہمارے قائد ایوان ہیں کو عرض کرتا ہوں، Prime Minister کے representative ہیں کہ یہ چیزیں

نہیں ہونی چاہییں۔ یہ first step ہے، مگر اس کا out put کیا نکلے گا وہ خدا جانے۔ اس وقت Ministers بھی نہیں مل سکتے تھے، Senators کا کیا حشر ہوتا ہو گا۔ یہ تو چار دن میں صرف ایک سیکریٹری صاحب آئے، ان کے پیچھے ہم کیوں بھاگیں۔ وہ یہاں پر بیٹھیں، ان کو یہاں پر دفتر دیں۔ ہم یہاں پر ان کو کام دیں۔

جناب چیئرمین: یہی کہہ رہے ہیں کہ وہ یہاں ہی ہوں گے۔ اس کے لئے یہاں پر place دیکھ لیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم: ایک منٹ، let me finish اس کو کام دیں، اگر ملاقات کے لئے وقت چاہیے، ہم ان کو یہاں پر بیٹھ کر عرض کریں۔ Prime Minister's Secretariat کے فون بھی نہیں ملتے۔ کہاں کہاں سے فون کریں۔ اس لئے میں جو عرض کر رہا ہوں کہ یہ اچھی چیز ہے، I welcome it. یہ good gesture ہے مگر اس کو further اچھا بنانے کے لئے Leader of the House and the Leader of the Opposition دونوں مل بیٹھ کر کریں کہ ہمیں کچھ facility ہو جائے۔ ایک گھنٹے کے لئے ہی ادھر آ جائیں کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: میں وضاحت کر دوں کہ یہ لوگ یہیں پر موجود ہوں گے، رضا ربانی صاحب نے بھی کہا ہے کہ یہ لوگ یہاں پر موجود ہوں گے۔ During the Session آپ لوگ بھی سب یہاں پر ہیں ان کو یہاں پر جگہ کہاں پر دینی ہے وہ ان کو بتا دیں گے۔ اس کا اعلان کر دیں گے یا circulate کر دیں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, but for the moment they will be sitting in my office....

Mr. Chairman: They will be in the premises....

Senator Mian Raza Rabbani: They will be in the premises sir. In fact right now they are sitting in the Galleries also.

جناب چیئرمین: جی میاں امجد عباس صاحب۔

سینیٹر محمد امجد عباس: میاں صاحب نے ملتان کے لئے ایک علیحدہ ڈپٹی سیکریٹری کا تقرر کیا ہے' کاش ملتان کو علیحدہ صوبہ بھی بنا دیں' ایک step آگے لے جائیں۔

Mr. Chairman: Agha Sahib we will take up the commenced motion.

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): جی Sir.

Mr. Chairman: Professor Khursid Ahmed on the commenced motion of law and order, you want to speak, your name is there.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: آج نہیں بولوں گا۔

جناب چیئرمین: آج نہیں بولیں گے۔ نعیم حسین چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: میں آج نہیں بولنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: اچھا' رضا محمد رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب والا! میں بھی کل بولوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ پھر Points of Order لے لیں۔ جی نثار میمن صاحب آپ بولنا چاہیں گے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: جی ہاں۔

Commenced Motion: Discussion on the Law and Order Situation

جناب چیئرمین: جی بولیں۔ Mr. Nisar Ahmed Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج جب ہم اس بہت ہی اہم موضوع پر بات کر رہے ہیں تو مجھے یہ کہتے ہوئے بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج ملک میں خودکشی کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بہت افسوس ہوتا ہے کہ اب اغواء

برائے تاوان بھی بڑھ گیا ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بھی دکھ ہوتا ہے کہ پہلے لوگوں کو گولیوں سے اڑایا جاتا تھا' اب گلے کاٹ کر' ان کو جلا کر مارا جا رہا ہے۔ مجھے یہ بھی کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ جو ٹرینیں آ رہی ہیں ان پر حملے ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ کچھ roads جو ہمارے مختلف صوبوں کو connect کر رہے ہیں' ان پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ڈکیتی کے واقعات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ میں Leader of the House سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف رکھیں اور سنیں تو بڑی عنایت ہو گی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں ضرور سنوں گا اور پھر اس پر اپنا جواب بھی دوں گا۔

سینیٹر نثار احمد میمن: ضرور دیجیے گا' وہ تو آپ ہمیشہ دیتے ہیں' یہ آپ کا کام ہے۔ بہت بہت شکریہ آپ کا' بالکل اسی طرح سے سن رہے ہیں جیسے Advisor on Interior بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ یہی ہوتا ہے ایوان۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا تھا کہ صوبوں میں لسانی حملے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کل جو کچھ ثناء بلوچ صاحب کی family کے ساتھ ہو رہا تھا۔ اب آج کے دور میں وہ انڑ صاحب کی family کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ آج FIRs پنجاب کے ہر ضلع میں پہلے سے زیادہ درج کی جا رہی ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ NA-123 سے ایک لیڈر جو کہ پاکستان سے جانے کے آٹھ سال کے بعد خود ہی واپس آ گئے ہیں' وہ وہاں سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔وہاں لوگوں پر دباو ڈالا جا رہا ہے۔ یہ امن وامان کی صورتحال ہے۔ اس امن و امان کی صورتحال میں میڈیا پر ہم دیکھ رہے ہیں اور ساری چیزیں اس پر آ رہی ہیں لوگوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لوگوں میں ایک psychological impact آ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ذہنی امراض کے مریض بڑھ رہے ہیں اور اس کا نتیجہ صرف یہ حکومت کی باتوں پر نہیں ہے' مگر وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف تو حکومت ہے دوسری طرف حکومت میں رہنے والی جو پارٹیاں ہیں' وہ مختلف بیانات دے رہی ہیں۔ کوئی پارٹی کہتی ہے کہ ہم تو سب سے پہلے عدلیہ کی بات کرنا چاہتے ہیں' سب سے اہم ہے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ ہمارے لئے پختونخواہ کا نام اہم ہے اور ہم نے terrorism کو face کرنا ہے۔ تیسری پارٹی عوام کی بات کرتی ہے۔ میرے خیال میں یہ تضادات اتنے بڑھ چکے ہیں کہ اب عوام کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ حکومت کہاں پر ہے۔

تضادات کی میں صرف ایک مثال دوں گا کہ وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ Defence budget ایوان میں پیش کیا جائے گا، تو دوسرے دن وزیر دفاع بیان دیتے ہیں کہ پیش نہیں کیا جائے گا۔ تضادات کے بڑھنے سے پاکستان میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ عوام پریشان ہیں کہ حکومت کیا کرنا چاہتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہو گی، پارلیمنٹ کو مضبوط کیا جائے گا۔ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے، مگر ایک طرف تو وزیراعظم کا کھلم کھلا یہ اعلان کہ پارلیمنٹ کو مضبوط کیا جائے گا اور جب پارلیمنٹ کا ذکر کیا تو انہوں نے اسی سانس میں یہ کہا کہ پارلیمنٹ کا مقصد ہے، Senate of Pakistan, National Assembly of Pakistan and President of Pakistan, یہ تین جزو ہیں۔ مگر بعد میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک پارٹی جو حکومت میں رہ بھی رہی ہے آدھے لوگوں نے وزارتوں سے استعفے بھی دے دیے ہیں، خدا معلوم ان استعفوں کا کیا ہوا ہے، مگر وہ پارٹی بیٹھ کر صدر کے خلاف باتیں کر رہی ہے۔ اس کا مقصد کیا ہوا یہ صدر کے خلاف بات نہیں ہے، یہ صدر پاکستان پرویز مشرف کے خلاف بات نہیں ہے، یہ بات پاکستان کی پارلیمنٹ کو کمزور کرنے کے لئے ہے، پاکستان کے جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کے لئے ہے۔ جب ہم پاکستان کے جمہوری عمل میں رکاوٹیں ڈالیں گے تو عوام جنہوں نے ووٹ دیا ہے، جنہوں نے حکومت کی تبدیلی کی ہے وہ چاہتے ہیں کہ اب حکومت تو تبدیل ہو گئی، سیاست ہو گئی، اب آئیں اقتصادیات پر۔ اقتصادیات کی صورتحال تو یہ ہے کہ مہنگائی روزبروز بڑھ رہی ہے۔ آج آپ اخبار اٹھا کر پڑھیں تو مئی کی پہلی تاریخ سے لے کر 31 مئی تک کے جو اعداد دیے گئے ہیں اس میں 15% سے لے کر 60% تک قیمتیں بڑھی ہیں۔ اگر اسی طرح سے رفتار جاری رہی تو ہزاروں فیصد کی مہنگائی بڑھے گی اور تو اور State Bank of Pakistan نے cost of living index جو سی آئی پی دیا ہے 'index' انہوں نے کہا ہے 25.5% ہے تو اگر یہ صرف دو ماہ میں cost of index بڑھ جاتا ہے تو اللہ رحم کرے کہ پورے سال میں کیا ہو گا۔ اب کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں کیا ہو رہی ہیں؟ سٹاک مارکیٹ کو بیانات دے کر ۔ وزیر نے بیان دیئے ' اس وزیر نے اب استعفیٰ دیا ہوا ہے' انہوں نے سینیٹ کی مجلس قائمہ فنانس میں بیان دیا کہ جب وہ آئے تو سٹاک مارکیٹ کی تنزلیل کی گئی۔ جو بھی request تھی اس کو ایک طرف رکھا گیا اور مارکیٹ میں یہ پھیلایا گیا ' انڈکس

سولہ ہزار سے گر کر بارہ ہزار تک آ گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ اب اس حکومت نے ' اب نئے وزیر نے ان کو یقین دہانی کرائی کہ وہ taxes سٹاک پر نہیں لگا رہے تھے لہذا کل سے سٹاکس بڑھنے شروع ہوئے۔ مگر یہ کوئی سوچ سکتا ہے کہ اس سے جو مہنگائی ہوئی' اس سے investment باہر چلا گیا' وہ تو فوراً واپس نہیں آئے گا۔ اس کو وقت لگے گا۔ اس طرح کے بیانات ماضی میں ' جن کو میں کہتا ہوں economic tsunami لائے جائیں گے تو مہنگائی ہوگی ۔ عوام کو تکلیف ہوگی۔ ذہنی کیفیت کی وجہ سے ملک میں crime بڑھ گیا ہے اور یہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب قوم کو جواب دینا ہوگا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جب ہمارے مشیر داخلہ اس بحث کو conclude کریں گے تو ہمیں بتائیں کہ ان دو مہینوں کے اعداد و شمار کیا ہیں؟ terrorism کے figures اب دیکھیں ۔ ایک طرف سے ایک صوبے میں ہم نے ان کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہے جہاں پر تشدد ہو رہا تھا۔ جنہوں نے ایف ایم ریڈیو غیرقانونی شروع کیا تھا ' وہ اب ایف ایم ریڈیو بھی چلائیں گے اور شریعت کا قانون جو ان کا اپنا کہا جارہا ہے' وہ بھی ایک مخصوص علاقے میں ہوگا۔ مگر کیا پاکستان مختلف ہے ؟ کیا پاکستان میں دو شرعی نظام ہوں گے ؟ کیا پاکستان میں دو نظام آئیں گے ؟ بہرحال جو کچھ کیا گیا ہے اس کے نتیجے میں کیا ہوا ؟ اس کے نتیجے میں یہ ہوا کہ violence after the peace deal in frontier ۲۳ مئی کو bomb blast پشاور میں ہوا ' جس میں دو آدمی مرے اور دو زخمی ہوئے ۔ ۲۴ مئی کو unidentified militants fired seven rocket on PAF base and cantonmentarea in Kohat اور ۲۹ مئی کو as many as eight alleged militants were killed and three other were injured اور اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ اسلام آباد میں بم پھٹا۔ اس کے بعد ہم کوئٹہ میں بیٹھے ہیں تو وہاں بم پھٹ رہا ہے۔ تو جناب عالی! بات یہ ہے کہ جب ایک نظام میں جمہوریت آگئی ہے۔ بات چیت ہو رہی ہے تو آپ terrorism کو control کرنے کے لئے جو بھی action لے رہے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ کتنے عرصے میں اس کا اثر ہوگا۔ ہمیں خوشی ہوگی کیونکہ یہ مسئلہ پچھلی حکومت نے بھی face کیا تھا۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ یہ قومی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ مگر خدا کے واسطے آپ لوگوں کی غربت دور کیجیئے۔ ان کو متضاد بیانات دے کر confuse نہ کریں۔ کیونکہ جب یہ ہوتا ہے تو پھر law and order چلی جاتی ہے ۔ آجکل تو لوگ کہتے ہیں where is the law where is the

order بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں بیچ میں مداخلت کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور اچھا بھی نہیں لگتا کہ میں بیچ میں intervene کروں۔ لیکن چونکہ مجھے خاص طور پر متوجہ کیا گیا تھا تو اس لئے میں صرف دو جملے عرض کرنا چاہ رہا ہوں اور وہ یہ کہ فاضل ممبر نے سیاسی جماعتوں پر اور بالخصوص coalition کی سیاسی جماعتوں کے اوپر بہت کیچڑ اچھالا اور کہا کہ ان کا کچھ پتا نہیں چل رہا کبھی کوئی وزیر ہے، کبھی کوئی وزیر نہیں ہے۔ تو میں جناب چیئرمین! آج کا جو "ڈان" ہے۔ اس کا ایک چھوٹا سا پیرا اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ پڑھ دیتا۔ یہ شوکت عزیز صاحب کا انٹرویو ہے۔ جو Leader of the House PML (Q) تھے۔ اس انٹرویو میں جو انہوں نے لندن میں دیا۔ ان کے کیا خیالات ہیں فاضل ممبر کی جماعت کے بارے میں، یہ میرے خیالات نہیں ہیں۔ میں پھر repeat کر رہا ہوں یہ سابق Leader of the House کے خیالات ہیں جنہوں نے کہا

> "He agreed" and I quote " That the PML (Q) was not a political party but a group of opportunists" and said, "he had to be on guard all the time because his own party was out to pull the rug from under his feet at the slightest of excuse and there were as many as tweleve potential prime ministers all justling all the time to push me over".

یہ ان کے خیالات ہیں جو ان کو lead کرتے رہے۔ آخر میں، میں صرف یہ کہوں گا کہ آج اگر law and order ہے یا اس سے پہلے جو law and order کی صورتحال تھی۔ وہ اس لئے ہے کہ جنرل مشرف کی جو failed policies ہیں internal and external یہ اس کا backlash ہے۔ جو آج پوری قوم کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! ہمارے دوست نے ' انہوں نے نام نہیں لیا ' یہ ہمارے بہت معزز رکن بھی رہے ہیں ' معزز سینیٹر بھی ہیں اور معزز Leader of the House ہے سینیٹر رضا ربانی ' میں ان کی خدمت میں چونکہ انہوں نے اخبار کا ذکر کیا ہے۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں ۔ آج ہی کے اخبار میں لکھا ہوا ہے۔

"Rising street crimes exposed government's tall claims . " Power theft behind prolonged load shedding in Krik"

اور میں یہ بھی بہت افسوس کے ساتھ عرض کر رہا ہوں and I want to put on record اور وہ یہ ہے کہ سینیٹر عبدالمالک قادری صاحب کے چار قریبی رشتہ دار شہید ہوئے ہیں۔ یہ ہے آج کی law and order situation اب اس کو کسی صورت میں divert نہیں کیا جا سکتا ماضی کے بیانات دے کر' پاکستان کے عوام جانتے ہیں اور اس ایوان کے سب ممبران جانتے ہیں' کہ صورتحال کیا ہے۔ وہ واضح ہو جائے گی جیسے جیسے ہمارے سارے ممبران Treasury and Opposition سے بھی بولیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب خان---- بنگزئی صاحب ' ----مولانا راحت حسین صاحب' ----نہیں بولنا چاہتے تو حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ law and order پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا! اکثر میرے بھائی جو اپوزیشن میں ہیں اور اس میں بھی ایک خاص اپوزیشن ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ law and order کی صورتحال بڑی خراب ہے۔ میں مانتا ہوں کہ صورتحال بہتر نہیں ہے۔ لیکن یہ صورتحال کیسے ہمیں یا اس حکومت کو ملی؟

جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے میں پختونخواہ کا رہنے والا ہوں۔ مجھے پتا ہے' میرے مالاکنڈ اور سوات سے تعلق رکھنے والے ساتھی بھی یہاں موجود اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ پچھلی حکومت میں جب جرنیل پوری طرح حکومت پر چھایا ہوا تھا۔ حکومت جرنیل کی تھی۔ اس وقت فوجی افسر بھی مالاکنڈ کی ایجنسی اور سوات کے علاقے میں بغیر پولیس کی حفاظت کے نہیں سفر کر سکتے تھے۔ باقاعدہ ریکارڈ میں ہے کہ فوجی افسران نے ڈی سی او سے کہا کہ ہمارے تحفظ کے لئے ہمیں

پولیس چاہیے۔ حالت وہاں یہ تھی کہ بچوں کے سکولز و کالجز بند تھے۔ دکانیں وہاں بند تھیں۔ گرمیوں کے موسم میں وہاں جو tourism ہوتی تھی ناران ' سیدو شریف اور کالام اور دوسرے علاقوں میں جایا کرتے تھے وہ تمام ہوٹل بند ہو چکے تھے۔ کسی شخص کی ہمت نہیں تھی کہ سوات کے علاقے میں گھوم سکے۔ مسلسل سوات کے بہت سارے علاقے میں کرفیو لگا رہتا تھا۔

جناب چیئرمین! اور یہی حالت پورے پاکستان کی تھی۔ یہاں تک کہ جو آگ افغانستان میں لگائی گئی اس کی تپش فاٹا میں آئی' پھر اس آگ کی روشنی اور گولے ہمارے جی ایچ کیو کے دروازے کے سامنے پھٹے۔ یہاں تک کہ so called President پر بھی دو مرتبہ حملہ ہوا اور اس وقت کے dummy وزیراعظم پر بھی حملہ ہوا۔ جناب چیئرمین! ان حالات میں ان اتحادیوں کو یہ حکومت ملی' عوام کے منتخب لوگ' عوام نے ان پر اعتماد کیا اور ہم نے ' پختونخواہ نے ان ناراض بھائیوں سے جو کہ سوات اور مالاکنڈ میں تھے' ان سے بات کی اور ان سے ہم نے دو معاہدے کیے۔ ایک شریعت محمدی والوں کے ساتھ صوفی محمد صاحب کی تحریک اور دوسری مولانا فضل اللہ کی تحریک کے ساتھ۔ بہت کچھ کہا گیا کہ ہم نے ان سے کیوں معاہدے کیے؟ ہمارے معاہدوں میں جو سب سے پہلی clause تھی اس میں یہ لکھا ہوا تھا ' اس معاہدے کی ایک نقل میرے پاس ہے' میں یہ پڑھتا ہوں کہ طالبان سوات پاکستانی ریاست صوبائی اور مرکزی حکومت کی عملداری کو قبول کرتے ہوئے ان کے دائرہ کار کے اندر رہیں گے۔ یہ اس معاہدے کی پہلی شرط تھی۔ ہم نے کہیں بھی حکومت پاکستان کی writ کو مجروح کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور انہوں نے تسلیم کیا۔ انہوں نے یہاں بھی تسلیم کیا کہ وہ کسی دوسرے مذہب پر حملہ آور نہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی مشینری' انتظامیہ' یہ انہوں نے تسلیم کیا اور دستخط کیے ہیں' حکومت کی مشینری' انتظامیہ' قانون نافذ کرنے والے اداروں' سرکاری اہلکار' عمارات' تنصیبات اور پولیس تھانے' پولیس اہلکار' پولیس لائنز ' فرنٹیئر کور' فوج' فرنٹیئر کانسٹیبلری' پلوں' سڑکوں' بجلی کی تنصیبات پر حملہ نہ کیا جائے گا۔ پرائیویٹ ملیشیا پر پابندی ہوگی اور خودکش حملوں سے انہوں نے دست برداری کا اعلان کیا۔ جناب چیئرمین! کیا یہ ملک کے مفاد میں نہ تھا۔ آج وہاں سکول کھل چکے ہیں۔ وہاں آج بچیوں کے سکول کھلے ہیں' بچیوں کے کالج کھل چکے ہیں' آج ان کی دکانوں پر کوئی حملہ نہیں ہو رہا۔ وہاں حجاموں اور barbers کی

shops پر حملے ہوا کرتے تھے۔ آج آپ بتا دیں کہ ان معاہدوں کے بعد مالاکنڈ ڈویژن، سوات کے اندر کسی دکان پر حملہ نہیں ہوا۔ یہاں میرے محترم سینیٹر نے کہا کہ ان کو لائسنس دیے جا رہے ہیں، ان کو ایف ایم ریڈیو کی اجازت دی جا رہی ہے۔ جناب والا! جب پچھلی حکومت تھی تو ایف ایم ریڈیوز کافی چلے تھے۔ لیکن یہاں انہوں نے معاہدہ کیا کہ صرف مجاز ادارے کے لائسنس کے رولز کے مطابق ایف ایم ریڈیو پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ انہوں نے یہاں تک تسلیم کیا کہ وہ جو اسلحہ رکھیں گے وہ لائسنس دار اسلحہ ہوگا اور جتنا غیرلائسنس دار اسلحہ ہوگا وہ surrender کریں گے۔ یہ کافی تفصیلات ہیں۔

جناب والا! آج سوات کی صورت حال بدل چکی ہے، آج مالاکنڈ ڈویژن کی صورتحال بدل چکی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ پاکستان میں کہیں اکا دکا واقعہ ہو جاتا ہے لیکن ابھی تک کوشش کی جا رہی ہے کہ فاٹا میں جو گروپس کام کر رہے ہیں ان سے بات چیت ہو۔ ابھی تک ان کے ساتھ بات چیت مکمل نہیں ہوئی ہے۔ ابھی تک وفاقی حکومت کے کسی ادارے نے یا کسی سیاسی پارٹی نے ان کے ساتھ کوئی قطعی معاہدہ نہیں کیا ہے وہ الگ گروپ ہیں یہاں تک کہ سوات میں طالبان یا شریعت محمدی والوں نے معاہدہ کیا ہے اور انہوں نے معاہدے میں صوبائی اور وفاقی حکومت کی writ کو تسلیم کیا ہے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ یہ علاقے امن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پچھلی حکومت کی ایجنسیوں نے اس علاقے میں جو بیج بوئے ہیں ان کا پھل ہمیں کاٹنا پڑ رہا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہماری حکومت کے ساتھ ساتھ ایک parallel invisible حکومت آج بھی موجود ہے اور وہ ایوان صدر سے کنٹرول کی جاتی ہے اور آج بھی بہت ساری ایجنسیاں ہماری حکومت کا حکم نہیں مانتیں اور ایوان صدر سے ان کو حکم ملتا ہے۔ ہماری کوشش ہے، آئینی پیکج آئے گا اور ہم ایوان صدر کو ان تمام اختیارات سے محروم کریں گے جو کہ مارشل لاؤں کے تحت انہوں نے حاصل کیے ہیں اور ایک حقیقی جمہوری democratic وفاقی پارلیمانی پاکستان کی حکومت اس ملک پر قائم ہوگی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: پروفیسر محمد ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین! چودہ مئی کو اجلاس prorogue ہوا اس وقت یہ تحریک جاری تھی اور اسی وقت سے یہ چل رہی ہے۔ اس لیے اکثر دوست بھول گئے ہیں کہ انہوں نے تقریر کے لیے اپنے نام دیے تھے اور آپ نام پکار رہے ہیں اور تقریر کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تو تیار ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جی ہم انشاء اللہ آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے بالکل حاضر ہیں۔ دونوں اطراف سے ہمارے دوست بول رہے ہیں اور blame game بھی جاری ہے۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ اب اس کو ختم ہونا چاہیے اور ہم سب مل کر اس امن و امان کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین! امن و امان قائم کرنے کے لیے عدل و انصاف بنیادی شرط ہے اور عدل و انصاف قانون کی حکمرانی کے ذریعے سے ہی قائم ہوسکتی ہے۔ قانون کی حکمرانی قائم کرنے کے لیے میرے خیال میں چار بنیادی لوازمات ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وقت کے حکمران قانون پر عمل کرنے میں مثال ہوں۔ وہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر نہ رکھیں بلکہ دوسروں کے سامنے ایسی مثال قائم کریں کہ قانون پر وہ سب سے بہتر عملدرآمد کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن پر قانون نافذ کیا جا رہا ہے ان کو یہ یقین ہو کہ یہ قانون حق ہے اور اس قانون پر وہ ایمان رکھتے ہوں اور وہ ان کے عقیدے کا حصہ ہو۔

تیسری لازمی بات یہ ہے کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہوں۔ قانون اپنے اور پرائے کی کوئی پہچان نہ رکھے۔ جس نے جرم کیا ہے چاہے وہ اپنا ہی کیوں نہ ہو اس کو سزا ملے اور جس نے جرم نہیں کیا چاہے وہ پرایا ہی کیوں نہ ہو، اس کو کوئی سزا نہیں ملنی چاہیے۔

جناب چیئرمین! آخری بات قانون پر عملدرآمد کے لیے لازمی شرط یہ ہے کہ کسی بھی شخص کو قانون اور عدالت سے ماورا کوئی سزا نہ ملے، جو سزا بھی دی جائے وہ قانون کے تحت ہو اور عدالت کے سامنے ملزم کو پیش کرکے وہاں اس پر جرم ثابت کیا جائے، اس کو صفائی کا پورا موقع دیا جائے اور جب جرم کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہو جائے تو اس کے بعد اس

کو سزا ملے۔ اس کے بغیر کسی کو بھی سزا نہ ملے۔ یہ شرائط اگر پوری ہوں تو قانون کی حکمرانی قائم ہو سکتی ہے اور قانون کی حکمرانی قائم ہو تو عدل و انصاف مل سکتا ہے۔ عدل و انصاف ملے تو امن و امان قائم ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ماضی میں بھی، حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوست جو بات کر رہے ہیں میں ان کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ ان پر عملدرآمد نہیں ہوا لیکن میری یہ گزارش ہوگی کہ اس وقت بھی عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ ان باتوں پر عملدرآمد ہونا چاہیے تب یہ کام ہو سکے گا۔ جناب چیئرمین! مثال چھوٹی سی ہے لیکن بات یہیں سے شروع ہوتی ہے، محترم وزیر اعظم کا کل کے اخبارات میں بیان چھپا تھا جو انہوں نے پرسوں دیا تھا کہ ان کے لیے سڑکیں block نہ کی جائیں۔ لیکن کل جب سینیٹ کے اجلاس کے لیے آ رہے تھے، سڑک block تھی اور وہاں سے گاڑی آ رہی تھی اور سیدھے ہاتھ پر آنے کی بجائے الٹے ہاتھ پر آ رہی تھی اور پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر وہ گاڑیاں پہلے داخل ہوگئیں اس کے بعد پھر سڑک کھول دی گئی اور ہمیں اور دوسرے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت ملی۔ وزیر اعظم صاحب جو اعلان کرتے ہیں ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں لیکن اس پر ان کو عمل بھی کرنا چاہیے اور اپنے سیکیورٹی اہلکاروں کو اس چیز کی یقین دہانی کرانی چاہیے کہ وہ ان کے لیے سڑک بند نہ کریں۔

جناب چیئرمین! قانون کی نظر میں سب برابر ہونے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرنا چاہوں گا۔ بنی مخزوم کی ایک خاتون جس کا نام فاطمہ تھا اس پر چوری کا الزام ثابت ہوگیا اور مخزومیوں نے جا کر اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری سفارش کر دیں کہ اور جو کچھ بھی ہم پر جرمانہ عاید کیا جائے، ہم دینے کے لیے تیار ہیں لیکن ہمارے قبیلے کی کسی عورت کا ہاتھ نہ کٹے۔ اسامہ نوجوان تھے، نزاکت کو نہیں سمجھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سفارش کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تمتما اٹھا اور کہا کہ اسامہ کیا اللہ کے حدود پر عمل درآمد کرنے میں تم میرے پاس سفارش لے کر آئے ہو۔ اور ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئی کہ اگر ان میں کوئی

شریف آدمی جرم کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا اور کوئی غریب آدمی کوئی جرم کرتا تو اس کو پکڑ کر سزا دی جاتی۔ اسی وجہ سے قومیں ہلاک ہوئی۔ اور فرمایا کہ یہ تو فاطمہ مخدومی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ یہ قانون پر عمل درآمد میں مثال ہے اور قانون کی نظر میں اگر سب برابر ہوں تو پھر قانون پر عمل داری ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین! NRO کے ذریعے سے ایک شخص کو عدالتوں میں جرائم سے بری کیا جاتا ہے اور اس کے سب cases ختم کئے جاتے ہیں لیکن ہزاروں کی تعداد میں اس وقت بھی معصوم لوگ جیلوں کے اندر سڑ رہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ یہ اس وقت کی مثال ہے۔ NRO کے ذریعے سے اس طرح discriminatory laws کے ذریعے سے ایک فرد یا چند افراد کو فائدہ پہنچایا جائے گا تو قانون پر عمل درآمد کبھی بھی قائم نہیں ہو سکے گا۔ جناب چیئرمین! امن و امان کا مسئلہ کبھی بھی حل نہیں ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! ۱۲ مئی ۲۰۰۷ء، ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء اور ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ء، سال ۲۰۰۷ء سانحات کا سال تھا۔ ان سانحات کے مجرموں کو پکڑنے کی کتنی کوشش ہو رہی ہے اور ان کو عدالت کے سامنے لانے اور ان کو قرار واقعی سزا دلوانے کی کیا کوشش ہو رہی ہے؟ میرا خیال یہ ہے کہ مکمل خاموشی ہے اور ان تمام فائلز کو داخل دفتر کیا جا چکا ہے۔ جناب چیئرمین! امن و امان کا مسئلہ اس طرح سے حل نہیں ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! آئینی پوزیشن آج تک ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اس حکومت میں قومی اسمبلی کا غالباً پانچواں اجلاس ہو رہا ہے۔ سینیٹ کا دوسرا اجلاس ہو رہا ہے۔ آئین کی کیا پوزیشن ہے؟ نئے آئین کی کاپیاں جو ہم نے حاصل کی ہے اس میں 270 AAA شامل ہو چکا ہے۔ آئین کیا اصل صورت میں بحال ہے؟ تو ۳ نومبر کو جو ایمرجنسی لگی تھی اور ۱۶ دسمبر ۲۰۰۷ء کو اٹھائی گئی، اس ایمرجنسی کی کیا پوزیشن ہے؟ اس وقت حکومت کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ آئینی پیکیج کی بات ہو رہی ہے۔ آئینی پیکیج بعد کی بات ہے اس وقت تو اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ پارلیمنٹ کے سامنے اس بات کو لائیے کہ ۳ نومبر ۲۰۰۷ء سے ۱۶ دسمبر ۲۰۰۷ء تک کے ایام کی توثیق اس پارلیمنٹ سے دو تہائی اکثریت سے ہوتی ہے یا نہیں ہوتی

ہے۔ اگر نہیں ہو رہی ہے تو جناب چیئرمین! جنرل پرویز مشرف نے آئین کو توڑا ہے' اس کو پیش کیا جائے اس پارلیمنٹ کے سامنے اور پارلیمنٹ اس کے لئے عدالت تشکیل دے اور اس پر آئین توڑنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت حکومت کی طرف سے اس بارے میں خاموشی ہے۔ یہ آئینی پیکج کا مسئلہ نہیں ہے۔ آئینی پیکج سے پہلے اس کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا جانا چاہیے تھا۔ بلکہ قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کا پہلا کام ہی یہی ہونا چاہیے تھا کہ اس ایمرجنسی کی پوزیشن کیا ہے؟ اس کو توثیق ملتی ہے یا اس کو خلاف آئین قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد پر ساری کارروائی ہونی چاہیے تھی۔

جناب چیئرمین! آج کے اخبارات میں ایک برطانوی وکیل کا بیان ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ گوانتاناموبے میں ۶۶ فیصد قید افراد کو پاکستان سے اٹھا کر امریکہ کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس کے بدلے میں جنرل پرویز مشرف کو اربوں ڈالرز دیے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! Amnesty International کی طرف سے جنرل پرویز مشرف کو کئی خطوط لکھے گئے کہ آپ اپنے ملک کے قانون کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں لوگوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرکے۔ آپ بین الاقوامی قوانین کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جناب چیئرمین! Amnesty International کی رپورٹیں پڑی ہیں۔ معظم بیگ جو پاکستانی نژاد برطانوی شہری ہے' اپنے گاؤں آیا تھا' اس کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا گیا۔ گوانتاناموبے میں کئی سال تک پڑا رہا' وہاں سے اس کو رہائی ملی اور برطانوی عدالت نے اس کو clear کر دیا۔ جنرل پرویز مشرف کی شرم کہاں گئی۔

جناب چیئرمین! یہاں پر FBI کے لوگ پاکستانیوں کو پاکستانی پولیس اور فوج کی مدد سے گرفتار کرکے امریکہ کے حوالے کرتے رہے۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں چند منٹوں میں انشاء اللہ بات ختم کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ صورتحال ہے اور اس وقت بھی یہ رپورٹ ہے کہ پاکستان کے ۷۷ افراد گوانتاناموبے جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ آئین پر عمل درآمد کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ اسلام آباد کے اندر وہ علاقہ جس کو انتہائی محفوظ ہونا چاہیے تھا۔ ڈنمارک کے سفارتخانے پر حملہ ہوتا ہے۔ اس وقت حزب اقتدار کچھ عرصے تک تو یہ بات کہتی جائے گی کہ گزشتہ حکومت کی بات ہے لیکن یہ بات پھر پرانی ہو جائے گی۔ آپ کا اپنا کچھ فرض ہے۔ گزشتہ حکومت کی مذمت بے شک ہم بھی آپ کے ساتھ کرلیں گے لیکن اس پر بات ختم نہیں ہوگی۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت آپ اپنا فریضہ کہاں تک پورا کر رہے ہیں؟ آپ مجرموں کو تحفظ دلوانے کی کوشش کرتے ہی رہیں گے یا مجرموں کو سزا دلوانے کے لئے بھی آگے بڑھیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اگرآپ فی الواقع قانون کی حکمرانی قائم کرنا چاہیں گے۔ خود بھی قانون پر عمل کریں گے، ہم پر بھی نافذ کریں، ہم بھی حاضر ہیں اور قانون کی حکمرانی کی خاطر آگے بڑھیں گے تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ لیکن آپ اگر مجرموں کے پشتیبان بنیں گے اور ان کو پناہ فراہم کریں گے تو پھر ہماری بھی آپ کے ساتھ لڑائی ہوگی۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: عبدالرشید صاحب، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، سعدیہ عباسی صاحبہ، ڈاکٹر محمد ساجد، رخسانہ زبیری صاحبہ۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک نئی تاریخ ہم لکھ رہے ہیں اور witness کر رہے ہیں۔ جبکہ ایک مطلق العنان حکمران کی حکومت جو ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۲۰۰۸ بلا شرکت غیرے، کوئی قدغن اس پر نہیں تھی، کوئی قانون اس کے لئے نہیں تھا، جو چاہتی تھی کرتی تھی اور جس طرح چاہتی تھی قانون بدلتی تھی۔ آج اس کے وہ لوگ جو دو دو دفعہ وزراء رہے ہیں وہ کھڑے ہوکر ایک ایسی حکومت سے سوال کر رہے ہیں اور وہ تمام جو تسلسل سے ناانصافیاں اس ملک میں ہوئیں، اس کا الزام ایک ایسی حکومت پر رکھ رہے ہیں جس کو صرف دو مہینے اور چار دن ہوئے ہیں اور وہ بھی جن limitations کے ساتھ، جن directives کے ساتھ وہ حکومت وجود میں آئی ہے اس کے اوپر الزام تراشیاں کر رہے ہیں۔ یعنی اسٹاک مارکیٹ کا انہوں نے فرمایا ہے۔ اسٹاک مارکیٹ پچھلے دور میں کئی دفعہ crash ہوئی اور engineered crash اس کو کہا گیا۔ کسی اور نے نہیں Stock Exchange

کے چیئرمین نے، ٹاسک فورس کے چیئرمین نے کہا کہ پاکستان کے ۵۰۰ ارب روپے ملک سے باہر چلے گئے۔ اور وہی پیسہ پھر DFIs کہہ کر، direct foreign investments کہہ کر پاکستان میں آیا۔ انہوں نے خود کشیوں کی بات کی۔ اس House کا ریکارڈ جناب چیئرمین! اگر آپ دیکھیں تو پچھلے پانچ سال میں بے حساب دفعہ، گنتی بھی نہیں ہوسکتی کہ خود کشیاں ہوئی تھیں، اس طرف ہم بیٹھے تھے اور ہم لوگ بار بار توجہ دلاتے تھے کہ جناب! کیا یہ خود کشیاں پاکستان میں نہیں ہوتی تھیں؟ پاکستان میں یہ system نہیں تھا کہ لوگ اپنی جان کے در پے ہو جائیں۔ لیکن غربت انہیں اس حد تک مجبور کر رہی ہے، لیکن کوئی شنوائی نہیں تھی۔ وہی cartels اور ان لوگوں کی policies چل رہی تھی۔ جو اس ملک کی تقدیر اور اس ملک کے finances سنبھال کر رکھتے ہیں۔ Millennium development goals کا جو ہدف شروع ہوا تھا وہ 2001 سے شروع ہوا تھا، 2007 تک ہمیں mid gains حاصل کر لینے چاہئیں تھے لیکن ساری reports چاہے وہ UNICEF کی تھیں، چاہے وہ Health کی تھیں، چاہے وہ غربت سے متعلق تھیں، سارے indicators پاکستان کے خلاف تھے۔ سارے indicators یہ show کر رہے تھے کہ پاکستان میں غربت بڑھی ہے۔ جناب والا! یہ غربت کیوں بڑھی؟ جیسے Leader of the House نے ابھی ایک وزیر اعظم کے interview کے بارے میں بتایا جو ابھی چھٹی پر پاکستان آئے تھے۔ غربت اس لیے بڑھی کہ انہوں نے ہمیشہ کہا کہ جناب! پاکستان تو بہت سستا ہے۔ پاکستان میں ہر چیز international market کے حساب سے بہت سستی ہے۔ ہم ان سے یہ کہتے تھے کہ جناب! international market کے حساب سے آپ تنخواہیں بھی کر دیجئے لیکن اس کا نتیجہ آپ نے دیکھا کہ انہوں نے پاکستان کی گیس کو international market سے link کیا، پاکستان کے پیٹرول کو international market سے link کیا اور آپ نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جو عوام کا representative نہیں تھا، جو عوام کو جوابدہ نہیں تھا، جس کی اپنی کوئی seat نہیں تھی، جو municipal کا election لڑ کر نہیں جیت سکتا تھا وہ اس ملک کے عوام کی قسمت کا سودا کرتا گیا، کرتا گیا، کرتا گیا اور ایک دن خاموشی سے چلا گیا۔ یہ ایک بدقسمتی ہے ہمارے ملک کی کہ ہم imported leaders کو، not leaders, imported actors کو لاتے ہیں اور اپنے ملک میں من مانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

جناب نثار میمن صاحب' I think he is not here, انہوں نے فرمایا bomb blast کے بارے میں۔ اس جمہوری حکومت میں' اس elected حکومت میں' جس میں لوگوں نے اپنا بھروسہ ظاہر کیا' لوگوں نے کہا کہ ہاں کسی حد تک اب fair democratic لوگ آئے ہیں' اگر آپ statistics دیکھیں تو bomb blast بہت حد تک کم ہوئے ہیں کیونکہ negotiations ہو رہی ہیں۔ They are having parleys with them. یہ نہیں ہو رہا کہ ہم بلوچستان میں carpet bombing کر رہے ہوں یا ہم وزیرستان میں یا دوسری جگہوں پر carpet bombing کر رہے ہوں۔ Sir, things are improving. Things are getting better.

میں آخر میں یہی کہنا چاہوں گی' انہوں نے کہا

where is the law and where is the order? Where was the law and where was the order for all these years. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: محمد علی بروہی صاحب۔ گلشن سعید صاحبہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔ ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب۔' رضا صاحب! کیا آپ بولنا چاہیں گے۔ O.K. Now, we will go back to Mr. Raza Muhammed Raza then.

سینیٹر رضا محمد رضا: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! پروفیسر صاحب نے ٹھیک کہا کہ وہ ہمارے ذہن میں تھا' اس کے لیے ہمیں تیار ہونا چاہیے تھا لیکن امن و امان ایک ایسا مسئلہ ہے------

جناب چیئرمین: نہیں' order of the day میں تھا یہ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: ہاں وہ تو تھا لیکن ہمارا یہ خیال نہیں تھا کہ اس وقت ہمیں بولنے کا موقع ملے گا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ نہایت اہم موضوع پر آپ ہمیں موقع دے رہے ہیں۔

جناب والا! آپ شاہد ہیں اس حقیقت کے کہ ہم پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی اور جو دوسری پارٹیاں تھیں ہماری یونم کی اور ہمارے APDM کی' جناب والا! اس مسئلے پر ہمیشہ سے

ہمارا جو موقف رہا ہے' ہر روز اس کی تصدیق کے لیے کافی ہے۔

جناب والا! جس طرح ہمارے ملک میں اس وقت آئین اور قانون کی حکمرانی کا یکسر خاتمہ ہے۔ کوئی آئین اس وقت نہیں ہے جو حقیقی طور پر federation کی نمائندگی کرتا ہو اور ہمارے ادارے اس کے تحت کام کررہے ہوں۔ جس طرح اس وقت ہماری عدلیہ کا کوئی وجود نہیں' ایسی عدلیہ جس سے انصاف کی توقع ہو اور جس طرح جناب! ہمارے ملک میں بدترین قسم کے مسائل ہیں' جس طرح سے معاشی بدحالی ہے' مہنگائی ہے' load shedding ہے' ان سب پر حاوی ایک مسئلہ ہے' جو انتہائی اہم ہے اور جس کا اس ملک کی سالمیت سے' اس کے مستقبل سے' اس کے وجود سے تعلق ہے اور وہ امن و امان کا مسئلہ ہے۔ اس حقیقت کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا' جتنی بھی میٹھی باتیں کی جائیں کہ اس وقت ملک میں خیر خیریت ہے جناب والا! کوئی خیر خیریت نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں state کے اداروں کی کوئی writ نہیں ہے۔ تمام ملک میں نہیں ہے بالخصوص پشتون خواہ وطن کے تمام یا بیشتر علاقوں کو بدترین بد امنی کے حوالے کیا گیا ہے اور اس کی وجوہات ہیں' ان کے اسباب ہیں۔ یہ وہ پالیسیاں ہیں جناب! جن پر ہم نے 30 سال تک عمل کیا۔ پتا نہیں کون سا خوف ہم پر لاگو ہوا اور 1978 میں افغانستان میں ایک جمہوری تبدیلی آئی۔ وہ تبدیلی وہاں کے اپنے عوام کی تھی لیکن ہم اتنے خوف زدہ ہوئے افغانستان میں جمہوریت سے' اس کی ترقی سے' اس کے استقلال اور امن سے' ایک جمہوری اور طاقتور ہمسائے کے قیام سے کہ ہم نے تمام دنیا کو دعوت دے دی' خود اپنے اداروں کو اور اپنی قوتوں کو ایسے کام پر مامور کیا جناب! کہ ہم نے گزشتہ تیس سالوں کے دوران بدترین دہشت گردی کی نشو و نما کی۔ ہم نے اس کی پرورش کی' اس کو sponsor کیا اور اس میں امریکہ بہادر ہمارے ساتھ رہا' اس میں برطانیہ رہا' اس میں یورپ کے ممالک ساتھ رہے اور ہمیں کوئی احساس بھی نہیں تھا' نہ کوئی جذبہ تھا' ان کے خلاف کوئی بولتا بھی نہیں تھا۔ ہم اس کو اسلام کی خدمت سمجھتے تھے اور روس ہمارا سب سے بڑا نعرہ تھا لیکن جو دوسروں کو برباد کرتا ہے اصل میں وہ اپنی بربادی کا سامان کر رہا ہے۔ یہ قدرت کا قانون ہے۔ افغانستان کو کچھ نہیں ہوا۔ ٹھیک ہے کہ بہت بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے' بہت عظیم لوگ مرے ہیں' بے گناہ لوگ مرے ہیں لاکھوں کی تعداد میں۔ وہاں کے تمام ادارے تباہ ہوگئے لیکن افغانستان سرخرو ہوا۔ اس نے جینیوا

معاہدہ کیا اور بڑے اخلاص کے ساتھ کیا۔ Soviet Union نے اس وقت ایمانداری کے ساتھ اپنی فوجیں نکالیں اور اس پر عمل کیا لیکن جناب! ہم نے اور ہمارے حکمرانوں نے اور عالمی اتحادیوں نے، میرے پارلیمانی لیڈر نے کہا تھا، آپ کو بھی یاد ہوگا کہ پتا نہیں کس نے کس کو استعمال کیا؟ ہم نے ان کی جنگ لڑی یا انہوں نے ہماری جنگ لڑی۔ ہم نے اس کو strategic depth کہا، پھر افغانستان کو صوبہ بنانا چاہا۔ پھر یہیں سے ساری دنیا میں فتوحات کرنا چاہیں لیکن ہم نے کیا کیا، ہم نے لاکھوں کی تعداد میں، میں جنرل ضیاء الحق کا بار بار ذکر کرتا ہوں، اس کے دور میں چار لاکھ خارجی لوگوں کو پاسپورٹ دیئے گئے۔ یہ ریکارڈ پر ہے یعنی افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں، وہ بالکل وحشت کا دور تھا، اس کے خاتمے کے وقت، 80000 لوگ 61 ممالک کے ہمارے اس ملک میں منتقل ہوئے۔ اب حالت ایسی ہے کہ ہمارے اداروں نے جمہوریت کو نہیں چھوڑا، پارلیمنٹ کی بالادستی کو نہیں چھوڑا۔ جب ہمارے اپنے فیصلے اس ملک کی بڑی پارٹیوں نے، ہر ایک نے دو دو بار، دونوں پارٹیوں نے ان فیصلوں پر سر تسلیم خم کیا۔ افغان پالیسی، نیوکلیئر پالیسی، کشمیر پالیسی ملٹری ڈکٹیٹر بنائیں گے، جاسوسی ادارے بنائیں گے اور وہ خاموش تماشائی بنے رہے اور اسے تسلیم کرتے رہے۔ جناب والا! اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا ملک، ہماری سرزمین، دنیا کی نظروں میں، خود ہمارے عوام کی نظروں میں بدترین دہشت گردوں کا مرکز بن گیا۔ انتہا پسندانہ نظریات بالکل عروج پر ہیں۔ اس پر کوئی کچھ کہتا بھی نہیں۔ انتہا پسندوں کے نظریات کو عملی بنانے کے لیے بم دھماکے کرتے ہیں، دکانوں پر حملے کرتے ہیں، لیکن بہتری پھر بھی کوئی نہیں آئی۔ اس وقت بھی پشتونخواہ صوبے میں کوئی writ نہیں ہے۔ ہم مذاکرات کے حق میں ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہر ایک پارٹی رجسٹر ہو، اس کے جو بھی نظریات ہیں وہ عوام کے پاس پرامن جائیں، ان سے حمایت حاصل کریں اور پھر ایم ایم اے کی طرح اقتدار حاصل کرلیں یہ درست ہے لیکن اگر وہ بندوق کے زور پر، خودکش دھماکے کے زور پر، سکولوں کو جلا کر، دکانوں کو جلا کر ------

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: میں خیال رکھ رہا ہوں۔ اس وقت معاہدے جن لوگوں کے

ساتھ کئے جا رہے ہیں، اگر وہ دہشت گردی، انتہاء پسندی، اور تشدد کے اقدامات سے توبہ کرتے ہیں، ہتھیار رکھ لیتے ہیں، وہ پاکستان کے زیر کنٹرول علاقوں میں رہتے ہیں اور ان علاقوں کو افغانستان کے خلاف استعمال نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں خارجی دہشت گرد ہزاروں کی تعداد میں ہیں، ان کو کنٹرول کرتے ہیں، پرامن رہنے پر مجبور کرتے ہیں تو جناب والا! یہ معاہدے آپ کے موثر رہیں گے۔ اگر صورتحال یہ ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر پشاور تک، ابھی عدیل صاحب بات کر رہے تھے، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ کوئی بہتری اگر انہیں محسوس ہوئی ہے تو خوشی کی بات ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ درہ آدم خیل پشاور کا دروازہ ہے۔ میچنی چارسدہ کا مرکز ہے، میچنی میں اس وقت کسی کا کوئی اقتدار نہیں۔ ہزاروں مسلح لوگ آجاتے ہیں، ہر کسی کو گرفتار کرتے ہیں اور اپنے انتہا پسندانہ نظریات بندوق کی زور پر مسلط کرتے ہیں۔ یہ عمل سوات، مالاکنڈ، مردان بلکہ پورے ملک میں ہے۔

جناب والا! چار سالوں میں ایک ہزار کے قریب دھماکے ہوئے ہیں۔ بدترین خودکش دھماکے ہوئے ہیں۔ اس وقت ہمارے حکمرانوں کی دو ذمہ داریاں ہیں، پروفیسر صاحب نے بھی ٹھیک کہا۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: سابقہ حکومت کی تمام ذمہ داریاں ان کی ہیں لیکن اب ان سے نکلنے کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔ فوری طور پر آئینی اقدامات ہوں، جنرل (کے اقتدار) کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو، ہماری عدلیہ بحال ہو، ہم اقدامات کریں، لوڈشیڈنگ کا، مہنگائی کا بلکہ فوری مسئلہ یہ ہے کہ ہم state کی writ کو کیسے قائم کریں۔ جان و مال اور عزت کا تحفظ تمام ملک میں ہم یقینی بنائیں، یہ ایسے حالات میں ممکن نہیں ہے، جب انتہا پسندوں اور دہشت گرد قوتوں کے حوالے آپ نے حکومت کی ہے۔ آپ کے معاہدوں کا اگر یہ مقصد ہے کہ آپ پوری ریاست ان کے حوالے کریں۔ دنیا کا آپ سے مطالبہ ہے، اقوام متحدہ کا مطالبہ ہے، آپ اس کو امریکہ کہیں، نیٹو کہیں لیکن پاکستان سے اقوام متحدہ کا مطالبہ ہے کہ اگر یہ ذمہ دار سٹیٹ ہے، اگر یہ ایک ایسی سٹیٹ ہے جو خود کو نیوکلیئر سٹیٹ سمجھتی ہے تو اس کو اپنی زمین پر موجود خارجی دہشت

گردوں کو کنٹرول کرنا ہوگا۔ انتہاء پسندوں کو اور طاقت کا استعمال کرنے والوں کو کنٹرول کرنا ہوگا۔ یہ نئی حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ تب پوری ہوگی جب آپ ایک طرف سے جمہوری اداروں کو مستحکم کریں گے، جاسوسی اداروں کو فیصلوں سے نکالیں گے ان کی کوئی بات نہیں مانیں گے اور دوسری طرف خود آپ نے اس مسئلے کو face کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب وقت کا خیال کرلیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: دہشت گرد قوتوں کو کنٹرول کرنا ہے، اگر ہم نے نہیں کیا تو ہم اپنے عوام کو جان و مال کا تحفظ نہیں دے سکتے ہیں نہ اس ملک کی سالمیت کو تحفظ دے سکتے ہیں۔ ہم تماشا دیکھیں گے کہ دنیا والے آکر ہماری سرزمین پر ان لوگوں سے حساب کریں جن کو وہ خود کے لیے خطرہ تصور کرتے ہیں۔ ایسے حالات سے ہم دوچار ہیں۔ امن و امان اگر کوئی حکومت قائم نہیں کرسکتی تو اس کو حکمرانی کا کوئی حق نہیں۔ ہماری نئی حکومت کو موقع ملنا چاہیئے، اے پی ڈی ایم، پونم آخری حد تک موقع دے گی لیکن اگر ایسی بے بسی دکھائی جائے اور اس میں کوئی اقدام کسی بھی شعبے میں نہ ہو، نہ آئین کے حق میں، نہ امن و امان اور نہ قیمتوں میں، ہم یہ کہیں کہ ہمیں تو ورثے میں ملا ہے تو جناب والا! یہ ایسی انارکی ہے جو ہم سب کو ڈبو دے گی۔ کوئی اس ملک میں نہیں رہے گا۔ یہ ideal صورت حال آمریت کے لیے ہے۔ آمریت نے اس نسخے کو آزمایا ہے کہ فوج کی حکمرانی ہو اگر نہیں تو پھر دہشت گرد مسلط ہوں گے۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب تشریف رکھیے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: یہ جمہوری حکومت نے ثابت کرنا ہے کہ عوام کی حکمرانی ہو گی، جمہوری ادارے مستحکم ہوں گے، کوئی انتہاء پسندی نہیں ہوگی۔ پرامن جدوجہد ہوگی، کسی کے نظریات اگر ہمارے عوام کو قبول ہیں تو حکومت کرنا اس کا حق ہے۔ اگر وہ دہشت، بربریت، دوسروں کی جنگ اسلام کے نام پر مسلط کرنا چاہتے ہیں تو اس کی ہمیں بڑی سزا ملے گی۔ ہمیں سوچ لینا چاہیے کہ وہ پوری دنیا کے لئے سزا ہوگی۔ پھر ہم پچھتائیں گے اور کریں گے وہی جو وہ مطالبہ کریں گے۔ تشکر۔

جناب چیئرمین: جناب عبدالرزاق تھہیم۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم : شکریہ جناب والا! کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب والا! کچھ observations تھیں جس پر میں criticisim تو نہیں کروں گا لیکن آپ کی attention ضرور چاہوں گا۔ ایک تو ابراہیم صاحب نے کہا کہ وزیراعظم صاحب نے statement دی ہے کہ پروٹوکول کے ٹائم میں تکلیف نہ ہو، صحیح ہے۔ بڑی اچھی چیز ہے۔ آپ اپنے سینیٹ والوں کو بھی دیکھیں، کہ جب آپ سینیٹ میں ہوتے ہیں، سینیٹ کا آفیسر بھی کھڑا ہوتا ہے، گاڑی کو روکتے ہیں، بتاتے ہیں کہ ہم سینیٹر ہیں، میں خود بھی آج اس کو بتا رہا تھا تو گاڑی کی ڈگی بھی کھولتے ہیں اور جناب والا! humiliate بھی کرتے ہیں، دروازہ بھی بعد میں کھولتے ہیں۔ جب یہاں پر سینیٹ میں یہ حال ہے تو وزیراعظم کو کہیں گے وہاں تو security arrangements بھی ہوتے ہیں۔ مہربانی کر کے جو سینیٹ کا وہاں پر آفیسر موجود ہے اس کو کہیں کہ سینیٹر کو پہچانیں اور humiliation نہ کریں، ڈگیاں نہ کھلوائیں، وہاں پر کھڑا نہ کریں۔ میں نے خود پولیس والے کو بتایا کہ بھائی میں سینیٹر ہوں، گاڑی کا نمبر سینیٹ کا لگا ہوا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس چیز کو دیکھیں اور action لیں کیونکہ اس august House کے ممبر کی اگر کوئی عزت نہیں ہے تو وزیراعظم کا پروٹوکول بھی زیادہ ہوتا ہے سیکورٹی security arrangements بھی ہوتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری : میری ایک منٹ کی گزارش ہے کہ جب اذان ہو تو اذان کے بعد قومی اسمبلی میں بھی وقفہ ہوتا تھا، از راہ کرم آپ خود نماز پڑھتے ہیں۔ پندرہ منٹ کا وقفہ کریں اور وہ آرام سے تسلی سے بولیں گے بھی کہ آپ اس طرح کیوں کر رہے ہیں۔ پہلے بھی میں نے گزارش کی تھی کہ آپ مہربانی کریں، از راہ کرم دس پندرہ منٹ کا وقفہ کر دیا کریں۔

جناب چیئرمین : میں نے بھی کہا تھا کہ اگر کوئی بول رہا ہو تو بے شک ختم کر لے اور ہاؤس کا یہ فیصلہ تھا، میرا نہیں ہے لیکن آپ جیسے کہتے ہیں، ہاؤس جو فیصلہ کرے اس سے

کوئی اختلاف نہیں کر سکتا۔ ابھی ہم اختتام کر رہے ہیں' ان کے ایک دو منٹ ہیں' اس کے بعد ہم ویسے ہی برخاست کر رہے ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری : تسلی سے دس منٹ بولیں' پندرہ منٹ بولیں۔ ہمارے محترم ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ فوراً نماز کا وقفہ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: کر دیں ختم پھر ہم برخاست کر لیتے ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری : جناب والا! قومی اسمبلی میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے کہ جیسے ہی اذان ہوتی ہے اس کے بعد وقفہ ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ہم اس کو برخاست کر رہے ہیں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: رضا ربانی صاحب نے "ڈان" کی ----

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میرے خیال میں ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : چلیں پھر ہم adjourn کرتے ہیں - We will now adjourn for tomorrow at 10.00. a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday 6th June 2008 at 10.00 a.m.]